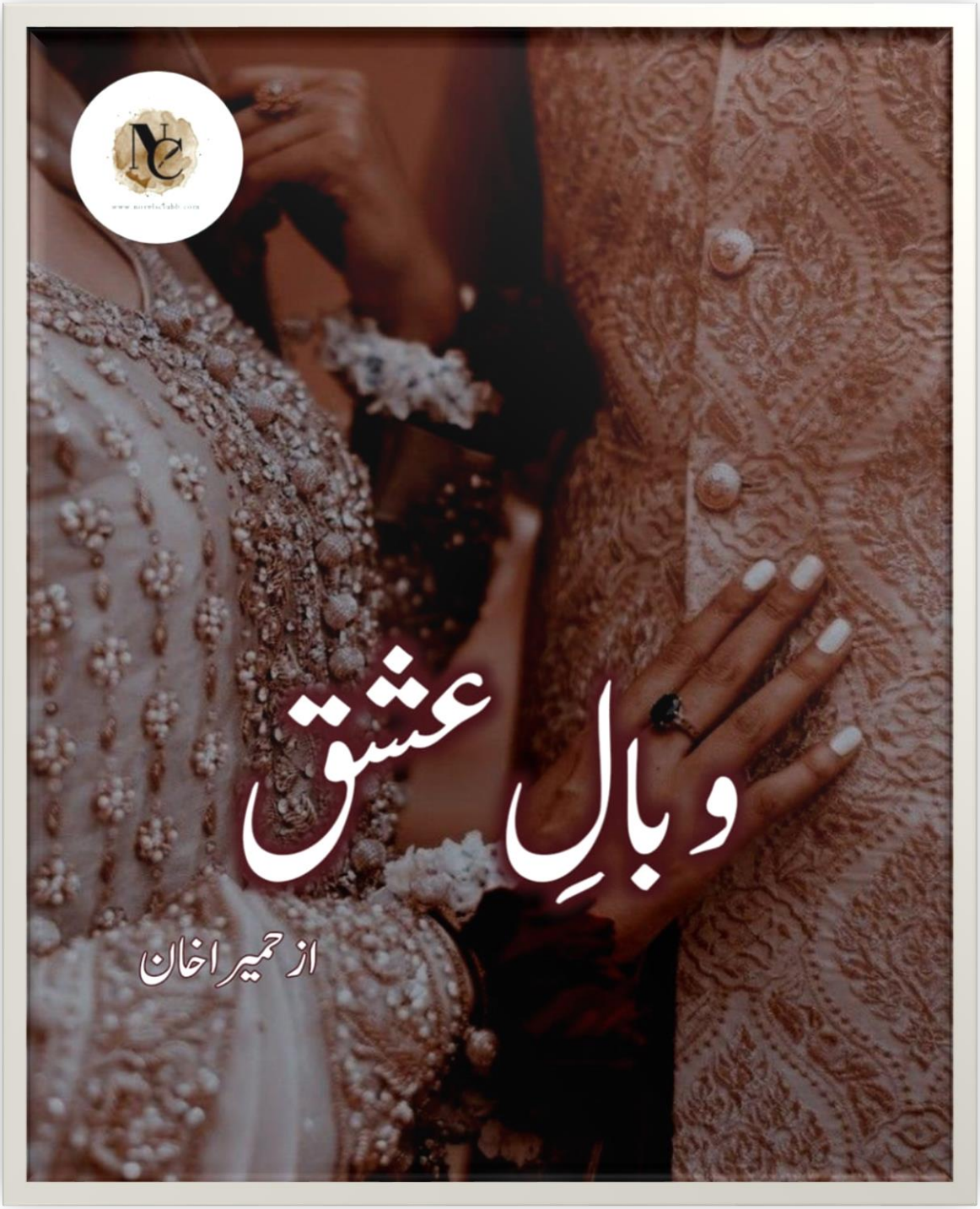
وبالِ عشق
از حمیرا خان

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

وبالِ عشق

از حمیرا خان

آغاز:

وہ جائے نماز پہ بیٹھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوئے اللہ کے سامنے گڑگڑا رہی تھی۔)
آنسوؤں سے بھیگا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں چھپائے اللہ سے مغفرت کی دعا مانگ رہی تھی۔

سفید دوپٹے میں تکلیف کی شدت سے زرد پڑتا چہرہ اور آنکھوں کے گرد پڑے ہوئے حلقے۔۔۔وہ جیسے زندگی سے بہت مایوس تھی۔ہر دیکھنے والے کو اس کی حالت قابل رحم لگتی لیکن ایک وہ تھی جسے اپنے آپ پر کبھی رحم نہیں آیا۔معمول کی طرح آج پھر اس کے رونے میں شدت آچکی تھی اس کی ہچکیاں دل دہلا دینے والی تھی۔۔روتے روتے ایک بار (پھر وہ سجدے میں گر چکی تھی اور ہوش وہ حواس سے بیگانہ زمین پر پڑی تھی۔

(ممبئ)

پلیٹ فارم پہ کھڑی وہ ٹرین کا انتظار کر رہی تھی۔سیاہ رنگ کی گھٹنوں تک آتی فراک اور نیچے نیلے رنگ کی جینز اور چہرے کے گرد سیاہ ہی حجاب پہنے ہوئے تھی۔

ہاتھ میں اپنا سیل فون پکڑے کبھی دائیں جانب دیکھتی تو کبھی بائیں جانب۔پریشانی اس کے چہرے سے صاف نظر آ رہی تھی۔اچانک ہی اس کا سیل فون بجنے لگا اس نے سیل فون چہرے کے آگے کیا، کال کرنے والے کا نام دیکھ کر اس کی پیشانی پہ لاتعداد شکنیں ابھر آئی اس نے جھٹ سے کال کاٹ دی، اتنے میں مطلوبہ ٹرین پلیٹ فارم پہ آ چکی تھی۔اس نے جلدی سے اپنا سیل فون بیگ میں ڈالا اور بیگ کو دونوں کاندھوں پر لٹکا لیا کیونکہ اس بھیڑ میں اسے چڑھنا تھا اور وہ اپنے بیگ سے ہاتھ دھونے کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔۔

(اف۔!!!! ممبئ اور اس کی لوکل ٹرین کی بھیڑ۔۔اللہ ہی بچائے۔)

وہ جلدی سے آگے ہو کر کھڑے ہو گئی تا کہ جلدی سے ٹرین میں چڑھ سکے۔ جیسے ہی ٹرین رکی اس نے جلدی سے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر سہارا لیا اور اندر جانے کے لئے قدم بڑھائے لیکن بھلا ہو اس بھیڑ کا جو اپنے آپ ہی پیچھے کو لوگوں کے دھکوں کی وجہ سے وہ اندر پہنچ چکی تھی۔ اس نے یاد آنے پر جلدی سے بیگ چیک کیا، شکر ہے وہ موجود تھا۔

منٹ بعد ہی ٹرین اگلے اسٹیشن پہ رک چکی تھی۔ وہاں بھی بلا کی گردی۔!! اس نے/۵ دیکھ کر ہی جھرجھری لی۔ لوگ ٹرین میں ایسے چڑھ رہے تھے جیسے کوئی جنگلی جانور ان کے پیچھے پڑا ہو۔

یہ لوگ اس ٹرین میں کیوں چڑھ گئے، دوسری ٹرین کا انتظار ہی کر لیتے، پورا قیمہ بنا دینا" ہے ان لوگوں نے میرا۔" وہ منہ میں ہی بڑبڑائی۔ لیکن بد قسمتی سے دائیں طرف کھڑی ادھیڑ عمر کی عورت نی سن لیا اور اسے گھورنے لگیں۔

اس نے نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے دائیں طرف دیکھا اور ہونٹ دانتوں تلے دبایا لیکن اس عورت نے اسے گھورنا بند نہ کیا۔۔ خیر۔!! یہ تو روز کا معمول تھا۔

جیسے تیسے وہ یونیورسٹی پہنچی۔ادھر ادھر نظریں روڑانے پر بالآخر وہ اسے نظر آ ہی گئ۔

اس کے پاس پہنچ کے اس نے زور سے ایک مکا اس کی کمر میں جڑ دیا۔وہ درد سے کراہ اٹھی۔

آہ!!!! ظالم عورت۔"زارا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔"

میں ظالم۔!! بتاتی ہوں ابھی تمہیں۔"عائمہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

اسی طرح کی نوک جھوک کرتے وہ کلاس روم میں داخل ہوئیں۔

عائمہ اور زارا اسکول کے وقت سے ساتھ میں تھیں۔ان دونوں کی دوستی ایک مثالی دوستی مانی جاتی تھی۔

حالانکہ ان دونوں کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق تھا۔

زارا بہت ہی باتونی اور خوش دل لڑکی تھی۔ہر ایک کا دل جیت لینے والی۔اس کے برعکس عائمہ کم گو تھی وہ جلدی کسی س

ے گھلتی ملتی نہیں تھی،اور تھوڑی سنجیدہ قسم کی طبیعت کی مالک تھی۔اس کی دوستی بس زارا تک ہی محدود تھی۔

جبکہ یونی میں ہر آتا جاتا لڑکا یا لڑکی سے زارا کی سلام دعا ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کا ماننا تھا"ہر ایک سے سلام دعا رکھنی چاہیئے کہ کب کس کی ضرورت پڑ جائے۔کیونکہ "ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔

کلاسس لینے کے بعد اب وہ دونوں گراونڈ میں بیٹھی تھیں۔اور ایک دوسرے سے کھسر پھسر کر رہی تھیں،جب اچانک ہی تین لڑکوں کا گروپ ان کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔

عائمہ بدک کر پیچھے ہوئ جبکہ زارا ویسی ہی بیٹھی تھی۔

ہیلو گائیز۔۔!!"تابش نے گلا کھنکارتے ہوئے کہا۔"

ہائے۔۔"زارا نے جواب دیا۔"

کیسی ہو دوستوں؟"تابش نے کہا۔"

جبکہ عائمہ کو تو اس کی بات پر غوطے ہی لگ گئے کہ ہم ان کے دوست کب بنے۔

الحمدللہ۔!!تم سناؤ بندر؟"زارا نے اپنے دانت دکھائے ہوئے کہا۔

تابش نے بھنویں اچکاتے ہوئے زارا کو دیکھا جیسے کوئی رہا ہو سیریسلی؟

الحمدللہ۔!!تم جیسی لومڑی کی دعا ہے۔"تابش نے زارا کو گھورتے ہوئے کہا۔

تم کیوں کچھ نہیں بول رہی۔؟ساحل نے عائمہ سے کہا۔"

میں؟"عائمہ نے سینے پہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔"

ہاں تم۔"اس بار تابش نے کہا۔"

میں لڑکوں سے بات نہیں کرتی۔"عائمہ نے سرد لہجے میں کہا۔"

ایزی ہو جائو یار، کچھ نہیں کہ رہے یہ لوگ تمہیں۔"زارا نے عائمہ کو پچکارتے ہوئے" کہا، کیونکہ وہ جانتی تھی عائمہ لڑکوں سے کوسوں دور بھاگتی تھی۔

چھوڑو یار!! یہ بتاؤ تم لوگ فریشر پارٹی میں آرہے ہو نا؟"تابش نے زارا کی طرف متوجہ" ہو کر کہا۔

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں کیوں نہیں۔یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔"زارا نے عائمہ کا ہاتھ پکڑتے" ہوئے کہا۔

اسی طرح ان لوگوں کی گپ شپ چالو تھی اور عائمہ بھی اب کسی طرح کمفرٹیبل ہو رہی تھی۔

چلو گائیز، اب ہم چلتے ہیں ورنہ ہماری ٹرین چھوٹ جانی ہے۔"زارا نے بیگ کندھے پہ" لٹکاتے ہوئے کہا۔

عائمہ بھی بجلی کی تیزی سے اس کے ساتھ ہی اٹھی جیسے وہاں سے جان چھڑانا چاہ رہی ہو۔

پھر ان لوگوں کو الوداع بول کر وہ دونوں گھر کے لئے نکل پڑیں۔

---

www.novelsclubb.com

عائمہ فریش ہو کر باہر نکلی تو سلطانہ بیگم اس کی امی اسکا انتظار کر رہی تھیں۔

آ گئی بیٹا؟"سلطانہ بیگم نے فکر مندی سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔"

جی امی، بس نماز پڑھنے لگی ہوں۔" عائمہ نے مسکرا کر جواب دیا۔"

ٹھیک ہے۔ جلدی آ جائو پھر ساتھ ہی کھانا کھائیں گے۔" انھوں نے اس کے گال کا بوسہ " لیتے ہوئے کہا اور باہر چلیں گئیں۔

وہ مسکرا کر ان کی پشت کو تکنے لگی۔ پھر سر جھٹک کر نماز ادا کرنے لگی۔

زارا نے گھر پہنچ کر جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھا ہر طرف اندھیرا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر سوئچ بورڈ پہ ہاتھ مارا، پورا لاؤنج روشن ہو گیا مگر کسی کا نام و نشان نہیں تھا۔

اس کی آنکھوں میں شرارت ابھری وہ آگے بڑھ کر صوفے پہ چڑھ گئی اور زور زور سے چلانے لگی۔

ارے گاؤں والوں!! باہر آو دیکھو آپ کے غریب خانے پہ کونسی شہزادی تشریف" "لائی ہیں۔

رضیہ بیگم باہر نکلیں اور اسے گھورنے لگیں۔

ارے رضیہ بیگم آپ!! لگتا ہے سونے کا شغل فرما رہی تھیں۔"زارا نے مسکراہٹ دبا" کر چہرے پہ حیرانی لاتے ہوئے پوچھا۔

ہاں!'آفت کی پتلی'میں'انھوں نے نے بھی اسے اسکے انداز میں جواب دیا۔"

www.novelsclubb.com

ارے رضیہ بیگم۔!! آپ تو برا ہی مان گئیں،اچھا یہ بتائیں آپ کے شوہر صاحب کہاں" چھپے بیٹھے ہیں؟"زارا نے ماں کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

وہ کسی کام سے باہر گئے ہیں، شام تک آئیں گے۔"انھوں نے اسے اپنے ساتھ بٹھاتے" ہوئے کہا۔

اچھا اور بھائی بھی شام کو ہی آئیں گے پھر؟"زارا نے ان کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا۔"

ہاں!!اب تم سستی مت دکھاؤ اور فریش ہو کر نماز پڑھو۔"انھوں نے اسے ڈپٹتے" ہوئے کہا۔

آپ تو ہیں ہی سدا کی میری دشمن۔"زارا پیر پٹختے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلی" گئی۔

عائمہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے، آنسوؤں سے بھیگا چہرہ لئے جائے نماز پر بیٹھی تھی۔

تم محبت کے قابل نہیں ہو۔تم سے کبھی کوئی محبت نہیں کرے گا۔تم ایک گھٹیا انسان" ہو۔"وہ آوازیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی۔

اس نے کان پہ ہاتھ رکھ کر ان آوازوں کو روکنے کی کوشش کی،وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔کچھ دیر اسی طرح روتی رہی پھر خود پہ قابو پاتے ہوئے اٹھ گئی اور فریش ہو کر باہر چلی گئی۔

عائمہ ایک شوخ چنچل اور شرارتی سی لڑکی تھی۔اپنے ماں باپ کی وہ پہلی اولاد تھی اور پھر اس سے سات سال چھوٹی ایک بہن تھی۔ماں باپ کی لاڈلی ہونے کی وجہ سے اسے کسی چیز کی روک ٹوک نہیں تھی۔وہ اپنی زندگی بغیر کسی روک ٹوک کے، کھل کے زندگی گزار رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

لیکن وقت نے اسے آسمان سے زمین پر لا کر پٹک دیا۔وقت نے اس سے اسکی مسکراہٹ چھین لی اور وقت کے زخم کچھ ایسے تھے جو آج تک بھر نہیں پائے۔

ماما!!ماما!!"وہ چلاتے ہوئے گھر میں داخل ہوا۔"

کیاہو گیاہے عارش، کیوں شور مچارہے ہو؟نازیہ بیگم نے کانوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔"

ماما!!ہم ممبئ کیوں جارہی ہیں؟"اس نے افسردہ لہجے میں کہا۔"

بیٹا تمھارے بابا کا اسپتال ممبئ میں تیار ہو چکا ہے،اس وجہ سے ہم ادھر شفٹ ہو رہے ہیں۔اسے اسٹیبلش بھی تو کرنا ہے نا، تمہیں تو پتا تھا کہ ہمیں ادھر شفٹ ہونا ہی ہے۔" انھوں نے اسے کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔

ماما!! لیکن میری پڑھائی؟؟"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

بیٹا تمہیں تو ممبئ پسند تھانا ادھر ہی کسی یونیورسٹی میں داخلہ لے لینا۔"انھوں نے اس کی ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

عارش زارا کا خالہ زاد بھائ تھا۔وہ لوگ ہندوستان کے ریاست مہاراشٹر کے پونہ شہر میں رہتے تھے اور زارا لوگ ریاست مہاراشٹر کے ممبئ شہر میں رہتے تھے۔

عارش کے والد محترم عمر بلوچ نیورولوجسٹ تھے اور حال میں انھوں نے ممبئ میں ایک اسپتال تعمیر کروایا تھا اور اب اپنا آگے کی زندگی اسی اسپتال میں صرف کرنا چاہتے تھے۔

ایک ہفتے بعد:

وہ لوگ یونیورسٹی کے گراونڈ میں ڈیرہ ڈالے کتابوں میں سر دئے ہوئے تھے۔کیونکہ اگلے ہفتے سے ان کے امتحانات تھے۔

یار عائمہ!!مجھے تو تم اس سیمسٹر میں فیل ہی سمجھو۔"زارا نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔"

یار ایسے تو مت کہو،انشاءاللہ ہم پاس تو ہو ہی جائیں گے۔"عائمہ نے زارا کی طرف متوجہ ہوئے کہا۔

یار۔۔پاس تو تب ہوں گے ناجب ہم کچھ پڑھیں گے۔"زارا نے بے زاریت سے کہا۔"

www.novelsclubb.com

ابھی ایک ہفتہ رہتا ہے۔ہم پڑھ لیں گے۔"عائمہ نے اسے تسلی دی۔"

وہ بات نہیں ہے،اصل میں میری پونہ والی خالہ ادھر شفٹ ہو رہی ہیں۔۔عارش بھی آ" جائے گا، پھر تو میرا پڑھائی میں من ہی نہیں لگنا ہے۔"زارا نے اصل وجہ بتائی۔

اووو"عائمہ نے ہونٹ گول کرتے ہوئے کہا۔"

اف یار۔!!آج مجھے جلدی گھر جانا تھا۔"زارا نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔"

اچھا چلو میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ،میرا ویسے بھی اکیلے من نہیں لگے گا۔"" عائمہ نے زارا کے ساتھ ہی اٹھتے ہوئے کہا۔پھر دونوں جلدی سے بھاگتے ہوئے یونی سے نکلیں۔

www.novelsclubb.com

عارش کی فیملی ممبئ شفٹ ہو چکی تھی۔ان لوگوں کو یہاں آئے ہفتہ گزر چکا تھا اور عارش نے زارا کی ہی یونیورسٹی (یونیورسٹی آف ممبئ) میں داخلہ لے لیا تھا۔اگلے دن سے اس نے یونی جوائن کرنی تھی اسلئے اب وہ زارا کے روم میں بیٹھے اسکا سر کھا رہا تھا۔

عارش جا کر سو جائو، میرا کل آخری پیپر ہے مجھے پڑھنے دو۔جیسے اتنے دن صبر کر لیا ہے" ایک دن اور کر لو پھر میں پکا تمھیں گھمانے لے کر چلوں گی۔"زارا نے باقاعدہ اس کے آگے ہاتھ جوڑ دئے تھے۔

اوکے اوکے۔لیکن اس کے بعد بھی اگر تم نے بہانہ بنایا تو تمھیں چھوڑوں گا نہیں میں" چھچھوندر۔"عارش کو اب بھی بس اپنی فکر تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں میرے بھائی، لے چلوں گی اب شکل گم کرواپنی یہاں سے۔"زارا نے اسے دھکا" دیتے ہوئے کہا۔

میری بات یاد رکھنا چھچھوندر۔"عارش نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔"

زارا نے اس کی بات سنی ان سنی کر کے دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا۔

عارش اپنے ماں باپ کی اکلوتی اور لاڈلی اولاد تھی۔اس کے والد محترم اسے بھی ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے لیکن اس کی ضد کے آگے انھیں گھٹنے ٹیکنے پڑے۔کیونکہ عارش کو بچپن سے ہی پروفیسر بننے کا شوق تھا اسلئے اب وہ اورگینک کیمسٹری میں ماسٹرز کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے ماں باپ اس کے سارے نخرے اٹھاتے تھے اسلئے وہ بھی موقع نہیں چھوڑتا تھا۔اور خوب لاڈ اٹھواتا تھا۔اگر کوئی چیز اسے پسند آجاتی تو پہلے وہ اس کی پسند ہی رہتی پھر اس کی ضد بن جاتی اور بالآخر اس کا جنون بن جاتی۔اور اگر کوئی چیز اسکا جنون بن جاتی تو

اس چیز کو حاصل کرنا اسکا مقصد بن جاتا۔ یہ تو وقت ہی بتاتا کہ قسمت اسے کونسا رخ دکھاتی۔

سفید کلر کی ٹخنوں تک آتی قمیض، سیاہ رنگ کا پاجامہ اور چہرے کے گرد سیاہ حجاب میں لپیٹا چہرہ۔ گوری رنگت اور سیاہ آنکھیں جن میں وہ بھول کر بھی کاجل نہیں لگاتی تھی۔ اس وقت آئینے کے سامنے کھڑی خود کا جائزہ لینے میں مگن تھی۔

جب فون کی رنگ نے اس کی سوچوں کا تسلسل توڑا۔

ہاں۔ زارا بس آ رہی ہوں۔" فون کان سے لگائے اس نے بیگ اٹھا کر کندھے پہ لٹکاتے " ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

عائمہ یار!! میں اپنے کزن کے ساتھ آ رہی ہوں آج۔" زارا نے ہمت کر کے کہا۔"

ایک نمبر کی دھوکہ باز عورت ہو تم۔آج کے بعد مجھے بھول جانا اور میری طرف سے" بھاڑ میں جاؤ۔"عائمہ نے غصے سے ڈانٹ پیستے ہوئے کہا۔

دوسری طرف فون اسپیکر پر رکھا ہوا تھا،اس کے القابات سننے کے بعد عارش نے اپنی مسکراہٹ دبائی ورنہ زارا کا کیا بھروسہ اسکا قتل ہی کر دیتی۔

سن رہے ہو نا بھالو، تمہاری وجہ سے میری دوست مجھ سے روٹھ گئی ہے۔"زارا نے غصہ" سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

میں تو اپنے شہر سے ہی روٹھ کر تمہارے پاس آگیا ہوں دیکھو۔"عارش نے اسے" چھیڑتے ہوئے کہا۔

بڑے ہی کوئی ہیرو کے ڈائیلاگ مار رہے ہو۔"زارا نے اسکو ایک مکا جڑتے ہوئے کہا۔"

ہاں تو میں کسی شاہ رخ خان سے کم ہوں کیا؟"عارش نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے" ہوئے کہا۔

ہاں!!جتنے تم شاہ رخ خان ہو نا،یونی کی ایک لڑکی نے بھی گھاس نہیں ڈالنی تمھیں۔"" زارا نے اس کے بال کھینچتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ہاں۔!!وہ گھاس نہیں ڈالیں گی،سیدھا گلابوں کا باغ لا کے میرے قدموں میں رکھ" دیں گی۔"عارش نے بھی اپنا پورا بدلہ لیتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں عائمہ سے پہلے ہی یونیورسٹی پہنچ چکے تھے۔آس پاس سے گزرتی ہوئی لڑکیاں عارش کو زارا کے ساتھ دیکھ کر ستائشی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

زارا کب سے عائمہ کو ڈھونڈ رہی تھی۔

اوئے بھالو!! لڑکیوں کو گھورو مت۔میری دوست کو دیکھو کہیں نظر آرہی ہے کیا؟""" زارا نے اسے کہنی مارتے ہوئے کہا۔

تمہاری دوست کیا ہانیہ عامر ہے جو میں اسے دیکھتے ہی پہچان جاؤں گا۔"عارش نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

اس سے کم بھی نہیں ہے۔۔اونہہ!!"زارا نے اس کے کندھے پہ تھپڑ جڑتے ہوئے " کہا۔

اوئے جنگلی بلی!!اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھو ذرا۔ورنہ توڑ کے ہاتھ میں دے دوں گا۔"
عارش نے اسے گھورتے ہوئے کیا۔

باتیں کروالو بس تم سے۔ہاتھ توڑ دو نگا اونہہ۔۔!!"زارا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے
کہا۔

عارش نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسکا دایاں ہاتھ پکڑ کر قوت لگا کر اسے مروڑا۔

آہ۔!!بھالو چھوڑو مجھے۔"زارا نے درد سے کراہتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

سوری بولو پہلے۔"عارش نے اسے دانت دکھائے۔"

سوری مائے فٹ۔!! بلواتی ہوں میں تمھیں سوری۔"عائمہ اچانک سے نمودار ہو چکی " تھی اور اب اپنے بیگ سے عارش کو پیٹنا شروع کر دیا تھا۔

بے غیرت انسان۔!! تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری دوست کو ہاتھ لگانے کی۔ تمہارا" خون پی جاؤں گی میں۔"عائمہ اب بھی اسے پیٹ رہی تھی۔ زارا تو ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

چھچھوندر بچاؤ مجھے۔"عارش نے بے بسی سی کہا۔"

www.novelsclubb.com

میری دوست کو چھچھوندر کہا تو نے۔اپنی شکل تو دکھا کسی چوہے سے کم نہیں ہو گی۔"" عائمہ اسے پیٹتے ہوئے کہ رہی تھی۔اس نے اب تک عارش کی شکل نہیں دیکھی تھی ورنہ وہ اسے پہچان جاتی۔ کیونکہ بہت دفعہ زارا نے اسے عارش کی تصویر دکھائی تھی۔

عائمہ چھوڑو اسے، یہ عارش ہے میرا کزن۔"زارا نے اس کے ہاتھ سے بیگ لیتے ہوئے" کہا۔

عارش نے اپنے ماتھے پہ آئے بالوں کو پیچھے کیا اور دونوں ہاتھوں سے آنکھ میچ کر سامنے کھڑی عائمہ کو دیکھا۔جواب تک حیرانی سے عارش کو ہی گھور رہی تھی۔

دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے سے ایک لمحے کے ملیں اور عارش کو لگا جیسے وہ پلکیں نہیں جھپکا پائے گا۔وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں کہیں کھو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اوہ۔۔!!مجھے لگا کوئی اور ہے۔"عائمہ نے گڑبڑا کر آنکھیں نیچی کری اور زارا کے ہاتھ" سے اپنا بیگ لیا۔

چلو بھالو۔۔ تمہیں کلاس تک چھوڑ آوں۔"زارا نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔"

نہیں بہت شکریہ۔۔اس نوازش کا۔"پہلی بات زارا کی طرف اور دوسری بات عائمہ کی طرف کہتے ہوئے ان دونوں کو زبردست گھوریوں سے نواز کر وہاں سے چلا گیا۔

ابھی وہ لوگ کلاس لے کر نکل رہیں تھی جب پیچھے سے انہیں تابش لوگوں کی آواز آئی۔ ان لوگوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ گرے کلر کی ٹی شرٹ پہ نیلی جینز اور سر پر پی کیپ پہنے اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ کے ساتھ چلا آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

السلام علیکم!! کیسی ہو؟"اسنے زارا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"

الحمدللہ۔۔تم سناؤ۔"زارا نے عائمہ کی گھوری کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑے مزے" سے کہا۔

میں بھی ٹھیک ہوں،اصل میں مجھے تم سے ایک کام تھا۔"اس نے سر کھجاتے ہوئے" کہا۔

ہاں ہاں بولو۔میں سن رہی ہوں۔"زارا نے عائمہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔"

میں تمہیں میسج کر دوں گا،وہ بات یہاں نہیں ہو سکتی اسلئے میں پوچھنے آیا تھا کہ میں" تمہیں میسج کر سکتا ہوں۔"اس نے خفت سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

شیور۔میں انتظار کروں گی،اب چلتی ہوں۔"عائمہ کو اپنے ساتھ لئے وہ وہاں سے چلی " گئی۔

ابھی وہ دونوں تھوڑا آگے ہی پہنچی تھیں جب عائمہ نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

کیوں رکی تم وہاں پر اور کیا ضرورت ہے میسج پر بات کرنے کی۔"عائمہ نے لب بھینچتے" ہوئے کہا۔

یار۔کیا ہو گیا ہے،سب لڑکے ایک جیسے نہیں ہوتے ہو سکتا ہے اس کو کچھ کام ہو۔"زارا" نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ عائمہ اس معاملے میں کس قدر حساس تھی۔

ٹھیک ہے، پھر تم اس سے ہی بات کرو کیونکہ میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔"اس" نے تکلیف سے کہا۔

وہ خود ریزہ ریزہ بکھری ہوئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کی ماضی میں جو اس کے ساتھ ہوا وہ اس کی دوست کے ساتھ بھی ہو، کیونکہ جو خود ٹوٹا بکھرا ہوا ہوتا ہے نا وہ دوسروں کو اس مرحلے سے گزرتے نہیں دیکھ سکتا کیونکہ وہ اس تکلیف کو اچھے سے جانتا ہے۔۔چونکہ تابش کی آنکھوں میں وہ زارا کے لئے پسندیدگی دیکھ چکی تھی اسلئے اب ضرورت سے زیادہ جذباتی ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زارا بھی اس کے ماضی سے واقف تھی، اسلئے اسکو کچھ بولنا ضروری نہیں سمجھا۔عائمہ پھر اکیلے ہی گھر چلی گئی اور زارا بھی عارش کا انتظار کرنے لگی۔

گھر پہنچ کر وہ سیدھا اپنے روم میں گئی اور واشروم میں گھس کر دروازے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ اسے کیا ہو جاتا ہے وہ اپنے ماضی کو بھول کیوں نہیں جاتی۔

کیوں ہر وقت وہ اس پر حاوی ہو جاتا تھا۔مانا کہ اس نے گناہ کیا تھا لیکن اللہ تو اپنے بندوں کے کبیرہ گناہ بھی معاف کر ہی دیتا ہے، کیونکہ وہ اپنے بندے سے ستر ماوں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔ایسا لگتا تھا کہ وہ گناہ کبھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔۔

اسے لگتا تھا کہ اسے اب کبھی سکون نہیں نصیب ہو گا۔لیکن کہتے ہیں کہ اللہ جب بہتر کو لیتا ہے تو بہترین سے نوازتا ہے۔

وقت کا احساس ہوتے ہی وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی،اپنے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور خود پر قابو پاتے باہر نکل آئی۔

www.novelsclubb.com

وہ ایسی ہی تھی اکیلے میں رونا اس کی عادت تھی لیکن اس بات کی کبھی اس کے گھر والوں کو خبر نہیں ہوئی۔۔انہیں لگتا تھا کہ شاید بڑھتی عمر کی وجہ سے سنجیدہ ہوتی جا رہی ہے لیکن کون جانے کہ جب دل مردہ ہو جائے تو سارے احساسات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔

سفید ٹی شرٹ پر گرے ٹراوزر پہنے، بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے جسے پیچھے کرنے کی اس نے زحمت نہیں کی۔اس کی بھوری آنکھوں میں ایک الگ ہی الجھن تھی۔وہ سیدھا چت لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔

اسے وہ سیاہ آنکھیں بھول نہیں رہی تھیں۔ان آنکھوں میں ایک الگ ہی کشش تھی جو اسے ان کی طرف مائل کر رہی تھی۔

اسکا آج کا دن اسی طرح الجھن میں گزرا وہ اس کیفیت سے انجان تھا۔

دروازے پہ ہونے والی دستخط نے اسے حقیقی دنیا میں واپس لایا، وہ اٹھ کر بیٹھ گیا نازیہ بیگم نے اس کے سر کا بوسہ لیا اور وہیں اس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔وہ ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

میرا بیٹا تھک گیا ہے؟"انھوں نے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔"

نہیں ماما!!بس ایسے ہی۔"وہ کسی اور ہی دھن میں جواب دے رہا تھا۔"

دن کیسا گزرا؟"انھوں نے اس سے سوال کیا۔"

کچھ خاص نہیں۔"اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔"

اچھا چلو،روم سے باہر آئو تمہارے خالہ خالو لوگ آئے ہیں"بیڈ پہ سے اٹھتے ہوئے" انھوں نے کہا۔

جی آپ چلیں میں آرہا ہوں بس۔اس نے ان کے ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔"

(اگلے دن)

وہ لوگ بریک ٹائم میں گراونڈ میں بیٹھے گپیں لڑا رہے تھے۔عارش بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔چونکہ عارش زارا کا کزن تھا اسلئے مجبوراً عائمہ کو ان کے ساتھ ہی بیٹھنا تھا۔عارش گاہے بگاہے عائمہ پہ نظر بھی ڈال رہا تھا۔وہ اس کی نظروں سے کنفیوژ ہو رہی تھی۔

اتنے میں تابش لوگوں کا گروپ بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی آکر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو گائیز۔۔!!"ساحل نے دھپ سے عائمہ کے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا۔"

عائمہ بس پہلو بدل کر رہ گئی۔عارش نے اس کی بے چینی صاف محسوس کی تھی۔

عارش بھی ان لوگوں میں کافی حد تک گھل مل چکا تھا اور تابش لوگوں سے اس کی اچھی دوستی بھی ہو گئی تھی۔

باتوں باتوں کے درمیان تابش نے کہا۔"اچھا میں تم لوگوں سے ایک سوال پوچھتا ہوں۔"

ہاں پوچھ لو تم بھی، پروفیسر کم پڑ گئے ہیں نا۔"زارا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

قسم سے بہت آسان سوال ہے۔"تابش نے شرارت سے آنکھیں گھمائیں۔ "

عائمہ بھی اس کی طرف متوجہ تھی۔

تو سوال یہ ہے کہ جب ہم الٹا کھڑے ہوتے ہیں تو ہمارے جسم کا سارا خون سر میں جمع ہو" جاتا ہے، لیکن جب ہم سیدھا کھڑے ہوتے ہیں تو پیر میں جمع کیوں نہیں ہوتا؟"تابش نے باری باری سب کے چہروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جو جگہ خالی ہو گی وہیں جمع ہو گا نا۔" بے ساختہ ہی عائمہ کے منہ سے نکلا۔"

اس کا جواب سن کر سب نے زور سے قہقہہ لگایا۔

عارش تو اس کی حاضر جوابی پر عش عش کر اٹھا۔

تابش کا تو اپنی بے عزتی پر منہ ہی کھل گیا۔

www.novelsclubb.com

چلو جی کروالی بے عزتی۔" ساحل نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔"

تابش لوگوں نے گھومنے کا پلان بنایا اور زارا لوگوں کو ساتھ چلنے کے لئے راضی بھی کر لیا۔

اب زارا کو صرف عائمہ کو منانا باقی تھا، عارش تو پہلے ہی تیار تھا۔

وہ لوگ راستے میں تھے اور زارا اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہی تھی کہ عائمہ مان جائے۔ اندر کہیں عارش بھی چاہتا تھا کی وہ ساتھ چلے لیکن دل کی بات زبان پہ نہیں لا سکتا تھا۔

یار عائمہ۔!! چلو نا بہت مزہ آئے گا۔" زارا نے اسے مناتے ہوئے کہا۔"

تمہیں پتا ہے زارا میں نہیں جاتی باہر دوستوں کے ساتھ، تم پھر بھی ضد کر رہی ہو۔""" عائمہ نے بے زاریت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

پلیز یار، پلیز پلیز پلیز، میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی، دیکھ لو پھر۔"زارا نے" ناراضگی سے کہا۔

بھاڑ میں جاؤ تم۔"عائمہ نے مصنوعی غصے سے کہا۔"

یار۔۔تم تو میری اتنی اچھی دوست ہو، تمہارے ساتھ تو میں بھاڑ میں بھی چلی جاؤں گی،" بس تم ہمارے ساتھ گھومنے آجاؤ۔"زارا نے اس کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے میں امی سے پوچھوں گی۔"عائمہ نے پہلو بدلتے ہوئے کہا کیونکہ عارش کی" نظروں سے وہ خاصی کنفیوژ ہو رہی تھی، جو عائمہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔وہ دلچسپی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاو کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آنٹی سے میں خود بات کرلوں گی۔"زارا نے خوشی سے اس کے گال چومتے ہوئے کہا۔"

شرم کرو تھوڑی۔"عائمہ نے کہا۔"

اس کے لئے تم ہو نا، میں بے شرم ہی اچھی۔"زارا نے مزے سے کہا۔"

عائمہ کا گھر آ چکا تھا اور وہ ان لوگوں کو الوداع بول کر جا چکی تھی۔

دوسری طرف تابش اپنے کمرے میں لیٹا کل کے پلان کو ترتیب دے رہا تھا۔

احسن صاحب اندر داخل ہوئے، وہ ان کو دیکھ کر سیدھا ہو کر بیٹھا۔

کیسے سوچا جا رہا تھا بھئی؟"انھوں نے شرارت سے کہا۔"

آپ کی بہو کو۔"اس نے بے شرمی سے کہا۔"

کیوں؟مان گی کیا؟"انہوں نے حیرانی سے کہا۔"

بس کل آپ کے بیٹے کا امتحان ہے، کل پرو پوز کرنے لگا ہوں۔"اس نے سر کھجاتے" ہوئے کہا۔

انشاءاللہ۔!!مان جائے گی، میرے بیٹے کو کوئی منع کر سکتا ہے کیا؟"انھوں نے" مسکراتے ہوئے کہا۔

جی کوئی تو نہیں کر سکتا لیکن وہ کر سکتی ہے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔"

کسی اچھی جگہ لے کر جانا، یونیورسٹی میں ہی مت پروپوز کرنے لگ جانا۔"انھوں نے اس" کے گال پہ تھپڑ جڑتے ہوئے کہا۔

پلان تیار ہے،اس کو راضی بھی کر چکا ہوں آنے کے لئے۔"اس نے شرارت سے کہا۔"

یہی امید تھی برخوردار۔۔!!"وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے باہر نکل گئے۔"

پنک فراک پہ نیلی جینز اور نیلی ہی ڈینم کی جیکٹ پہنے، میک اپ کے نام پر پتلا سا لائینر اور ہلکی سی لپ گلوس لگائے وہ حجاب ٹھیک کر رہی تھی۔

اسے بس اب زارا کی کال کا انتظار تھا، کیونکہ اس نے ہی اسے پک کرنا تھا۔وہ آج کافی عرصہ بعد خوشی محسوس کر رہی تھی۔

زارا اسے لینے پہنچ چکی تھی، زارا نے سرخ گھٹنوں تک آتی فراک کے ساتھ سفید پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ دوپٹہ کو مفلر کی طرح گردن میں پہنا ہوا تھا، بال کھول کے پیچھے کو چھوڑے ہوئے تھے۔

وہ اب سلطانہ بیگم سے اپنی تعریفیں سمیٹ رہی تھی۔

اچھا آنٹی اب ہم چلتے ہیں، میں عائمہ کا پورا خیال رکھوں گی، اسے باہر کا زیادہ نہیں" کھلاؤں گی، آئسکریم بھی نہیں کھلاؤں گی اور جلدی گھر لا کر چھوڑ بھی دوں گی۔" اس نے ان کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے ان کی بتائی ہوئی ساری ہدایات دہرائی۔ انھوں نے ہنستے ہوئے دونوں کو رخصت کیا۔

www.novelsclubb.com

عارش اپنی بائیک پر آنے والا تھا اسلئے وہ ان دونوں کے ساتھ فی الحال موجود نہیں تھا۔

پہنچ چکے تھے۔ (Marine lines)وہ لوگ مرین لائن

تابش، ساحل اور ان کی ایک اور کلاس فیلو تانیہ بھی ایک طرف کو کھڑے تھے۔انہیں اب بس عارش کا انتظار کرنا تھا۔

مرین لائنس ممبئ کا ایک مشہور تفریحی مقام ہے۔یہ ایک بیچ تھا جہاں زیادہ تر نوجوان پتھر رکھے ہوئے تھے (four legged)نسل پائی جاتی تھی۔اس کے اطراف میں نام سے بھی جانے جاتے تھے۔ (tetra) pod جو ٹیٹراپوڈ

www.novelsclubb.com

عائمہ اطراف کا جائزہ لینے میں مگن تھی، جب نظر سامنے سے آتے عارش پر ٹھٹھکی۔

سفید ٹی شرٹ پہ اتفاق سے نیلی جینز اور نیلی ہی ڈینم کی جیکٹ پہنے، گوری رنگت اور آنکھوں پہ سن گلاسس لگائے اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ وہ سامنے سے چلا آرہا تھا۔ بلاشبہ وہ پرکشش شخصیت رکھتا تھا۔ تانیہ تو منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اوئے ہوئے۔!! میچنگ میچنگ۔" زارا نے اسے کہنی مارتے ہوئے کہا۔"

اس کی بات سنی کر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور پھر خود کو دیکھا، نروس ہو کر وہ زارا کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم دوستوں۔" اس نے نزدیک آکر سب کو سلام کیا اور ایک نظر سب کو دیکھا،" عائمہ کو دیکھتے ہی بے ساختہ اس نے خود کو دیکھا۔ اس کے چہرے پہ دھیمی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ سب نے سلام کا جواب دیا۔

چلو گائیز ہم لوگ آلریڈی لیٹ کر چکے ہیں۔"تابش نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "

وہ لوگ ایک ساتھ مستی کرتے ہوئے نکل پڑے۔

چلتے چلتے وہ لوگ ایک جگہ رکے جہاں دو لڑکے گانا گا رہے تھے۔ایک لڑکے نے ہاتھ میں مائیک پکڑا ہوا تھا جبکہ دوسرے نے گٹار۔

نہیں مشکل وفا ذرا دیکھو یہاں،"

"تیری آنکھوں میں بستا ہے میرا جہاں۔

بے ساختہ ہی عارش نے عائمہ طرف دیکھا۔

ارد گرد لوگ جمع ہوئے ان کا گانا سننے میں مگن تھے۔

کہتے ہیں جو آجکل ممبئی میں عام ہو چکا تھا، ہر تفریحی مقام Street singing اسے پہ یہ کرناٹرینڈ بن چکا تھا۔

وہ لوگ تابش کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اب وہ ایک جگہ رکے گئے تھے۔

وہاں اس جگہ کا ایک چھوٹا سا حصّہ بہت ہی خوبصورتی اور نفاست سے سجا ہوا تھا۔

ایک سفید رنگ کا چھتری نما خیمہ تھا جس کے کنارے گولڈن کلر کے جھالر لٹک رہے تھے۔اس کے سائے میں ایک میز رکھی ہوئی تھی جس کے اوپر سرخ ویلویٹ کا کیک رکھا تھا اور کیک کے گرد پھول رکھا ہوا تھا۔اور اس کے سامنے ہی سرخ رنگ کی لمبی سی کارپٹ وہاں تک کا جانے کا راستہ بناتی تھی۔

www.novelsclubb.com

سب ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے جیسے پوچھ رہے ہوں یہ سب کیا ہے۔؟

عائمہ تو بری طرح گھبرائی ہوئی تھی۔عارش اور زارا خود بھی حیران تھا۔

اگر کوئی پر سکون تھا تو وہ صرف تابش اور ساحل تھے۔

تابش نے گلا کھنکارتے ہوئے بات شروع کی۔

"حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے، یہ سب میں نے کسی کے لئے کیا ہے اور ابھی آپ لوگوں کو اس کا پتہ چل جائے گا۔"

زارا دلچسپی سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔جبکہ عائمہ کے چہرے پہ پریشانی صاف عیاں تھی۔

www.novelsclubb.com

تابش کارپٹ پہ چلتے ہوئے میز تک گیا اور وہاں سے ایک گلدستہ اٹھا کر زارا کو نظروں کا مرکز بناتے ہوئے قدم قدم چلتے ہوئے اس تک آیا۔اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر گلدستہ زارا کے سامنے کیا۔

کیا تم میری شریکِ حیات بننا پسند کرو گی؟"اس نے محبت سے زارا کو دیکھتے ہوئے کہا۔"

زارا نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا تھا اتنے میں تابش نے اسے ٹوکا۔

ایک منٹ!! مجھے اپنی پوزیشن کلئیر کرنے دو، میں عزت سے تمہارے گھر رشتہ بھیجنا" چاہتا ہوں۔اس کے لئے مجھے تمہاری رضامندی چاہیے، میں اپنے بابا سے اجازت لے کر "آیا ہوں۔

زارا نے عارش کی طرف دیکھا کہ کیا جواب دوں۔۔پھر عائمہ کی طرف دیکھا،اس کا چہرہ ایک دم سپاٹ تھا۔

عارش نے اثبات میں سر ہلایا۔کیونکہ تابش ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا زارا کے لئے۔

زارا نے پھر تابش کی طرف دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور گلدستہ اس کے ہاتھ سے لیا۔

عائمہ کو وہاں گھٹن محسوس ہونے لگی تو وہاں سے ہٹ کر آگے جا کر کھڑے ہو گئی۔۔دل ہی دل میں اس نے زارا کو پیٹنے کا منصوبہ بنا لیا تھا۔(اب میں تم سے بات نہیں کرنی، چاہیے کچھ بھی ہو جائے، تم بھی کیا یاد رکھو گی عائمہ حیات کیا چیز ہے۔) بڑبڑاتے ہوئے وہ زارا سے مخاطب تھی۔

وہ اکیلے کھڑے ہو کر وہاں کا نظارہ کرنے میں مصروف تھی جب اسے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے مڑ کر دیکھا تو ساحل کھڑا تھا۔وہ نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

کیا ہم دو منٹ میری بات کر سکتے ہیں؟"ساحل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے" کہا۔عائمہ کا چہرہ پل بھر میں سفید ہوا۔

میں تمہیں پسند کرتا ہوں، تم سے محبت کرنے لگا ہوں اور تم سے شادی کرنا چاہتا" ہوں۔"ساحل نے ایک سانس میں اپنی بات ختم کی۔

عارش دور کھڑا ساری کارروائی دیکھ رہا تھا،اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تو وہ ان کی طرف قدم بڑھانے لگا۔

www.novelsclubb.com

عائمہ کے کان سائیں سائیں کرنے لگے،وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

وقت جیسے دو سال پیچھے چلا گیا۔

تم سے کبھی کوئی محبت نہیں کر سکتا، تم محبت کرنے کے قابل نہیں ہو۔"اسجد اس سے "
کہہ رہا تھا،اور وہ آنسوؤں سے بھیگا چہرہ لئے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

وہ اب بھی نفی میں سر ہلاتے ہوئے قدم پیچھے کی طرف بڑھا رہی تھی۔

جب تک عارش بھی وہاں پہنچ چکا تھا۔عائمہ کا چہرہ دیکھ کے صحیح معنوں میں اسکے چودہ طبق
روشن ہو چکے تھے۔

عائمہ کو ہوا میں آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی،اسے سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔
سب کچھ دھندلا نظر آنے لگا۔وہ اپنے حواس کھو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عارش عائمہ کو سہارا دینے کے لئے آگے بڑھا اور تبھی عائمہ اپنا ہوش کھو چکی تھی اور
عارش کی باہوں میں جھول گئی تھی۔

ایک بار پھر اسے پینک اٹیک ہوا تھا۔

ماضی ایک بار پھر حال پر حاوی ہو گیا تھا۔

عارش پسینے سے شرابور، بے چینی سے سر پکڑ کر خود پہ ضبط کئے بینچ پر بیٹھا ہوا تھا۔ زارا دروازے سے چپکی، آنسو بہاتے ہوئے سسک رہی تھی۔

ساحل اور تابش بھی ایک طرف پریشانی سے ٹہل رہے تھے۔

وہ سب ایمرجنسی روم کے باہر کھڑے ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ کوئی کسی کو تسلی دینے کی حالت میں نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

تقریباً ۱۵ منٹ کے بعد ڈاکٹر باہر آئے۔ انھیں باہر نکلتے دیکھ کر عارش تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

کیا ہوا ڈاکٹر؟ سب ٹھیک ہے نا؟" عارش کے ماتھے پہ پریشانی صاف عیاں تھی۔"

دیکھیں!! انہیں پینک اٹیک ہوا تھا اور اب وہ خطرے سے باہر ہیں، لیکن انہیں کسی بھی" طرح کے دکھ، تکلیف اور صدمے سے دور رکھیں ورنہ ان کے لئے بہت مشکل ہو جائے گی۔ یہ کچھ میڈیسن ہے اور جب انہیں ہوش آ جائے تو آپ لوگ لے جا سکتے ہیں۔" انہوں نے عارش کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

سب نے شکر کا سانس لیا۔

کیا ہم ان سے مل سکتے ہیں؟" ساحل نے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

عارش نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی۔

ابھی انہیں ہوش نہیں آیا جب آجائے تو آپ مل سکتے ہیں۔" یہ کہ کر ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا۔"

تھینک گاڈ!! وہ ٹھیک ہے ورنہ میں تو بہت ڈر گیا تھا۔" ساحل نے شکر کا سانس لیتے ہوئے کہا۔"

اور بس عارش کا ضبط یہیں ٹوٹ گیا، وہ کسی بھوکے شیر کی مانند ساحل پہ جھپٹا اور اسے گریبان سے تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

تیری وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی ہے، صرف و صرف تیری وجہ سے!! کیا کہا تھا تو نے اس سے؟" عارش نے دھاڑتے ہوئے کہا۔"

میں نے اس سے جو بھی کہا ہو، تیرا جاننا ضروری نہیں ہے۔"ساحل نے دانت پیستے" ہوئے کہا۔

زارا اور تابش کی تو سمجھ سے باہر تھا کہ آخر ہو کیا رہا ہے۔

عارش اس کی بات سن کر مزید طیش میں آ گیا اور ایک مکا ساحل کی ناک پہ جڑ دیا۔اس کی ناک سے خون بہنے لگا تھا۔

کیا کر رہا ہے عارش، چھوڑ اسے۔"تابش نے کھینچ کر اسے ساحل سے الگ کیا۔"

www.novelsclubb.com

اس سے پوچھ کہ اس نے کیا کہا تھا اسے؟"عارش نے خود پہ ڈھیروں ضبط کرتے ہوئے" کہا۔

اس نے کیا کہنا ہے عارش،اس کی اچانک ہی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔"اب کی بار زارا" نے کہا۔

"اس نے کچھ کہا ہے اسے، تم خود پوچھ لینا، پھر میں بتاؤں گا اسے۔"

عارش نے انگلی ساحل کی طرف کر کے کہا جبکہ تابش نے اسے پیچھے سے پکڑ کر رکھا ہوا تھا کہ وہ پھر سے حملہ نہ کر دے۔

www.novelsclubb.com

اس سے کیوں پوچھنا ہے میں بتا دیتا ہوں تم خود اپنے کانوں سے سن لو۔" ساحل نے "
مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر جواب دیا۔ عارش نے غصے سے اسے دیکھا۔

میں محبت کرتا ہوں اس سے، شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اسی چیز کا اظہار کیا تھا بس اور کچھ "
نہیں۔" عارش کو تو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ زارا آنکھ پھاڑے ساحل کو دیکھ رہی
تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔ اوو و میرے اللہ!! یہ تم نے کیا کر دیا۔" زارا سر تھام کر وہیں "
بیٹھتی چلی گئی۔

گیٹ آوٹ فرام ہیر، آئے سیڈ گیٹ آوٹ!!!"عارش نے چیختے ہوئے کہا۔"

یووو!!!"ساحل عارش پر جھپٹنے ہی لگا تھا کہ تابش نے اسے کھینچ لیا۔"

چل یہاں سے۔"وہ کھینچتے ہوئے ساحل کو لے کر باہر نکلا۔اس وقت یہی سہی لگا تھا اسے" کہ ساحل یہاں سے چلا جائے۔

www.novelsclubb.com

زارا عائمہ کے سرہانے بیٹھی تھی اور اسکے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہی تھی۔عارش دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اور غور سے اسکا زرد پڑتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

اس کے چہرے پہ زمانے بھر کی اداسی تھی۔اچانک ہی اسے اس کی آنکھیں یاد آئی،ایسی اداسی اس نے اس کی آنکھوں میں بھی دیکھی تھی۔وہ اسے سوچنے میں مبتلا تھا زارا کی آواز نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

تم گھر جا کر گاڑی لے آو،ہم بائیک پہ تو جانے سے رہے۔عائمہ کو ہم نے ہی چھوڑنا ہے۔"

لیکن وہ ان لوگوں کو یہاں اکیلے چھوڑنے پہ راضی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں تم لوگوں کو یہاں اکیلے نہیں چھوڑ سکتا میں ڈرائیور سے منگوا لیتا ہوں۔"

ٹھیک ہے۔"زارا نے اس کے چہرے کے تاثرات کو بڑے غور سے دیکھا۔"

جو وہ سوچ رہی تھی،ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا ورنہ آگے انجام کیا ہونا تھا اس نے سوچ کے ہی جھرجھری لی۔

تو نے اتنا بڑا قدم اٹھالیا اور مجھے بتانا تک گوارا نہیں کیا۔"تابش کا بس نہیں چل رہا تھا کہ " ساحل کا گلا دبادے۔

بھائی میں تجھے ہی بتاتا سب سے پہلے، مجھے پتا تھا کہ وہ انکار کر دے گی اسلئے میں نے سب کے سامنے اسے پرو پوز نہیں کیا لیکن وہ ایسا ری ایکشن دے گی میں نے سوچا نہیں تھا۔" ساحل نے بے بسی سے کہا ورنہ تابش کا کیا بھروسہ اسے کچا ہی چبا جاتا۔

تو ایک بار مجھ سے ڈسکس تو کرتا پھر ہم کچھ سوچ کے حل نکالتے، لیکن نہیں آپ نے تو" ہیرو ہی بننا تھا نا۔" تابش نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

خیر جو بھی ہو، اس بار میں اسے راضی کر کے رہوں گا۔" ساحل نے پر سوچ انداز میں" کہا۔

www.novelsclubb.com

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی تو کہ رہا ہے کہ تو اسے راضی کرے گا، کیا ہو گیا ہے یار" تجھے۔"تابش کو تو حیرت سے جھٹکے ہی لگ گئے تھے۔

میں پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"ساحل نے سر جھٹک کر کہا۔"

خدا ہی مالک ہے تیرا۔"وہ اس وقت دیوار کے آگے سر پھوڑ رہا تھا اسلئے اس نے وہاں" سے ہٹ جانا ہی بہتر سمجھا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ خاموشی سے ڈرائیو کرتے ہوئے گاہے بگاہے اس پہ بھی نظر ڈال رہا تھا۔ وہ جب سے ہوش میں آئی تھی یوں ہی چپ چاپ بیٹھی تھی۔

نہ کسی سے کوئی سوال پوچھا کی وہ یہاں کیسے آئی، اسے کیا ہوا تھا، کچھ بھی نہیں۔ بس کٹھ پتلی کی طرح ان کے نقش قدم پہ چل رہی تھی۔

اس کی یہ خاموشی اسکو اندر سے ہی مار رہی تھی لیکن وہ اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا، کس حق سے کہتا۔۔؟ ساری بات یہیں آکر ختم ہو جاتی کہ وہ اس پہ کوئی حق نہیں رکھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

عائمہ کے گھر پہنچنے کے بعد زارا اس کی مدد کر رہی تھی تاکہ وہ گاڑی سے آرام سے اتر سکے۔ لیکن جیسے ہی وہ لوگ گاڑی سے اترے اس نے اپنا آپ زارا سے چھڑایا اور بھاگتے

ہوئے گھر میں داخل ہوئی۔زارا تقریباً اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے گئی لیکن ناسود۔۔وہ خود کو کمرے میں بند کر چکی تھی۔

سلطانہ بیگم (عائمہ کی امی) جو کچن سے ابھی ابھی فارغ ہوئی تھیں ان لوگوں کو دیکھ کر ٹھہر گئیں۔

ارے بیٹا آپ لوگ کب آئے؟اور عائمہ کہاں ہے؟"وہ فکر مندی سے ان کے پیچھے " جھانکتے ہوئے پوچھنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

آنٹی وہ۔۔اسے شاید واشروم جانا تھا تو وہ اپنے روم میں چلی گئی ہے۔"وہ سچائی تو انہیں بتا" نہیں سکتی تھی۔

اچھا۔!!آپ لوگ تواندر آئو۔"وہ ناسمجھی سے عارش کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں۔"

پیاری آنٹی،یہ دیکھنے میں آپ کو غنڈہ لگ رہا ہو گا لیکن یہ میرا پیارا سا،ڈراؤنا سا،خالہ زاد" "بھائی ہے اور اس بھالو کا نام عارش ہے۔

زارا نے بروقت اپنے تاثرات پر قابو پاتے ہوئے شرارت سے کہا اور عارش کے بکھرے بالوں پہ چوٹ کی۔

www.novelsclubb.com

جی آنٹی میں بدقسمتی سے اس چھچھوندر کا بھائی ہوں۔"اس نے بھی برابر کا جواب زارا " کے منہ پہ مارا۔

ارے بس بھئی ! ! آجکل کی نسل کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے، اچھے خاصے انسان کو جانور بنا رہے ہو۔" انہوں نے خفگی سے کہا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو گھوری سے نوزا۔

میری پیاری آنٹی، معذرت قبول کیجئے۔" اس نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔"

ارے۔! تم تو میری بیٹی ہو، آو بیٹھو تم لوگ میں عائمہ کو بلالوں۔ پتا نہیں کہاں رہ گئی ہے۔" وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگیں تو ان دونوں کو ہوش آیا۔

ارے نہیں آنٹی وہ شاید سو گئی ہو، وہ کبھی جاتی نہیں ہے نا شاید تھکاوٹ ہو گئی ہے" اسے۔" زارا کی گھبراہٹ تو عروج پر تھی لیکن شکر ہے انہوں نے اتنا دھیان نہیں دیا۔

میرے خیال سے اب ہمیں چلنا چاہیے، بہت دیر ہو گئی ہے۔"تابش جلد از جلد وہاں سے جانا چاہتا تھا۔

بیٹھو بیٹا، چائے تو پی کے جائو۔"وہ کچن کی طرف بڑھتے ہوئے کہنے لگیں۔"

نہیں آنٹی بہت دیر ہو جائے گی، پھر کبھی آوں گی تو پکا پیوں گی۔وعدہ! وعدہ! " وعدہ!"اس نے پیار سے ان کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

اچھا آنٹی چلتے ہیں، اللہ حافظ!!"عارش نے ان کے آگے سر جھکاتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

بہت پیارا بچہ ہے ماشاءاللہ!"انہوں نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔"

عارش ان کی بات پر محض مسکرایا۔زارا ابھی انہیں الوداع کہہ کر باہر آ گئی۔

عائمہ سنک کے اوپر جھکے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے رہی تھی۔ضبط سے اس کی آنکھیں لال انگارا ہو رہی تھی۔وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔

مگر آج وہ خود سے کیے ہوئے سارے وعدے بھلائے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔وہ اپنا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے محبت کرتی ہوں اسجد۔"

"مجھے معاف کر دو اسجد لیکن میں مزید اس بوجھ تلے نہیں رہ سکتی۔"

اپنی کہی ہوئی باتیں اس کے کانوں میں گونجنے لگی۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم بہت پاک لڑکی ہو، کوئی مجھ سے تمہارے کردار کے بارے میں" پوچھے تو میں چیخ کر اسے بتاؤں کے تم کیا ہو۔"اسجد کی آنکھوں میں اس کے لئے حقارت اور نفرت ہی تھی۔

وہ اس کے کردار کو داغ دار بنا رہا تھا اور وہ کچھ نہیں کہ سکی تھی۔وہ ہر ایک کو منہ توڑ جواب دینے والی لڑکی سامنے کھڑے شخص کے سامنے بے بس تھی۔اس سے گناہ ہو چکا تھا اب اسکا خمیازہ بھی اسے ہی بھگتنا تھا۔

:وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی }

www.novelsclubb.com

{اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔

(سورۃ الانعام:164)

اور جو شخص بھی گناہ کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔اسے بھی اپنا بوجھ خود ہی اٹھانا تھا۔

وہ جب سے گھر آیا تھا ایسے ہی بے چین، مارا مارا پورے گھر میں ٹہل رہا تھا۔دماغ تھا کے اس کے علاوہ کسی کو نہیں سوچ رہا تھا۔زارا بھی زبردستی اس کے ساتھ ہی رک گئی تھی۔ ورنہ تنہائی میں وہ کیا کرتا اسکا بھروسہ نہیں تھا۔

اسے ہر چیز سے آگاہ کرنا ضروری تھا تاکہ وہ اپنے قدم یہیں روک لے۔

www.novelsclubb.com

سلطانہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئیں تو اسے نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ کر اسکا انتظار کرنے لگیں۔

وہ جواب نماز کے بعد اپنا غم اللہ کے سامنے بیان کرنے لگی تھی، اپنی ماں کو دیکھ کر سارے آنسو پی گئی۔ ماں باپ کے لئے اپنی اولاد کا ٹوٹا بکھرا ہوا وجود دیکھنا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ وہ انہیں اس تکلیف سے نہیں گزار سکتی تھی۔

وہ مصلے کو سائیڈ پہ رکھ کر ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔ انہوں نے اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر خفگی سے اسکی طرف دیکھا کہ ضرور بخار ہوا ہے اور تم نے مجھے بتایا نہیں۔ وہ ان کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

باہر ٹھنڈ تھی ناشاید اس وجہ سے۔ابھی ٹھیک ہو جائے گا تھوڑی دیر میں۔آپ پریشان نہ ہوں۔"اس نے ان کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا۔"

جیسے میں تو تمہیں جانتی نہیں ہوں،اٹھو شاباش!!میں دودھ لے کر آتی ہوں تمہارے لئے۔"انہوں نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔"

امی اس کی ضرورت نہیں ہے اور آپ بتائیں کیا کہنے آئی تھیں؟"اس نے بات کا رخ دوسری طرف کرنا چاہا۔"

www.novelsclubb.com

دیکھو وہ تو بھول ہی گئی۔تمہارے پھپھو کی طرف جانا تھا لیکن تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو تمہارے بابا چلے جائیں گے۔"انہوں نے فکر مندی سے کہا۔"

امی آپ بھی چلی جائیں ورنہ عائفہ نے ناراض ہو جانا ہے۔"اس نے اپنی چھوٹی بہن کا" حوالہ دیتے ہوئے کہا۔

وہ تمہارے بابا کے ساتھ چلی جائے گی۔میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔"انہوں" نے جیسے ارادہ کر لیا تھا کے اب نہیں جائیں گی لیکن وہ بھی انہی کی بیٹی تھی۔

اپنی ماں کو منانا اچھے سے جانتی تھی۔پھر کتنی ہی دیر وہ ان کی منتیں کرتی رہی اور بالآخر انہیں منا کے ہی دم لیا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے لیکن زارا کو گھر بلا لو،وہ رہے گی ساتھ تو تسلی رہے گی مجھے۔"انھوں نے بھی" اپنی بات منوانا ضروری سمجھا۔

ٹھیک ہے امی میں بلالوں گی اسے۔"اسے اور کیا چاہیے تھا،ایک تنہائی اس کی دوست تھی اور ایک زارا۔

زارا کے سامنے ہی وہ اپنا بوجھ ہلکا کر سکتی تھی۔اور اس وقت اسے زارا کی اشد ضرورت تھی۔

ایک وہ ہی تو اس کی ہمراز تھی جو ہر حقیقت سے آشنا ہونے کے باوجود آج تک اس کا ساتھ دے رہی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

زارا کسی سوچ میں گم کمرے میں ٹہل رہی تھی۔اچانک ہی کسی خیال کے تحت وہ کمرے سے باہر نکلی اور عارش کے کمرے کا رخ کیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سے عارش نے نیند سے بھری آنکھیں کھولی اور کہا۔

آجاؤ۔"زارا اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ بیڈ پر آڑا ترچھا لیٹا تھا،اسے دیکھ کر" سیدھا ہوا۔زارا سامنے والے صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔

وہ میں کہ رہی تھی کہ مجھے گھر چھوڑ دو، بابا کسی کام سے باہر گئے ہیں اور بھائی کا تو تمھیں" پتا ہی ہے۔"زارا اس کے چہرے کے نقوش کو بڑے غور سے دیکھتے ہوئے کہ رہی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے۔کھانا کھالو پھر چلتے ہیں۔"وہ ہنوز اسی پوزیشن میں لیٹے ہوئے بولا۔"

ہاں۔اوہ!!میں نے عائمہ کو کال کرنا تو بھول ہی گئی، خیریت ہی معلوم کر لیتی ہوں۔""" اس نے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

زارا کی توقع کے مطابق عارش اس کی بات پر چونک کر سیدھا ہوا اور کہا۔

ہاں پوچھو کیسی لاپرواہ دوست ہو تم۔"اس نے منہ بسور کر کہا۔"

کر رہی ہوں کال یار۔"زارا نے بے زاری سے کہا۔"

دوسری طرف بیل مسلسل جا رہی تھی مگر وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی۔عارش نے اسے اشارہ کیا کہ پھر سے لگاؤ۔اس نے پھر سے کال ملائی پھر عارش کی طرف دیکھا تو اس نے آنکھوں سے اشارہ کیا کہ اسپیکر پر رکھو۔

www.novelsclubb.com

اس نے فون اسپیکر پر رکھ دیا۔اس بار کال اٹھا لی گئی۔

السلام علیکم۔"اس کی آواز بھاری بھاری سی تھی۔اتنی دیر رونے کا اثر تھا۔اس کی آواز"
سن کر عارش کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

زارا کی نظریں اس کے نقوش کو ہی جانچ رہی تھی۔

اگر عارش کا دھیان کہیں اور نہ ہوتا تو اب تک وہ اپنے چہرے پر زارا کی نظریں محسوس کر
چکا ہوتا۔

وعلیکم السلام۔!! کیسی ہو عائمہ ؟طبیعت کیسی ہے تمہاری؟"زارا نے کہا۔"

کیسی ہو سکتی ہوں۔۔؟یہ سوال کی تم سے توقع نہیں تھی۔"آخر میں بولتے بولتے اس"
کی آواز پھر سے بھیگ گئی تھی۔

میری جان۔!! میں تمہارے ساتھ ہوں ہمیشہ۔تم اکیلی نہیں ہو۔"اس نے محبت" بھرے لہجے میں کہا۔

تمہاری ہی تو ضرورت ہے۔امی آج پھپھو کی طرف جا رہی ہیں، میں نے جانے سے انکار" کر دیا ہے۔تم پلیز گھر آ جاؤ۔"اس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

ارے تو تم پہلے بتاتی نا۔اچھا بس ۱۰ منٹ میں تمہارے پاس پہنچ رہی ہوں۔"یہ کہہ کر" اس نے فون بند کر دیا۔

اس نے عائمہ کا بھرم اس بار بھی نہیں توڑا تھا۔اپنا فرض آج بھی نبھایا تھا، ہمیشہ سے نبھاتے آرہی تھی۔وہ تھی ہی ایک سچے دوست کی مثال۔ایک دنیا ان کی مثالی دوستی کی گواہ تھی۔

اس واقعہ کو مہینہ گزر چکا تھا اور سب کچھ معمول پہ آچکا تھا۔

اس دن کے بعد سے عارش اور عائمہ کا آمنا سامنا نہیں ہوا تھا۔

زارا کے بقول عارش کے امتحانات تھے تو وہ اس کی تیاری گھر پر کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے اس بات سے بالکل غرض نہیں تھی کہ کون کیا کر رہا ہے سوائے زارا کے۔عارش نے بھی خود کو یونیورسٹی اور گھر تک ہی محدود کر لیا تھا۔

وجہ پڑھائی بھی تھی مگر اصل وجہ کچھ اور تھی۔

وہ ایک میچور انسان تھا۔ایک چیز کے پیچھے رہ کر وہ اور چیزیں خراب نہیں کر سکتا تھا۔

وہ خود پر قابو کرنا اچھے سے جانتا تھا۔اسلئے اس نے دوری اختیار کرنا ہی مسئلے کا حل سمجھا مگر وہ غلط تھا۔۔۔۔

وہ لوگ کلاس لے کر گراونڈ کی طرف آرہے تھے۔

یار عائمہ۔۔!!ایک بات کہوں؟مارو گی تو نہیں۔"اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔"

ہاں۔۔کوئی فضول بات ہی کرنا ہو گا تم نے۔"عائمہ نے منہ بسور کر کہا۔"

وہ۔تابش کے بابار شتہ لانا چاہ رہے تھے۔"اس نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔"

عائمہ کے چہرہ پر سے ایک سایہ آیا اور ایک گزرا۔ لیکن بہت جلد وہ خود کو سنبھال چکی تھی۔

یار۔۔مجھے اتنی جلدی خالہ بننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"عائمہ نے شوخی انداز میں" کہا۔زارا کو تو جھٹکے ہی لگ گئے تھے اس کی بات سے۔

www.novelsclubb.com

اف اللہ۔!!ابھی صرف رشتہ پکا کریں گے یا منگنی وغیرہ۔شادی میں اتنی جلدی نہیں" کرنے والی۔مجھے اپنی آزادی بہت پیاری ہے۔"زارا نے منہ بنا کر عائمہ کو وضاحت دی۔

پھر میں تابش کو ہاں کہہ دوں؟"وہ عائمہ سے پوچھ رہی تھی۔"

کتنی میسنی ہو تم،سب کچھ خود طے کر لیا ہے تو مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو۔؟"عائمہ نے" اسے زبردست گھوری سے نوازا۔

قسم سے کچھ طے نہیں ہوا۔میں نے تابش سے کہ دیا ہے کہ جب تک تم راضی نہیں ہو" جاتی کچھ نا سوچا جائے۔"زارا نے کانوں کو ہوتھ لگا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

مجھے تھوڑی کرنی ہے تم نے کرنی ہے،تم جانو اور تمہارے وہ۔"اس نے زارا کو آنکھ" مارتے ہوئے کہا۔

تمہیں بھی ایک دن کرنی ہی ہے بیٹا۔بس میری بات ہو جائے تو تمہارے لئے بھی" ڈھونڈوں میں۔"زارا نے بھی شرارت سے کہا۔

عائمہ کو تو اس کی بات پر چپ ہی لگ گئی۔زارا نے اسے خاموش دیکھا تو اسے فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

اچھا وہ سب چھوڑو۔تم نے ہی میری شاپنگ میں ہیلپ کرانی ہے۔"اسے تو اپنی فکر" کھائے جا رہی تھی۔

ہاں۔ہوں۔ٹھیک ہے۔"عائمہ بظاہر تو یہیں تھی پر اسکی سوچوں کا محور ایک ہی جگہ " اٹک گیا تھا کہ اسے بھی کرنی ہے ایک نہ ایک دن۔آج نہیں تو کل۔وہ کب تک اس بات کو جھٹلا سکتی تھی۔

اوہ!! میڈم کہاں کھو گئی۔"زارا نے اس کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔"

کہیں نہیں۔تم کچھ کہ رہی تھی۔"عائمہ نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں میں پوچھ رہی تھی کہاں کھو گئی تھی۔"اس نے پھر سے اپنی بات دوہرائی۔"

تمہاری شادی کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔کتنا مزہ آئے گا۔"عائمہ نے خوش" ہوتے ہوئے کہا۔

اوہ بہن!!میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھو اور گھر چلو۔"وہ باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر کہنے" لگی۔عائمہ کی تو ہنسی چھوٹ گئی۔زارا اسے زبردستی کھینچتے ہوئے وہاں سے لے گئی۔

زارا چپ چاپ بیٹھی آنکھیں گھما کے کبھی ادھر دیکھتی تو کبھی ادھر۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو بھئی۔یہ کرنے جاتی تھی تم یونیورسٹی کہ رشتہ لا کر ہمارے سامنے رکھ دو۔"""
زوہیب(زارا کا بھائی)نے سخت لہجے میں کہا۔زارا عارش کی طرف دیکھ کر منمنائی۔

اس نے زارا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ سنبھال لے گا سب کچھ اور اب اس کی زبان نہیں کھل رہی۔ زارا دل ہی دل میں اسے گالیوں سے نواز رہی تھی۔

جواب دو بھئی۔ "عمر صاحب (تابش کے والد) نے کہا۔ نازیہ بیگم نے انہیں گھور کر" دیکھا۔

وہ بابا۔!! وہ میں۔۔ "اتنا کہہ کر وہ ہچکیاں لے کر رونے لگ گئی۔ ظفر صاحب سے رہا" نہیں گیا تو وہ فوراً اٹھ کر اپنی بیٹی کے پاس آ گئے۔

www.novelsclubb.com

بس کرو تم لوگ۔ مذاق کے چکر میں میری بیٹی کو رلا دیا۔ "انہوں نے اسے اپنے سینے" سے لگاتے ہوئے اس کا سر تھپکتے ہوئے کہا۔ وہ باپ کی حمایت سنتے ہی اور زور سے رونے لگ گئی۔

سدا کی ڈرامے باز۔۔ہونہہ!!"عارش بڑبڑایا۔باقی سب نے بھی اپنی مسکراہٹ" دبائی۔

زارا کی دماغ کی بتی کچھ دیر بعد جلی تو اسے سمجھ آیا کہ اس کے ساتھ پرینک ہوا ہے۔وہ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے سیدھے ہو کر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

اس عارش کے بچے کو تو میں چھوڑوں گی نہیں۔اسی نے کہا ہو گا یہ سب کرنے۔"اس" نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

دیکھا آپ سب نے میں نے کہا تھا یہ مجھے ہی الزام دے گی۔"عارش نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"بھئی یہ پلان تمہارے خالو جان کا تھا۔لہٰذا توپوں کا رخ اس طرف کریں۔" ظفر صاحب نے کہا۔

خالو جی آپ۔۔۔"زارا کو تو صدمہ ہی لگ گیا۔"

اب اتنا حق تو بنتا تھا نا بیٹا۔"انہوں نے بڑی معصومیت سے کہا۔"

آپ سب کو تو میں دیکھ لوں گی۔پہلے یہ بتائیں میں رشتہ پکا سمجھوں؟"اس نے بے شرمی کی ساری حدیں پار کرتے ہوئے کہا۔

لو جی۔۔پہلے رشتہ لا کر رکھ دیا ہمارے سامنے۔اور اب دیکھو اس لڑکی کی زبان۔"یہ کہہ کر زارا کی امی نے اپنا سر پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو گیا ہے ماما۔سب لڑکیوں کو شادی کرنی ہوتی ہے میں کوئی انوکھی تو نہیں ہوں۔" سمجھائیں نا بابا۔"جو جملہ مائیں بیٹیوں کو کہا کرتی ہیں وہ اس نے اپنی ماں سے کہا۔حد ہے بھئی۔۔

بیگم آپ سمجھ جائیں میری بیٹی کی بات۔"انہوں نے زارا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔"

آپ نے ہی بگاڑا ہے اسے۔"وہی ہر ماں کا اسکی بیٹی کے حوالے سے اس کے باپ کو " طعنہ۔وہ بھی کہاں پیچھے رہتیں۔

اچھا پھر میں احسن صاحب کو منگنی کے لئے کہ دیتا ہوں۔تاریخ وغیرہ کا مشورہ ساتھ بیٹھ " کر ہی کر لیں گے۔"عمر صاحب نے گلا کھنکارتے ہوئے کہا۔

ہاں کل شام انہیں ڈنر پہ انوائیٹ کر لیتے ہیں۔"اس بار زوہیب نے اپنا حصہ ڈالنا" ضروری سمجھا۔

جی۔اسی کے ساتھ بھائی کا نکاح بھی کر لیتے ہیں۔کب تک بچاری لڑکی کو انتظار کروائیں" گے۔"زارا نے پل میں فیصلہ کیا۔

کیا ہو گیا ہے، میں بیچ میں کہاں سے آ گیا بھئی۔"زوہیب نے زارا کو گھورتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

صحیح بات ہے۔اس سے تو میں تنگ آ گئی ہوں۔دوسری بیٹی کو جلد از جلد گھر لے آنا" چاہیے۔"رضیہ بیگم نے کہا۔

زوہیب نے صدمے سے انہیں دیکھا۔

ہاں بھئی۔۔گھر میں بھی رونق لگے گی۔ہلا گلا بھی ہو جائے گا۔"نازیہ بیگم نے کہا۔"

خالہ۔!!آپ بھی۔"زوہیب کی آخری امید پر بھی پانی پھر گیا۔"

چلو بچو اب تم لوگ جاو۔بڑوں کے معاملات انہیں طے کرنے دو۔"ظفر صاحب نے کہا۔

www.novelsclubb.com

پھر ان تینوں کو چار و ناچار وہاں سے جانا پڑا۔تابش کے والد احسن صاحب، عمر صاحب کے اسکول کے دوست تھے۔ لیکن اسکولی تعلیم کے بعد ان دونوں کا کریئر الگ الگ ہونے کی وجہ سے ان کی دوستی میں کچھ حد تک فاصلہ آ چکا تھا۔

کچھ وجہ الگ شہروں میں ہونا بھی تھا۔احسن صاحب نے زارا کے حوالے سے پہلے عمر صاحب سے ہی بات کی تھی۔انہیں تو کوئی اعتراض نہ تھا۔

البتہ ظفر صاحب کو تھا۔چونکہ تابش کی والدہ اس کی پیدائش کے بعد ہی احسن صاحب سے خلع لے چکی تھیں۔وجہ وہ اپنے کزن کو پسند کرتی تھیں اور اس شادی میں ان کی مرضی شامل نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد احسن صاحب نے ہی تابش کو ماں اور باپ دونوں بن کر پالا تھا۔اس کی بہت اچھی تربیت بھی کی۔ شہر کے مشہور بزنس مین ہونے کے باوجود انہوں نے دوسری شادی نہیں کی تھی۔ صرف اپنے بیٹے کی وجہ سے۔

ان سب کے باوجود تابش نے کبھی عورت ذات سے نفرت نہیں کی، وجہ اس کے والد کی تربیت تھی۔ وہ ہی اس کا سب کچھ تھے۔اس کی کل کائنات۔اپنی پسند کا اظہار بھی اس نے ان سے ہی کیا تھا۔

وہ بھی اپنے بیٹے کی پسند کو ترجیح دینا چاہتے تھے اسلئے بات آگے بڑھانے کا سوچا۔انہیں سب باتوں کو لے کر ظفر صاحب کو اعتراض تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن عمر صاحب اور احسن صاحب سے بات کرنے کے بعد کچھ حد تک انہیں تسلی ہو گئی تھی۔

مگر تابش سے ملاقات کے بعد ہی انہوں نے رشتہ کی لئے حامی بھری۔ وہ ہر لحاظ سے ان کی بیٹی کے لئے ایک اچھا شریک حیات ثابت ہوتا۔ اسکی آنکھوں میں اپنے لئے عزت واحترام اور اپنی بیٹی کے لئے محبت دیکھ کر تو انکار کا جواز ہی نہیں بنتا تھا۔

وہ تینوں زارا کے روم میں ڈیرہ جمائے بیٹھے تھے۔

"میں تو اپنے روم میں جارہا ہوں۔ تم دونوں ایک دوسرے کا سر کھاؤ بیٹھ کے۔"

زوہیب نے بیڈ پر سے اٹھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں جایئے۔اپنی ہونے والی مسز کو نکاح کی خوشخبری دے دیجئے۔اوران کو کہنا میرا" شکریہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔یہ تو میرا فرض تھا۔"زارا نے اپنی ہی شوخی مارتے ہوئے کہا۔

تمہارا شکریہ کیوں بھئی؟"عارش نے پوچھا۔"

"بھئی میں نہ کہتی تو انکا نکاح اس جنم میں تو ہونا ہی نہیں تھا نا۔"

اس نے معصومیت سے اپنا ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے ٹکاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ہاں۔اب میں تمہاری طرح بے شرم تو نہیں ہوں کہ خود کے نکاح کی بات خود کرتا۔"" زوہیب نے اس پر چوٹ کی۔

ہونہہ۔!! یہ سب کرنے کے لئے بھی جگرہ چاہیے ہوتا ہے۔آپ تو ہے ہی بھیگی بلی۔""
اس نے بھی منہ توڑ جواب دیا۔عارش دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

نہیں چاہیے تمہاری طرح بے شرم جگرہ۔"اس نے زارا کے بال کھینچ کر تیزی سے باہر"
کی طرف دوڑ لگائی۔

www.novelsclubb.com

عارش زارا کی حالت دیکھ کر بیڈ پر لیٹ کر زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا۔زارا نے اپنی
حالت دیکھی پھر اپنے شیطانی دماغ کی ایک ترکیب کا استعمال کرتے ہوئے اپنا فون
ڈھونڈا۔

میں ذرا عائمہ کو کال کر کے اپنی منگنی کا بتا دوں۔"اس نے ترچھی نظر سے عارش کو " دیکھتے ہوئے کہا۔

عارش کی ہنسی کو فوراً بریک لگی۔زارا نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔زارا نے فون کان سے لگایا اور کہا۔

ہاں۔۔عائمہ۔کیسی ہو۔"وہ عارش کے تاثرات کا بغور جائزہ لیتے ہوئے کہہ رہی" تھی۔اس کی آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھی۔اب اس نے کونسا بم پھوڑنا تھا۔۔اللہ !!.جانے۔

www.novelsclubb.com

وہ میں نے اپنی منگنی کا بتانے کے لئے تمہیں فون کیا تھا۔"وہ نچلا ہونٹ دانتوں تلے" دبائے کہہ رہی تھی۔

کیا۔۔کب۔کیسے ہوا۔۔آپ لوگ مجھے اب بتا رہے ہیں۔میں ابھی آرہی ہوں۔"اس" نے چیخ کر کہا۔

عارش چونک کر سیدھا ہوا۔پتا نہیں کیا بات ہوئی ہے۔اسکا دل حلق میں آگیا تھا۔وہ فون سائیڈ پہ رکھ کر بیڈ پر سے اتر کر چپل پہننے لگی۔

کیا ہوا ہے زارا؟ کہاں جا رہی ہو۔"عارش نے اس سے پوچھا۔زارا دوسری طرف گھوم" چکی تھی۔عارش کی طرف اسکی پشت تھی۔وہ آنکھوں کو مسل رہی تھی،وہ عارش کی طرف گھومی۔

عارش اسے دیکھ کر چونکا اور اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

کیا ہوا ہے تم رو کیوں رہی ہو۔"اس نے بے چینی سے پوچھا۔"

وہ عائمہ۔۔عائمہ۔۔"وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔"

کیا عائمہ۔؟؟کیا ہوا ہے اسے؟"عارش کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی تھی۔"

وہ اسے۔۔پتا نہیں۔۔بس مجھے جانا ہے۔ہٹو سامنے سے۔"وہ عارش کو سائیڈ پہ کر کے جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

عارش نے اسے روک کر اس کے دونوں بازوں کو تھام لیا۔

"کیا ہوا ہے مجھے بتاو پہلے۔"

اسکی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو چکی تھی۔زارا بس اسے دیکھتی رہ گئی۔اسکا شک یقین میں بدل گیا۔

اسکی زندگی خطرے میں ہے عارش۔۔مجھے اسکو بچانا ہے۔"روتے ہوئے جواب دیا گیا۔"

فار گاڈ سیک زارا۔۔ہوا کیا ہے مجھے بتاو۔"عارش نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے چلا کر کہا۔"

میں تمہیں کیوں بتاؤں؟"زارا نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔"

کیا مطلب مجھے کیوں بتاؤ گی۔پاگل تو نہیں ہو گئی؟"عارش کی تو سمجھ سے باہر تھا۔زارا" اپنا بازو چھڑا کر بیڈ پہ جا کر بیٹھی۔عارش بھی گھوم کر اس کی طرف آیا۔

ابھی تو تم جا رہی تھی۔اب بیٹھ کیوں گئی۔"عارش اس سے پوچھ رہا تھا۔"

اس کی زندگی خطرے میں ہے۔میرے جانے سے کیا ہو گا؟"عارش کو اسکی دماغی حالت پہ شبہ ہونے لگا۔وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔اسے پسینے چھوٹنے لگ گئے تھے۔

پھر اسے زارا کی ہنسی کی آواز سنائی دی۔اس نے اس کی طرف دیکھا پھر اٹھ کر اسے جھنجھوڑا۔

"تم پاگل تو نہیں ہو گئی، تمہاری دوست سیریس ہے اور تم ہنس رہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

پاگل میں نہیں تم ہو گئے ہو حالت دیکھو اپنی اور میری دوست تو ہمیشہ سیریس ہی رہتی ہے۔شی از ناٹ نارمل۔"اس نے قدرے افسوس کے عالم میں سر جھٹکا۔

عارش کا دماغ گھوم گیا۔غصے سے اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی۔

یار۔۔ایزی ہو جائو۔دیکھو عائمہ کو میں اب کال کرنے جا رہی ہوں۔"اس نے اپنا فون" ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

عارش نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

وہ میں نے عائمہ کو کال کر کے بتانا ہے نا منگنی کے بارے میں۔"عارش اپنی آنکھیں پھاڑ" کر اسے دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا ہو پاگل تو نہیں ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ میں نے پہلے عائمہ کو کال ہی نہیں کری تھی۔تمہارے ساتھ پرینک ہوا ہے۔"اس" نے اپنے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔

عارش نے اپنی اٹکی ہوئی سانسیں بحال کی اور اسے ایک مکہ اس کے بازو پہ جڑ دیا۔

ہوش میں تو ہو تم۔ میرے ساتھ کیوں پرینک کر رہی ہو۔" عارش نے اسے گھورا۔"

اوہ!! سیریسلی تمہاری آنکھیں دیکھو اور تمہارا منہ دیکھو آئینے میں جا کر۔ پھر مجھ سے آ کر پوچھنا۔" عارش نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔

اس نے سوچا بھی نہیں تھا اس کے جذبات اسے یوں ذلیل کروائیں گے۔ کیا اس کی آنکھوں میں اسکا عکس اس کے علاوہ اور کوئی بھی دیکھ سکتا تھا۔ یہ تو اس کی محبت کی تذلیل تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب ہے اس بات کا۔"عارش نے اپنی نظریں چرائی۔"

مطلب مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے شاید۔۔لیکن مجھے تمہیں سمجھانے کی اشد" ضرورت ہے۔"زارا نے اسکے تاثرات کا بغور جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

صاف صاف بات کرو۔"اس نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔"

www.novelsclubb.com

تم جس راستے پر چل پڑے ہو، بہت تکلیف ہو گی تمہیں۔ابھی بھی وقت ہے پیچھے ہٹ" جاو۔"اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

محبت سوچ سمجھ کر نہیں کی جاتی۔"اسنے تکلیف سے آنکھیں بند کر لی۔"

تم نہیں جانتے عارش۔۔تم کچھ بھی نہیں جانتے۔"یہ بولتے ہوئے اس کی آواز بھر آئی۔وہ ایسی دوست تھی جو اپنی دوست کی تکلیف پہ بھی روتی تھی۔"

"میں وہ سب جاننا چاہتا ہوں زارا۔پلیز مجھ پہ بھروسہ کر کے دیکھو۔"

عارش کی آنکھوں آنسوئوں سے بھر گئی۔یہ آنسو اس کی سچی محبت کی گواہی دیتے تھے۔زارا نے اسکی آنکھوں میں آنسو پہلی مرتبہ دیکھے تھے۔وہ شاک ہو گئی۔

وہ بہت زیادہ ٹوٹی اور بکھری ہوئی ہے۔"زارا نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔"

میں اسے سمیٹ لوں گا، میرا یقین کرو۔"اسکا لہجہ اس وقت محبت میں ہارے ہوئے انسان کا ہی تھا۔وہ ہار ہی تو گیا تھا اسے تکلیف میں دیکھ کر۔

زارا نے اسے بتانے کا فیصلہ بہت پہلے ہی کر لیا تھا۔اور اب وہ وقت آ گیا تھا۔

(ماضی)

وہ اپنے روم میں موبائل چلانے میں مصروف تھی۔اسی لمحے اسے اسجد کا میسج موصول ہوا۔

www.novelsclubb.com

کیسی ہو۔"؟"

پوچھا گیا۔

"ٹھیک ہوں۔ تم بتاؤ۔"

اسنے جلدی سے ریپلائے دینا ضروری سمجھا۔

"کال کروں۔؟"

دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے فون سائیڈ پہ رکھ کر کھڑکی سے باہر جھانکا،دروازے کے باہر جھانکا۔

پھر دروازہ اچھے سے لاک کر لے بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔

"ہاں۔۔کرو۔"

جواب دیا گیا۔

www.novelsclubb.com

اس کی فون کی رنگ بجنے لگی۔

اس نے کال ریسیو کی اور پھر یہاں سے اسکاروز کا معمول پھر دہرایا گیا۔

انسان جب اپنے ضمیر کو سلا دیتا ہے تو وہ حلال اور حرام کا فرق بھول جاتا ہے۔

وہ بھی اپنے ضمیر کو سلا کر رات کے اس پہر بیٹھ کر اپنی عزت کا سودا کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ سترہ سال کی تھی۔

(ٹین ایج) یہ نوجوان نسل کی عمر کا وہ دورانیہ ہوتا ہے جس میں اگر وہ اپنے نفس پر قابو پا لیتے ہیں تو گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

لیکن اگر دنیا کے ان جھوٹے پیار محبت کے دھوکہ میں آجاتے ہیں تو گناہوں کی دلدل میں پھنسنے لگتے ہیں۔

گناہوں کے اثرات دل پر اندھیرے کی صورت میں ابھرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

دل پر اندھیرا ہو تو ہمارا نفس بھی بے لگام ہو جاتا ہے۔

اور جب نفس بے لگام ہو جائے تو وہ ہر چمکتی چیز کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔ بھلے وہ نقصاندہ ہو۔

اور جب سب کچھ اجڑ جاتا ہے تب ان کی حقیقت سے آشنائی ہوتی ہے۔

مگر وقت ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ سادہ دل لڑکی بھی اسی دھوکہ میں آکر خود کو برباد کر گئی۔

تقریباً دو مہینے پہلے ہی اسجد نے اس سے محبت کا اقرار کیا تھا۔

پہلے پہل تو وہ اسے ٹالتی رہی۔

اسے ان سب چیزوں میں کبھی دلچسپی نہیں رہی تھی۔ نا ہی اسکا دل کبھی کسی کی طرف مائل ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسجد اس سے ہر دفعہ نت نئے طریقے سے اظہارِ محبت کرتا مگر وہ منہ موڑ لیتی۔

محبت بھرے پیغامات بھیجنا۔

کبھی مہنگے اور بیش قیمت تحائف دینا تو کبھی اس کے لئے سب کے سامنے گنگنا کر اظہارِ محبت کرنا۔

www.novelsclubb.com

نیز اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کرتا کہ وہ اسکا دل جیت سکے۔

کالج میں ہر کوئی اس بارے میں واقف تھا۔

لڑکیاں تو عائمہ کی قسمت پر رشک کرنے لگیں۔

ہر دوسری لڑکی اسجد سے متاثر تھی چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔

www.novelsclubb.com

وجہ اسکی شہرت، اس کے نام کی بے شمار جائیداد اور اسکی شاندار شخصیت۔

وہ لوگوں کو متاثر کرنے کا ہنر رکھتا تھا۔

دھیرے دھیرے وہ عائمہ کے دل میں بھی جگہ کرنے لگا تھا۔

عائمہ بھی اس کی شہرت، اس کی شاندار شخصیت جو محض دنیاوی خوبصورتی ہے اس سے متاثر ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنے ضمیر اور نفس کو اپنے ہی پیروں تلے روند گئی۔

جب لڑکیاں آکر اس سے اسجد کی تعریفیں کرتیں اور اسے سراہتی کہ وہ خوش نصیب ہے کی اسجد نے اسے چنا تو وہ بہت خوش ہوتی۔

یہ دنیا یہ لوگ یہی تو کرتے ہیں۔

آپ کی ایک خوبی کی وجہ سے آپ ان کی آنکھوں کا تارا بن جاتے ہیں اور ایک خامی کی وجہ سے آنکھوں کا کانٹا۔

www.novelsclubb.com

جسے وہ بہت جلد نکال کر پھینک دیتے ہیں۔

اسجد ہر طریقے سے اسکا خیال رکھتا۔

اسے خوش کرنے کے لئے بے شمار تحائف دیتا۔

مہنگے سے مہنگے ریسٹورنٹ میں لے جاتا۔

اپنی بیش قیمت گاڑیوں میں سیر کرواتا۔

www.novelsclubb.com

اور جس ماحول میں وہ رہ رہی تھی وہاں یہ سب چیزیں بہت عام ہیں۔

ایک لڑکی کی ایک لڑکے کے ساتھ دوستی، گھومنا پھرنا یہ سب معیوب نہیں سمجھا جاتا۔

یہاں مختلف مذاہب کے لوگ رہائش پذیر تھے۔

ہم میں اور ان میں بہت فرق ہوتا ہے۔

بہت سی چیزیں ان کے نزدیک کچھ نہیں ہوتی مگر ہمارے لئے وہ بہت معنی رکھتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

ہمارے ہاں انہیں گناہ کہا جاتا ہے۔

پہلے پہل تو اسے ڈر لگتا مگر اسجد اسے دوسرے لوگوں کا حوالہ دیتا کہ وہ بھی گھومتے ہیں، وہ بھی ساتھ ہیں۔اور محبت میں سب جائز ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

خیر!!اسجد کی تسلیوں نے اس کا ضمیر سلا دیا تھا۔

اور وہ ڈر وہ عزتِ نفس سب کہیں کونے میں دفن ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ خود کو بہت خوش نصیب سمجھنے لگی کہ اسجد جیسا شخص اس سے محبت کرتا ہے۔

اسکی محبت کے آگے شاید اس کے ماں باپ کی محبت ماند پڑ گئی تھی۔

تبھی وہ تباہی کے راستے پر نکل پڑی۔

وہ ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی تھی۔

جہاں ماں باپ ساری زندگی اپنے بچوں کی خواہشات کو پورا کرنے میں صرف کر دیتے ہیں۔

عائمہ کو اسکا محل نما گھر، اسکی قیمتی گاڑیاں۔ یہ سب بہت متاثر کرتی تھی۔

اسے لگنے لگا کہ اس کے ماں باپ تو ایسی آسائشیں اسے کبھی نہیں دے سکتے مگر وہ کیا جانے کہ ماں باپ کا سایہ ہی ہمارے لئے سب سے بڑی آسائش ہے۔

وہ دعوے کرنے لگی کہ وہ اسجد سے محبت کرتی ہے۔

اور اس کی یہی سوچ اسے گناہوں کے بوجھ تلے دبانے لگی۔

کیونکہ محبت گناہوں کا بوجھ ہے جب وہ دو نا محرم کے درمیان ہو۔

زارا کی فون کی رنگ نے ان دونوں کو حال میں واپس لایا۔

عارش کا چہرہ اس وقت قابلِ رحم تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنے محبوب کی محبت کی داستان سننا اذیت ناک ہوتا ہے۔

تکلیف کی شدت سے اسے اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"ایک منٹ، تابش کی کال ہے۔"

زارا وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

ہیلو السلام علیکم۔!!" زارا نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔"

وعلیکم السلام۔"دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔"

"ہاں بولو، کیوں کال کیا ہے؟"

زارا نے آنکھیں ادھر ادھر گھماتے ہوئے کہا۔

"کیا میں اپنی ہونے والی بیگم سے بات کر سکتا ہوں؟"

دوسری طرف سے بڑے اطمینان سے جواب دیا گیا۔

"اوہ ہیلو!! اپنی لمٹس میں رہو۔ نکاح نہیں ہو رہا۔ صرف منگنی ہو رہی ہے۔ اسلئے ابھی تم صرف میرے کلاس فیلو ہو۔"

زارا نے اسے باور کرایا۔

"سنیے!! آپ شاعری تو نہیں۔"

"آپ کی ہر بات پہ واہ واہ کرنے کا من کرتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

تابش نے آخر میں زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"بہت ہی سڑی ہوئی شاعری ہے۔کہاں سے چرائی تھی۔"

زارا نے بدمزہ ہوتے ہوئے کہا۔

سچ بتاؤں۔انسٹا گرام پہ دیکھی تھی، پھر ۱۰ منٹ لگا کر یاد کی اور پھر تمہاری شان میں پڑھ "دی۔

www.novelsclubb.com

بہت ہی حقیقت پسندی سے جواب دیا گیا۔

"اف۔!!کام بتاؤتابش۔"

زارا نے بے زاریت سے کہا۔

اور پھر دوسری طرف سے جو جواب دیا گیا اسے سن کہ زارا باہر کو بھاگی۔

www.novelsclubb.com

"اب پتا نہیں اس نے کونسا گل کھلایا ہے جو ایسے بھاگی ہے۔ چھچھوندر کہیں کی۔"

عارش بڑبڑاتے ہوئے وہیں لیٹ گیا۔

(جاری ہے۔)

On Wed, 15 Feb 2023, 1:24 pm humera khan,

<humerakhan1098@gmail.com> wrote:

قسط ۲:

عارش پسینے سے شرابور، بے چینی سے سر پکڑ کر خود پہ ضبط کئے بینچ پر بیٹھا ہوا تھا۔

زارا دروازے سے چپکی، آنسو بہاتے ہوئے سسک رہی تھی۔

ساحل اور تابش بھی ایک طرف پریشانی سے ٹہل رہے تھے۔

وہ سب ایمرجنسی روم کے باہر کھڑے ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ کوئی کسی کو تسلی دینے کی حالت میں نہیں تھا۔

تقریباً ۱۵ منٹ کے بعد ڈاکٹر باہر آئے۔

انھیں باہر نکلتے دیکھ کر عارش تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

کیا ہوا ڈاکٹر؟سب ٹھیک ہے نا؟"عارش کے ماتھے پہ پریشانی صاف عیاں تھی۔"

دیکھیں!!انہیں پینک اٹیک ہوا تھا اور اب وہ خطرے سے باہر ہیں، لیکن انہیں کسی بھی" طرح کے دکھ، تکلیف اور صدمے سے دور رکھیں ورنہ ان کے لئے بہت مشکل ہو جائے گی۔

"یہ کچھ میڈیسن ہے اور جب انہیں ہوش آجائے تو آپ لوگ لے جا سکتے ہیں۔

انہوں نے عارش کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

سب نے شکر کا سانس لیا۔

کیا ہم ان سے مل سکتے ہیں؟"ساحل نے پوچھا۔"

عارش نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی۔

"ابھی انہیں ہوش نہیں آیا جب آجائے تو آپ مل سکتے ہیں۔"

یہ کہہ کر ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا۔

تھینک گاڈ!! وہ ٹھیک ہے ورنہ میں تو بہت ڈر گیا تھا۔" ساحل نے شکر کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اور بس عارش کا ضبط یہیں ٹوٹ گیا، وہ کسی بھوکے شیر کی مانند ساحل پہ جھپٹا اور اسے گریبان سے تھام لیا۔

تیری وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی ہے، صرف و صرف تیری وجہ سے!! کیا کہا تھا تو نے اس سے؟"

عارش نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس سے جو بھی کہا ہو، تیرا جاننا ضروری نہیں ہے۔"

ساحل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

زارا اور تابش کی تو سمجھ سے باہر تھا کہ آخر ہو کیا رہا ہے۔

عارش اس کی بات سن کر مزید طیش میں آ گیا اور ایک مکا ساحل کی ناک پہ جڑ دیا۔

اس کی ناک سے خون بہنے لگا تھا۔

"کیا کر رہا ہے عارش، چھوڑ اسے۔"

تابش نے کھینچ کر اسے ساحل سے الگ کیا۔

"اس سے پوچھ کہ اس نے کیا کہا تھا اسے؟"

عارش نے خود پہ ڈھیروں ضبط کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اس نے کیا کہنا ہے عارش،اس کی اچانک ہی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔"

اب کی بار زارا نے کہا۔

"اس نے کچھ کہا ہے اسے، تم خود پوچھ لینا، پھر میں بتاؤں گا اسے۔"

عارش نے انگلی ساحل کی طرف کر کے کہا جبکہ تابش نے اسے پیچھے سے پکڑ کر رکھا ہوا تھا کہ وہ پھر سے حملہ نہ کر دے۔

www.novelsclubb.com

"اس سے کیوں پوچھنا ہے میں بتا دیتا ہوں تم خود اپنے کانوں سے سن لو۔ "

ساحل نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر جواب دیا۔

عارش نے غصے سے اسے دیکھا۔

میں محبت کرتا ہوں اس سے، شادی کرنا چاہتا ہوں۔اسی چیز کا اظہار کیا تھا بس اور کچھ "
"نہیں۔

عارش کو تو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زارا آنکھ پھاڑے ساحل کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔اووو میرے اللہ!! یہ تم نے کیا کر دیا۔"

زارا سر تھام کر وہیں بیٹھتی چلی گئی۔

"!!!گیٹ آوٹ فرام ہیر، آئے سیڈ گیٹ آوٹ"

عارش نے چیختے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"!!!یووو"

ساحل عارش پر جھپٹنے ہی لگا تھا کہ تابش نے اسے کھینچ لیا۔

"چل یہاں سے۔"

وہ کھینچتے ہوئے ساحل کو لے کر باہر نکلا۔

اس وقت یہی سہی لگا تھا اسے کہ ساحل یہاں سے چلا جائے۔

www.novelsclubb.com

زارا عائمہ کے سرہانے بیٹھی تھی اور اسکے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

عارش دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اور غور سے اسکا زرد پڑتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

اس کے چہرے پہ زمانے بھر کی اداسی تھی۔اچانک ہی اسے اس کی آنکھیں یاد آئی،ایسی اداسی اس نے اس کی آنکھوں میں بھی دیکھی تھی۔

وہ اسے سوچنے میں مبتلا تھا زارا کی آواز نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

تم گھر جا کر گاڑی لے آو، ہم بائیک پہ تو جانے سے رہے۔عائمہ کو ہم نے ہی چھوڑنا ہے۔"

لیکن وہ ان لوگوں کو یہاں اکیلے چھوڑنے پہ راضی نہیں تھا۔

"نہیں تم لوگوں کو یہاں اکیلے نہیں چھوڑ سکتا میں ڈرائیور سے منگوالیتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔"

زارا نے اس کے چہرے کے تاثرات کو بڑے غور سے دیکھا۔

جو وہ سوچ رہی تھی، ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا ورنہ آگے انجام کیا ہونا تھا اس نے سوچ کے ہی جھرجھری لی۔

"تو نے اتنا بڑا قدم اٹھا لیا اور مجھے بتانا تک گوارا نہیں کیا۔ "

تابش کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ساحل کا گلا دبا دے۔

www.novelsclubb.com

بھائی میں تجھے ہی بتاتا سب سے پہلے، مجھے پتا تھا کہ وہ انکار کر دے گی اسلئے میں نے سب "

" کے سامنے اسے پروپوز نہیں کیا لیکن وہ ایسا ری ایکشن دے گی میں نے سوچا نہیں تھا۔

ساحل نے بے بسی سے کہا ورنہ تابش کا کیا بھروسہ اسے کچا ہی چبا جاتا۔

تو ایک بار مجھ سے ڈسکس تو کرتا پھر ہم کچھ سوچ کے حل نکالتے، لیکن نہیں آپ نے تو"

"ہیرو ہی بننا تھا نا۔

تابش نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"خیر جو بھی ہو، اس بار میں اسے راضی کر کے رہوں گا۔"

ساحل نے پر سوچ انداز میں کہا۔

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی تو کہ رہا ہے کہ تو اسے راضی کرے گا، کیا ہو گیا ہے یار"

"تجھے۔

تابش کو تو حیرت سے جھٹکے ہی لگ گئے تھے۔

"میں پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

ساحل نے سر جھٹک کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"خدا ہی مالک ہے تیرا۔"

وہ اس وقت دیوار کے آگے سر پھوڑ رہا تھا اسلئے اس نے وہاں سے ہٹ جانا ہی بہتر سمجھا۔

وہ خاموشی سے ڈرائیو کرتے ہوئے گاہے بگاہے اس پہ بھی نظر ڈال رہا تھا۔

وہ جب سے ہوش میں آئی تھی یوں ہی چپ چاپ بیٹھی تھی۔

نہ کسی سے کوئی سوال پوچھا کی وہ یہاں کیسے آئی، اسے کیا ہوا تھا، کچھ بھی نہیں۔

بس کٹھ پتلی کی طرح ان کے نقش قدم پہ چل رہی تھی۔

اس کی یہ خاموشی اسکو اندر سے ہی مار رہی تھی لیکن وہ اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا، کس حق سے کہتا۔۔؟

ساری بات یہیں آکر ختم ہو جاتی کہ وہ اس پہ کوئی حق نہیں رکھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

عائمہ کے گھر پہنچنے کے بعد زارا اس کی مدد کر رہی تھی تاکہ وہ گاڑی سے آرام سے اتر سکے۔

لیکن جیسے ہی وہ لوگ گاڑی سے اترے اس نے اپنا آپ زارا سے چھڑایا اور بھاگتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی۔

زارا تقریباً اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے گئی لیکن ناسود۔۔

وہ خود کو کمرے میں بند کر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

سلطانہ بیگم (عائمہ کی امی) جو کچن سے ابھی ابھی فارغ ہوئی تھیں ان لوگوں کو دیکھ کر ٹھہر گئیں۔

"ارے بیٹا آپ لوگ کب آئے؟اور عائمہ کہاں ہے؟ "

وہ فکر مندی سے ان کے پیچھے جھانکتے ہوئے پوچھنے لگیں۔

"آنٹی وہ۔۔اسے شاید واشروم جانا تھا تو وہ اپنے روم میں چلی گئی ہے۔"

وہ سچائی تو انہیں بتا نہیں سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا۔!!آپ لوگ تو اندر آئو۔"

وہ نا سمجھی سے عارش کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں۔

"پیاری آنٹی، یہ دیکھنے میں آپ کو غنڈہ لگ رہا ہو گا لیکن یہ میرا پیارا سا، ڈراؤنا سا، خالہ زاد بھائی ہے اور اس بھالو کا نام عارش ہے۔"

زارا نے بروقت اپنے تاثرات پر قابو پاتے ہوئے شرارت سے کہا اور عارش کے بکھرے بالوں پہ چوٹ کی۔

"جی آنٹی میں بد قسمتی سے اس چھچھوندر کا بھائی ہوں۔ "

www.novelsclubb.com

اس نے بھی برابر کا جواب زارا کے منہ پہ مارا۔

ارے بس بھئی!! آجکل کی نسل کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے، اچھے خاصے انسان کو جانور بنا"

"رہے ہو۔

انہوں نے خفگی سے کہا۔

دونوں نے ایک دوسرے کو گھوری سے نوزا۔

"میری پیاری آنٹی، معذرت قبول کیجئے۔"

اس نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ارے۔! تم تو میری بیٹی ہو، آو بیٹھو تم لوگ میں عائمہ کو بلالوں۔ پتا نہیں کہاں رہ گئی"
"ہے۔

وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگیں تو ان دونوں کو ہوش آیا۔

ارے نہیں آنٹی وہ شاید سو گئی ہو، وہ کبھی جاتی نہیں ہے نا شاید تھکاوٹ ہو گئی ہے"
"اسے۔

زارا کی گھبراہٹ تو عروج پر تھی لیکن شکر ہے انہوں نے اتنا دھیان نہیں دیا۔

www.novelsclubb.com

"میرے خیال سے اب ہمیں چلنا چاہیے، بہت دیر ہو گئی ہے۔ "

تابش جلد از جلد وہاں سے جانا چاہتا تھا۔

"بیٹھو بیٹا، چائے تو پی کے جائو۔"

وہ کچن کی طرف بڑھتے ہوئے کہنے لگیں۔

"!نہیں آنٹی بہت دیر ہو جائے گی، پھر کبھی آوں گی تو پکا پیوں گی۔وعدہ!وعدہ!وعدہ "

اس نے پیار سے ان کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"!!اچھا آنٹی چلتے ہیں، اللہ حافظ"

عارش نے ان کے آگے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"!بہت پیارا بچہ ہے ماشاءاللہ"

انہوں نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

عارش ان کی بات پر محض مسکرایا۔

زارا بھی انہیں الوداع کہہ کر باہر آ گئی۔

www.novelsclubb.com

عائمہ سنک کے اوپر جھکے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے رہی تھی۔

ضبط سے اس کی آنکھیں لال انگارا ہو رہی تھی۔

وہ رونا نہیں چاہتی تھی مگر آج وہ خود سے کیے ہوئے سارے وعدے بھلائے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

وہ اپنا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے محبت کرتی ہوں اسجد۔"

"مجھے معاف کر دو اسجد لیکن میں مزید اس بوجھ تلے نہیں رہ سکتی۔"

اپنی کہی ہوئی باتیں اس کے کانوں میں گونجنے لگی۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم بہت پاک لڑکی ہو، کوئی مجھ سے تمہارے کردار کے بارے میں"
"پوچھے تو میں چیخ کر اسے بتاؤں کے تم کیا ہو۔

اسجد کی آنکھوں میں اس کے لئے حقارت اور نفرت ہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے کردار کو داغ دار بنا رہا تھا اور وہ کچھ نہیں کہ سکی تھی۔

وہ ہر ایک کو منہ توڑ جواب دینے والی لڑکی سامنے کھڑے شخص کے سامنے بے بس تھی۔

اس سے گناہ ہو چکا تھا اب اسکا خمیازہ بھی اسے ہی بھگتنا تھا۔

:وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی }

{اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔

(سورۃ الانعام:164)

www.novelsclubb.com

اور جو شخص بھی گناہ کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

اسے بھی اپنا بوجھ خود ہی اٹھانا تھا۔

وہ جب سے گھر آیا تھا ایسے ہی بے چین، مارا مارا پورے گھر میں ٹہل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دماغ تھا کے اس کے علاوہ کسی کو نہیں سوچ رہا تھا۔

زارا بھی زبردستی اس کے ساتھ ہی رک گئی تھی۔

ورنہ تنہائی میں وہ کیا کرتا اسکا بھروسہ نہیں تھا۔

اسے ہر چیز سے آگاہ کرنا ضروری تھا تاکہ وہ اپنے قدم یہیں روک لے۔

سلطانہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئیں تو اسے نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔

www.novelsclubb.com

وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ کر اسکا انتظار کرنے لگیں۔

وہ جواب نماز کے بعد اپنا غم اللہ کے سامنے بیان کرنے لگی تھی، اپنی ماں کو دیکھ کر سارے آنسو پی گئی۔

ماں باپ کے لئے اپنی اولاد کا ٹوٹا بکھرا ہوا وجود دیکھنا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔

وہ انہیں اس تکلیف سے نہیں گزار سکتی تھی۔

وہ مصلے کو سائیڈ پہ رکھ کر ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر خفگی سے اسکی طرف دیکھا کہ ضرور بخار ہوا ہے اور تم نے مجھے بتایا نہیں۔

وہ ان کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔

باہر ٹھنڈ تھی نا شاید اس وجہ سے۔ابھی ٹھیک ہو جائے گا تھوڑی دیر میں۔آپ پریشان" "نہ ہوں۔

اس نے ان کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا۔

جیسے میں تو تمہیں جانتی نہیں ہوں،اٹھو شاباش!! میں دودھ لے کر آتی ہوں تمہارے" "لئے۔

انہوں نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"امی اس کی ضرورت نہیں ہے اور آپ بتائیں کیا کہنے آئی تھیں؟"

اس نے بات کا رخ دوسری طرف کرنا چاہا۔

دیکھو وہ تو بھول ہی گئی۔ تمہارے پھپھو کی طرف جانا تھا لیکن تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں" ہے تو تمہارے بابا چلے جائیں گے۔"

انہوں نے فکر مندی سے کہا۔

"امی آپ بھی چلی جائیں ورنہ عائفہ نے ناراض ہو جانا ہے۔"

اس نے اپنی چھوٹی بہن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ تمہارے بابا کے ساتھ چلی جائے گی۔ میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔"

انہوں نے جیسے ارادہ کر لیا تھا کے اب نہیں جائیں گی لیکن وہ بھی انہی کی بیٹی تھی۔

اپنی ماں کو منانا اچھے سے جانتی تھی۔

پھر کتنی ہی دیر وہ ان کی منتیں کرتی رہی اور بالآخر انہیں منا کے ہی دم لیا۔

"ٹھیک ہے لیکن زارا کو گھر بلالو، وہ رہے گی ساتھ تو تسلی رہے گی مجھے۔"

انھوں نے بھی اپنی بات منوانا ضروری سمجھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے امی میں بلالوں گی اسے۔"

اسے اور کیا چاہیے تھا، ایک تنہائی اس کی دوست تھی اور ایک زارا۔

زارا کے سامنے ہی وہ اپنا بوجھ ہلکا کر سکتی تھی۔اور اس وقت اسے زارا کی اشد ضرورت تھی۔

ایک وہ ہی تو اس کی ہمراز تھی جو ہر حقیقت سے آشنا ہونے کے باوجود آج تک اس کا ساتھ دے رہی تھی۔

زارا کسی سوچ میں گم کمرے میں ٹہل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اچانک ہی کسی خیال کے تحت وہ کمرے سے باہر نکلی اور عارش کے کمرے کا رخ کیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سے عارش نے نیند سے بھری آنکھیں کھولی اور کہا۔

"آجاؤ۔"

زارا اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ بیڈ پر آڑا ترچھا لیٹا تھا، اسے دیکھ کر سیدھا ہوا۔

زارا سامنے والے صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔

"وہ میں کہ رہی تھی کہ مجھے گھر چھوڑ دو، بابا کسی کام سے باہر گئے ہیں اور بھائی کا تو تمھیں پتا ہی ہے۔"

زارا اس کے چہرے کے نقوش کو بڑے غور سے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ کھانا کھالو پھر چلتے ہیں۔"

وہ ہنوز اسی پوزیشن میں لیٹے ہوئے بولا۔

"ہاں۔اوہ!! میں نے عائمہ کو کال کرنا تو بھول ہی گئی، خیریت ہی معلوم کر لیتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

زارا کی توقع کے مطابق عارش اس کی بات پر چونک کر سیدھا ہوا اور کہا۔

"ہاں پوچھو کیسی لاپرواہ دوست ہو تم۔"

اس نے منہ بسور کر کہا۔

"کر رہی ہوں کال یار۔"

زارا نے بے زاری سے کہا۔

دوسری طرف بیل مسلسل جا رہی تھی مگر وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی۔

عارش نے اسے اشارہ کیا کہ پھر سے لگاؤ۔

اس نے پھر سے کال ملائی پھر عارش کی طرف دیکھا تو اس نے آنکھوں سے اشارہ کیا کہ اسپیکر پر رکھو۔

اس نے فون اسپیکر پر رکھ دیا۔

اس بار کال اٹھالی گئی۔

السلام علیکم۔"اس کی آواز بھاری بھاری سی تھی۔"

اتنی دیر رونے کا اثر تھا۔

اس کی آواز سن کر عارش کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

زارا کی نظریں اس کے نقوش کو ہی جانچ رہی تھی۔

اگر عارش کا دھیان کہیں اور نہ ہوتا تو اب تک وہ اپنے چہرے پر زارا کی نظریں محسوس کر چکا ہوتا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام۔!! کیسی ہو عائمہ؟ طبیعت کیسی ہے تمہاری؟"

زارا نے کہا۔

"کیسی ہو سکتی ہوں۔۔؟ یہ سوال کی تم سے توقع نہیں تھی۔"

آخر میں بولتے بولتے اس کی آواز پھر سے بھیگ گئی تھی۔

"میری جان۔!! میں تمہارے ساتھ ہوں ہمیشہ۔ تم اکیلی نہیں ہو۔"

اس نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

تمہاری ہی تو ضرورت ہے۔امی آج پھپھو کی طرف جا رہی ہیں، میں نے جانے سے انکار" "کر دیا ہے۔ تم پلیز گھر آ جاؤ۔

اس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے تو تم پہلے بتاتی نا۔اچھا بس ۱۰ منٹ میں تمہارے پاس پہنچ رہی ہوں۔"

یہ کہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے عائمہ کا بھرم اس بار بھی نہیں توڑا تھا۔

اپنا فرض آج بھی نبھایا تھا، ہمیشہ سے نبھاتے آ رہی تھی۔

وہ تھی ہی ایک سچے دوست کی مثال۔

ایک دنیا ان کی مثالی دوستی کی گواہ تھی۔

www.novelsclubb.com

اس واقعہ کو مہینہ گزر چکا تھا اور سب کچھ معمول پہ آ چکا تھا۔

اس دن کے بعد سے عارش اور عائمہ کا آمنا سامنا نہیں ہوا تھا۔

زارا کے بقول عارش کے امتحانات تھے تو وہ اس کی تیاری گھر پر کر رہا تھا۔

اسے اس بات سے بالکل غرض نہیں تھی کہ کون کیا کر رہا ہے سوائے زارا کے۔

عارش نے بھی خود کو یونیورسٹی اور گھر تک ہی محدود کر لیا تھا۔

وجہ پڑھائی بھی تھی مگر اصل وجہ کچھ اور تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک میچور انسان تھا۔

ایک چیز کے پیچھے رہ کر وہ اور چیزیں خراب نہیں کر سکتا تھا۔

وہ خود پر قابو کرنا اچھے سے جانتا تھا۔

اسلئے اس نے دوری اختیار کرنا ہی مسئلے کا حل سمجھا مگر وہ غلط تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ لوگ کلاس لے کر گراونڈ کی طرف آرہے تھے۔

"یار عائمہ۔۔!!ایک بات کہوں؟مارو گی تو نہیں۔"

اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"ہاں۔۔کوئی فضول بات ہی کرنا ہو گا تم نے۔"

عائمہ نے منہ بسور کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ۔تابش کے بابا رشتہ لانا چاہ رہے تھے۔"

اس نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

عائمہ کے چہرہ پر سے ایک سایہ آیا اور ایک گزرا۔

لیکن بہت جلد وہ خود کو سنبھال چکی تھی۔

"یار۔۔مجھے اتنی جلدی خالہ بننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"

عائمہ نے شوخی انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

زارا کو تو جھٹکے ہی لگ گئے تھے اس کی بات سے۔

اف اللہ۔!!ابھی صرف رشتہ پکا کریں گے یا منگنی وغیرہ۔شادی میں اتنی جلدی نہیں"
"کرنے والی۔مجھے اپنی آزادی بہت پیاری ہے۔

زارا نے منہ بنا کر عائمہ کو وضاحت دی۔

"پھر میں تابش کو ہاں کہ دوں؟"

وہ عائمہ سے پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کتنی میسنی ہو تم، سب کچھ خود طے کر لیا ہے تو مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو۔؟"

عائمہ نے اسے زبردست گھوری سے نوازا۔

قسم سے کچھ طے نہیں ہوا۔ میں نے تابش سے کہ دیا ہے کہ جب تک تم راضی نہیں ہو"
"جاتی کچھ ناسوچا جائے۔

www.novelsclubb.com

زارا نے کانوں کو ہوتھ لگا کر کہا۔

"مجھے تھوڑی کرنی ہے تم نے کرنی ہے، تم جانو اور تمہارے وہ۔"

اس نے زارا کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

تمہیں بھی ایک دن کرنی ہی ہے بیٹا۔ بس میری بات ہو جائے تو تمہارے لئے بھی"
"ڈھونڈوں میں۔

www.novelsclubb.com

زارا نے بھی شرارت سے کہا۔

عائمہ کو تو اس کی بات پر چپ ہی لگ گئی۔

زارا نے اسے خاموش دیکھا تو اسے فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

"اچھا وہ سب چھوڑو۔ تم نے ہی میری شاپنگ میں ہیلپ کرانی ہے۔"

اسے تو اپنی فکر کھائے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔ ہوں۔ ٹھیک ہے۔"

عائمہ بظاہر تو یہیں تھی پر اسکی سوچوں کا محور ایک ہی جگہ اٹک گیا تھا کہ اسے بھی کرنی ہے ایک نہ ایک دن۔

آج نہیں تو کل۔

وہ کب تک اس بات کو جھٹلا سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ!! میڈم کہاں کھو گئی۔"

زارا نے اس کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔

"کہیں نہیں۔تم کچھ کہہ رہی تھی۔"

عائمہ نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں پوچھ رہی تھی کہاں کھو گئی تھی۔"

اس نے پھر سے اپنی بات دوہرائی۔

"تمہاری شادی کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔کتنا مزہ آئے گا۔"

عائمہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ بہن!!میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھو اور گھر چلو۔"

وہ باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی۔

www.novelsclubb.com

عائمہ کی تو ہنسی چھوٹ گئی۔

زارا اسے زبردستی کھینچتے ہوئے وہاں سے لے گئی۔

زارا چپ چاپ بیٹھی آنکھیں گھما کے کبھی ادھر دیکھتی تو کبھی ادھر۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو بھئی۔ یہ کرنے جاتی تھی تم یونیورسٹی کہ رشتہ لا کر ہمارے سامنے رکھ دو۔"

زوہیب (زارا کا بھائی) نے سخت لہجے میں کہا۔

زارا عارش کی طرف دیکھ کر منمنائی۔

اس نے زارا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ سنبھال لے گا سب کچھ اور اب اس کی زبان نہیں کھل رہی۔

www.novelsclubb.com

زارا دل ہی دل میں اسے گالیوں سے نواز رہی تھی۔

"جواب دو بھئی۔"

عمر صاحب (تابش کے والد) نے کہا۔

نازیہ بیگم نے انہیں گھور کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ بابا۔!! وہ میں۔۔"

اتنا کہ کر وہ ہچکیاں لے کر رونے لگ گئی۔

ظفر صاحب سے رہا نہیں گیا تو وہ فوراً اٹھ کر اپنی بیٹی کے پاس آ گئے۔

"بس کرو تم لوگ۔ مذاق کے چکر میں میری بیٹی کو رلا دیا۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اس کا سر تھپکتے ہوئے کہا۔

وہ باپ کی حمایت سنتے ہی اور زور سے رونے لگ گئی۔

"!!سدا کی ڈرامے باز۔۔ہونہہ"

عارش بڑبڑایا۔

www.novelsclubb.com

باقی سب نے بھی اپنی مسکراہٹ دبائی۔

زارا کی دماغ کی بتی کچھ دیر بعد جلی تو اسے سمجھ آیا کہ اس کے ساتھ پرینک ہوا ہے۔

وہ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے سیدھے ہو کر بیٹھی۔

"اس عارش کے بچے کو تو میں چھوڑوں گی نہیں۔اسی نے کہا ہو گا یہ سب کرنے۔"

اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"دیکھا آپ سب نے میں نے کہا تھا یہ مجھے ہی الزام دے گی۔"

عارش نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"بھئی یہ پلان تمہارے خالو جان کا تھا۔ لہٰذا توپوں کا رخ اس طرف کریں۔"

ظفر صاحب نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"خالو جی آپ۔۔۔"

زارا کو تو صدمہ ہی لگ گیا۔

"اب اتنا حق تو بنتا تھا نا بیٹا۔"

انہوں نے بڑی معصومیت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ سب کو تو میں دیکھ لوں گی۔پہلے یہ بتائیں میں رشتہ پکا سمجھوں؟"

اس نے بے شرمی کی ساری حدیں پار کرتے ہوئے کہا۔

"لو جی۔۔پہلے رشتہ لا کر رکھ دیا ہمارے سامنے۔اور اب دیکھو اس لڑکی کی زبان۔"

یہ کہ کر زارا کی امی نے اپنا سر پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو گیا ہے ماما۔سب لڑکیوں کو شادی کرنی ہوتی ہے میں کوئی انوکھی تو نہیں ہوں۔"

"سمجھائیں نا بابا۔

جو جملہ مائیں بیٹیوں کو کہا کرتی ہیں وہ اس نے اپنی ماں سے کہا۔ حد ہے بھئی۔۔

"بیگم آپ سمجھ جائیں میری بیٹی کی بات۔"

انہوں نے زارا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے ہی بگاڑا ہے اسے۔ "

وہی ہر ماں کا اسکی بیٹی کے حوالے سے اس کے باپ کو طعنہ۔

وہ بھی کہاں پیچھے رہتیں۔

اچھا پھر میں احسن صاحب کو منگنی کے لئے کہ دیتا ہوں۔تاریخ وغیرہ کا مشورہ ساتھ بیٹھ "
"کر ہی کر لیں گے۔

www.novelsclubb.com

عمر صاحب نے گلا کھنکارتے ہوئے کہا۔

"ہاں کل شام انہیں ڈنر پہ انوائیٹ کر لیتے ہیں۔"

اس بار زوہیب نے اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

جی۔اسی کے ساتھ بھائی کا نکاح بھی کر لیتے ہیں۔کب تک بچاری لڑکی کو انتظار کروائیں"
"گے۔

www.novelsclubb.com

زارا نے پل میں فیصلہ کیا۔

"کیا ہو گیا ہے، میں بیچ میں کہاں سے آ گیا بھئی۔"

زوہیب نے زارا کو گھورتے ہوئے کہا۔

صحیح بات ہے۔اس سے تو میں تنگ آ گئی ہوں۔دوسری بیٹی کو جلد از جلد گھر لے آنا"

"چاہیے۔

رضیہ بیگم نے کہا۔

www.novelsclubb.com

زوہیب نے صدمے سے انہیں دیکھا۔

"ہاں بھئی۔۔گھر میں بھی رونق لگے گی۔ہلا گلا بھی ہو جائے گا۔"

نازیہ بیگم نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"خالہ۔!!آپ بھی۔"

زوہیب کی آخری امید پر بھی پانی پھر گیا۔

"چلو بچو اب تم لوگ جاو۔ بڑوں کے معاملات انہیں طے کرنے دو۔"

ظفر صاحب نے کہا۔

www.novelsclubb.com

پھر ان تینوں کو چار و ناچار وہاں سے جانا پڑا۔

تابش کے والد احسن صاحب، عمر صاحب کے اسکول کے دوست تھے۔

لیکن اسکولی تعلیم کے بعد ان دونوں کا کریئر الگ الگ ہونے کی وجہ سے ان کی دوستی میں کچھ حد تک فاصلہ آ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ وجہ الگ شہروں میں ہونا بھی تھا۔

احسن صاحب نے زارا کے حوالے سے پہلے عمر صاحب سے ہی بات کی تھی۔

انہیں تو کوئی اعتراض نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

البتہ ظفر صاحب کو تھا۔

چونکہ تابش کی والدہ اس کی پیدائش کے بعد ہی احسن صاحب سے خلع لے چکی تھیں۔

وجہ وہ اپنے کزن کو پسند کرتی تھیں اور اس شادی میں ان کی مرضی شامل نہیں تھی۔

اس کے بعد احسن صاحب نے ہی تابش کو ماں اور باپ دونوں بن کر پالا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی بہت اچھی تربیت بھی کی۔

شہر کے مشہور بزنس مین ہونے کے باوجود انہوں نے دوسری شادی نہیں کی تھی۔

صرف اپنے بیٹے کی وجہ سے۔

ان سب کے باوجود تابش نے کبھی عورت ذات سے نفرت نہیں کی، وجہ اس کے والد کی تربیت تھی۔

وہ ہی اس کا سب کچھ تھے۔اس کی کل کائنات۔

اپنی پسند کا اظہار بھی اس نے ان سے ہی کیا تھا۔

وہ بھی اپنے بیٹے کی پسند کو ترجیح دینا چاہتے تھے اسلئے بات آگے بڑھانے کا سوچا۔

www.novelsclubb.com

انہیں سب باتوں کو لے کر ظفر صاحب کو اعتراض تھا۔

لیکن عمر صاحب اور احسن صاحب سے بات کرنے کے بعد کچھ حد تک انہیں تسلی ہو گئی تھی۔

مگر تابش سے ملاقات کے بعد ہی انہوں نے رشتہ کی لئے حامی بھری۔

www.novelsclubb.com

وہ ہر لحاظ سے ان کی بیٹی کے لئے ایک اچھا شریک حیات ثابت ہوتا۔

اسکی آنکھوں میں اپنے لئے عزت واحترام اور اپنی بیٹی کے لئے محبت دیکھ کر تو انکار کا جواز ہی نہیں بنتا تھا۔

وہ تینوں زارا کے روم میں ڈیرہ جمائے بیٹھے تھے۔

"میں تو اپنے روم میں جارہا ہوں۔تم دونوں ایک دوسرے کا سر کھاؤ بیٹھ کے۔"

زوہیب نے بیڈ پر سے اٹھتے ہوئے کہا۔

ہاں ہاں جایئے۔اپنی ہونے والی مسز کو نکاح کی خوشخبری دے دیجئے۔اور ان کو کہنا میرا"
"شکریہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔یہ تو میرا فرض تھا۔

زارا نے اپنی ہی شوخی مارتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا شکریہ کیوں بھئی؟"

عارش نے پوچھا۔

"بھئی میں نہ کہتی تو انکا نکاح اس جنم میں تو ہونا ہی نہیں تھا نا۔"

اس نے معصومیت سے اپنا ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے ٹکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔اب میں تمہاری طرح بے شرم تو نہیں ہوں کہ خود کے نکاح کی بات خود کرتا۔"

زوہیب نے اس پر چوٹ کی۔

www.novelsclubb.com

"ہونہہ۔!! یہ سب کرنے کے لئے بھی جگرہ چاہیے ہوتا ہے۔آپ تو ہے ہی بھیگی بلی۔"

اس نے بھی منہ توڑ جواب دیا۔

عارش دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"نہیں چاہیے تمہاری طرح بے شرم جگرہ۔"

اس نے زارا کے بال کھینچ کر تیزی سے باہر کی طرف دوڑ لگائی۔

www.novelsclubb.com

عارش زارا کی حالت دیکھ کر بیڈ پر لیٹ کر زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا۔

زارا نے اپنی حالت دیکھی پھر اپنے شیطانی دماغ کی ایک ترکیب کا استعمال کرتے ہوئے اپنا فون ڈھونڈا۔

"میں ذرا عائمہ کو کال کر کے اپنی منگنی کا بتا دوں۔ "

وہ دونوں پارک میں بیٹھی ہوئی تھیں۔

ارے تو اچھی بات ہے نازارا، نکاح اچھا آپشن ہے۔"عائمہ کب سے اُسے منانے کی" کوشش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

چونکہ تابش کے گھر والے چاہتے تھے کہ منگنی کے بدلے نکاح ہو جائے تو بہتر ہے۔ مضبوط رشتہ قائم ہو جائے گا۔

اور زارا کے والد کو اس بات سے کوئی اعتراض بھی نہ تھا۔

اور باقیوں کو بھی مسئلہ نہ تھا۔

زارا مان ہی نہیں رہی تھی نکاح کے لئے تو زارا کی امی نے یہ کام عائمہ کو سونپ دیا۔اور اب عائمہ سر کھپا رہی تھی زارا کے ساتھ۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ ان لوگوں کو مجھے بھگانے کی اتنی جلدی ہے۔"زارا اپنے گھر والوں" کے سخت خلاف تھی۔

www.novelsclubb.com

جتنا تم چہرے سے اداس لگ رہی ہو نا من میں اتنے ہی لڈو پھوٹ رہے ہوں گے میں" جانتی ہوں۔"عائمہ کو شرارت سوجھ رہی تھی۔

تم سے اچھی باتوں کی امید نہیں رکھی جاسکتی۔"زارا نے جل کر کہا۔"

ارے ناراض کیوں ہو رہی ہو۔تمہارے بھلے کے لئے ہی کہ رہی ہوں کہ کر لو نکاح۔""

عائمہ نے نصیحت کرنے والے انداز میں کہا۔

اچھا اماں جان!!ذرا آپ بتانا پسند فرمائیں گی کہ میری کیا بھلائی ہے اس میں۔"زارا نے"

ہاتھ باندھتے ہوئے ابرو اچکا کر پوچھا۔

عائمہ سوچ میں پڑ گئی اور دل ہی دل میں اس وقت کو کوسا جس وقت اس نے زارا سے

دوستی کے لئے حامی بھری تھی۔

خیر!!حامی تو نہیں بھری تھی۔زارا نے اسے زبردستی اپنا دوست بنایا تھا۔وہ ابھی سوچ ہی

رہی تھی کہ عارش دھپ سے آکر زارا کے دائیں طرف بیٹھا۔

شادی کی پلاننگ چل رہی ہے،اوہ!!آئے سی۔۔"اس نے دونوں ہاتھ بینچ کے پیچھے" ٹکاتے ہوئے کہا۔

عارش اگر تم نہیں گئے نا یہاں سے تو پٹ جاؤ گے۔"زارا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔"

کس بات کا غصہ نکال رہی ہو یار!!ایک مہینہ ہے تمہارے پاس شاپنگ کرنے کے" لئے،آرام سے کر لینا۔"عارش نے اسے تسلی دی۔

www.novelsclubb.com

تمہیں یہاں کس نے بھیجا ہے۔"زارا نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔"

خالہ نے بھیجا تھا کہ تم دونوں کو بلا کر لاؤں۔"عارش شاید آج بحث کرنے کے موڈ میں " نہیں تھا۔

خیر یہ بتاؤ موڈ کیوں آف ہے۔"اس نے زارا کے تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔"

اف!!کتنا ڈھیٹ انسان ہے۔"عائمہ بڑبڑائی۔"

زارا نے اس کی بڑبڑاہٹ سن کر اپنی مسکراہٹ دبائی۔

www.novelsclubb.com

مجھے ابھی صرف منگنی کرنی تھی نکاح نہیں۔"زارا کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو" بھر آئے۔

ارے یار!! اتنا اچھا موقع کیوں گنوا رہی ہو۔"عارش نے ایسے کہا جیسے وہ کوئی خزانہ لینے سے انکار کر رہی ہو۔"

ہاں کیونکہ مجھے اتنی جلدی برباد ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"زارا نے اسے آنکھ دکھائی۔"

دیکھو۔!! اگر تم نکاح کر لو گی تو دونوں گھروں میں تمہاری اہمیت بڑھ جائے گی۔تابش سے تم ہر بات منوا سکو گی۔جو دل چاہے گا وہ کرنا، گھومنا پھرنا کوئی تم پہ کوئی روک ٹوک نہیں کرے گا کیونکہ تم تو پرائی ہو جاؤ گی نا۔"آخری بات پہ افسوس کیا گیا۔"

www.novelsclubb.com

وہ تو منگنی کر کے بھی ہو سکتا ہے۔"زارا نے ناک سے مکھی اڑائی۔"

عارش نے جیسے اسکی عقل پہ ماتم کیا۔

"لیکن وہ عہدہ اور وہ اہمیت نہیں دی جائے گی سسرال میں۔ نکاح کر لو گی تو ایک رعب ہو گا تمہارا۔"

کچھ سوچتے ہوئے بات منوانے اور گھومنے والی بات پر زارا کی آنکھیں چمکی۔

جبکہ عائمہ تو سوچ میں ہی پڑ گئی کہ کس طرح وہ اسے لالچ دے رہا ہے۔

"ہاں!! یہ بات تو تم ٹھیک کہ رہے ہو۔ ویسے سہی ہی ہے کر لیتی ہوں نکاح۔ پھر تابش کے ساتھ گھوموں گی تو آنٹیوں کو باتیں بنانے کا موقع ہی نہیں ملے گا۔ اس کی بھی خبر لوں گی نکاح کے بعد۔" زارا کو اب جیسے صحیح معنوں میں کوئی خزانہ مل گیا تھا۔ اسکے اپنے ہی منصوبے جاری تھے۔

عائمہ نے بھی شکر کا سانس لیا کہ مان تو گئی۔ ورنہ تو اسکی جان پہ بنی تھی۔

اب گھر چلو بھی۔ مجھے بھوکا مارنے کا ارادہ ہے کیا۔ "تابش نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔"

تم تو ہو ہی سدا کے بھکڑ۔ کسی انسان کا گوشت کھالو گے پھر بھی پیٹ نہیں بھرے گا " تمہارا۔ "زارا نے اس کے سر پہ ایک چت لگائی۔

ہاں ! ! تمہیں ہی شکار بناؤں گا سب سے پہلے۔ "عارش نے بھی اسکی پونی کھینچتے ہوئے" کہا۔ اور وہاں سے دوڑ لگائی۔

تم تو اٹھو۔ چپک کر بیٹھ گئی ہو۔ "زارا نے عائمہ کو ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔"

عائمہ جو کسی سوچ میں گم تھی۔اسکے اسطرح اٹھانے پہ چونک گئی۔

"ہاں۔!! چل رہی ہوں یار۔"

دوسری طرف ساحل مٹھیاں بھینچے بیٹھے ہوئے تھا۔

تابش سامنے خطرناک تیور لئے کھڑا تھا۔

تمہارے نکاح تک بس!!اس کے بعد مجھ سے اچھے کی امید مت رکھنا۔"اس نے بالآخر" مان لیا۔

www.novelsclubb.com

دیکھو ساحل۔سیدھی بات ہے اگر تم اسے واقعی چاہتے ہو تو اس کے گھر عزت سے رشتہ" بھیجو۔"فکرمندی اس کے لہجے سے جھلک رہی تھی۔

وہ اسکا دوست تھا۔اسکا فرض تھا کہ وہ اسکی رہنمائی کرے۔

اسکے لئے اسکا رضامند ہونا بھی ضروری ہے۔اور میں اسے اس رشتے کے لئے قائل کر" لوں گا۔"مضطرب لہجے میں جواب دیا گیا۔

تم اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔"تابش نے تحمل سے جواب دیا۔"

میں کیا کیا کر سکتا ہوں یہ تم جانتے ہو۔اور یہ بھی کہ مجھے ہارنا نہیں پسند۔"اس کے لہجے" میں بغاوت تھی۔

www.novelsclubb.com

جیسے وہ کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھا۔اور کرسی کو ٹھوکر مار کر چلا گیا۔

تابش نے افسوس بھری نظروں سے اس کی پشت کو دیکھا۔

عائمہ اور وہ مال میں گھوم رہی تھیں۔انہیں آئے ہوئے گھنٹہ گزر چکا تھا مگر ایک بھی چیز انہیں پسند نہیں آئی تھی۔

کوئی چیز زارا کو پسند آتی تو وہ عائمہ کو ناپسند ہوتی۔اور اگر عائمہ کو پسند آتی تو وہ زارا کو ناگوار گزرتی۔

ایک دوسرے کے ساتھ شاپنگ کرنے کا بہت ہی بڑا آئیڈیا تھا ان دونوں کا وہ بھی نکاح کی شاپنگ۔اف!!!!

www.novelsclubb.com

نکاح پندرہ دن بعد رکھا گیا تھا۔رخصتی ابھی نہیں ہونی تھی۔

لیکن صرف نکاح کی تقریب کے لئے بھی ہزاروں انتظامات دیکھنے تھے۔اوپر سے لڑکیوں کی شاپنگ۔وہ بھی زارا جیسی کی۔

اسکی امی نے تو سرے سے ہی انکار کر دیا کہ انہیں اور بھی کام کرنے ہیں تو وہ زارا کے ساتھ شاپنگ پہ جا کر ٹانگیں نہیں تڑوا سکتی تھی۔اسلئے عائمہ کو مجبوراً آنا پڑا۔

زوہیب کسی کام سے شہر سے باہر تھا ورنہ ابھی اسی کی شامت آنی تھی۔شاپنگ ہمیشہ اسے وہ اور زارا کے والد ہی کراتے تھے۔

www.novelsclubb.com

باپ اور بھائی کی چمچی "بقول زارا کی امی کے۔"

کچھ سمجھ نہیں آرہی عائمہ، بابا صحیح کہ رہے تھے۔شام کو وہ فارغ ہو جاتے تو انکے ساتھ " ہی آنا چاہیے تھا۔"زارا نے منہ بنایا۔

ہاں یار۔۔میں نے تو کبھی اکیلے شاپنگ کری ہی نہیں۔ہمیشہ امی کے ساتھ آتی تھی یا" اسجد کے ساتھ۔"بے دھیانی میں اسکے منہ سے نکل گیا۔

اسکی بات سنتے ہی زارا کی زبان تالو سے چپک گئی۔ایک لفظ بھی ادا نہ ہوا۔

عائمہ کو احساس ہوا تو اسکی آنکھوں میں سرخی اتر آئی۔

www.novelsclubb.com

پیشانی پہ بل پڑ گئے اور آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش کی گئی۔

زارا نے اسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر ہلکا سا دباؤ ڈالا اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔

اسکا حصار پاتے ہی عائمہ کے آنسوؤں نے تیزی پکڑلی۔

"کنٹرول عائمہ۔ہم مال میں ہیں۔چلو واشروم کی طرف۔"

زارا نے اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے تسلی دی اور اسے لئے واشروم کی طرف بڑھی۔

زارا ٹیشو سے اسکے آنسوؤں کو صاف کر رہی تھی۔اور وہ بے بسی سے بس اسے تکے جا رہی تھی۔

کچھ نہیں ہوتا میری جان۔!!سب ٹھیک ہے۔دیکھو میں ہوں تمہارے ساتھ۔"زارا" نے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں پکڑے ذرا سا اونچا کیا۔

عائمہ نے بھیگی پلکیں اٹھائی۔

کیسے وہ اسکے زخموں پہ مرہم رکھ رہی تھی۔کیسے وہ ہمیشہ اسکے آنسوؤں کو پونچھتی تھی۔ہر وقت سائے کی طرح ساتھ ہوتی تھی اور ہر دھوپ میں اسکی چھاؤں بن جاتی تھی۔

تم میری کونسی نیکیوں کا صلہ ہو۔"عائمہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔"

وہ نیکیاں جو میں نے تم سے زبردستی کروائی تھی۔"زارا کی طرف سے ہنسانے کی" کوشش کی گئی۔

عائمہ ہلکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

وہ صحیح ہی کہتی تھی۔وہ اسکی مخلص دوست تھی ہمیشہ صحیح راستہ دکھاتی تھی۔پل صراط کا ذکر کرتی اور کہتی کہ ہم دونوں نے ساتھ میں جنت جانا ہے تو نیکیاں بھی ساتھ ہی کرتے ہیں۔

زارا کی فون کی رنگ نے ان دونوں کو متوجہ کیا۔

عارش کی کال ہے۔"زارا نے آگاہ کیا۔"

ایک تو وہ ہمیشہ بیچ میں آجاتا تھا۔عائمہ کو سخت ناگوار گزرا۔

اسے پسندیدہ لوگوں کو بانٹنا نہیں آتا تھا۔وہ زارا کو بھی بانٹنا نہیں چاہتی تھی۔مگر وہ ہمیشہ آجایا کرتا تھا۔

وہ بری طرح سے بدگمان ہوئی۔

www.novelsclubb.com

ہم نے کچھ لینا تو ہے نہیں اکیلے۔واپس نہ چلیں؟"زارا نے فون کو کان سے تھوڑا دور" کرتے ہوئے عائمہ سے پوچھا۔

ہاں چلو۔"عائمہ نے کہا۔"

ہاں۔آجاؤ لینے۔""کچھ کھا کر چلتے ہیں۔"دونوں کی زبان سے ایک ساتھ ہی نکلا تھا۔"

اچھا اچھا چلو گھر ہی۔"عائمہ نے کہا۔"

کھا کر ہی چلتے ہیں۔"زارا نے کہا۔"

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر تک آجاؤ۔ہم کچھ کھا کر نکلتے ہیں۔"زارا نے فون پر جواب دیا۔"

میں بھی جوائن کروں۔"دوسری طرف سے امید بھری آواز میں پوچھا گیا۔"

زارا نے عائمہ کے چہرے کو دیکھا پھر کچھ دیر پہلے والا واقعہ یاد آیا تو سر جھٹکا اور کہا۔

نہیں۔وہ کمفرٹیبل نہیں ہو گی۔"دوسری بات بہت آہستہ آواز میں کہی گئی۔"

اوکے۔"یہ کر کال کٹ ہو چکی تھی۔"

اور وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے فوڈ کارنر کر طرف بڑھ گئیں۔

دیکھتے دیکھتے وہ پندرہ دن بھی گزر گئے اور نکاح کا دن آ پہنچا۔

زارا روم میں تیار ہو رہی تھی اور عائمہ بھی پیچھے ہی بیٹھی تھی۔

پارلر والی زارا کو آخری ٹچ اپ دے رہی تھی۔بس دوپٹہ سیٹ کرنا رہتا تھا۔

تم تو شروع ہو جاؤ تیار ہونا۔"زارا نے عائمہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔"

تمہیں نیچے چھوڑ دوں پہلے، تمہارا فوٹو شوٹ ہوتا رہے گا جب تک میں آرام سے تیار ہوؤں گی۔"عائمہ نے مصروف کن آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب ہے تم نہیں بنواؤ گی تصویریں۔"زارا نے ابرو اچکا کر کہا۔"

میں کیا کروں گی بنوا کر۔"اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔"

زارا نے اسے گھورا۔

پلیز۔۔ سمجھونا۔"عائمہ نے باقاعدہ منت کرتے ہوئے کہا۔"

اوکے۔روم میں بنوانا میرے ساتھ نکاح کے بعد۔"زارا نے تنبیہ کی۔"

ٹھیک ہے۔"عائمہ نے چہک کر کہا۔"

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔۔۔

ساحل کب سے دروازے کے باہر کھڑا تھا۔تابش نے دروازہ نا کھولنے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔وہ دروازہ پیٹ پیٹ کر تھک چکا تھا۔

اندر سے بس وہ ایک ہی جواب دے رہا تھا۔

"جب پورا تیار ہو جاؤں گا تب کھولوں گا۔"

یار تو دلہا ہے دلہن نہیں۔" ساحل کا بھی یہی ایک ہی جواب ہوتا۔"

تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے دروازہ کھولا۔

آف وائٹ کلر کی شیروانی جس پہ ہلکی ہلکی گولڈن کڑھائی تھی۔ کلین شیو اور بال جیل سے پیچھے کی طرف سیٹ کئے ہوئے تھے۔ ہاتھ میں گھڑی پہنے وہ ٹائم دیکھتا باہر نکلا۔

ساحل تو ایک لمحہ اسے تکتا رہ گیا۔ دلہے کا خوب روپ چڑھا تھا۔

اس روپ میں وہ بہت جچ رہا تھا۔ نظر لگ جانے کی حد تک پیارا۔

صحیح معنوں میں دلہن بنا ہوا ہے تو آج۔" ساحل نے اسے چھیڑا۔"

کیسا لگ رہا ہوں۔" تابش نے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔"

!!! ایک تو ہر بات پہ لڑکوں کی بالوں کو ہاتھ لگانے کی عادت۔ اف

www.novelsclubb.com

بس تین لڑکیاں اور نہ تیار ہو جائیں نکاح کے لئے اتنا پیارا اور ہینڈسم۔" ساحل تو اسکے"

صدقے واری ہوا۔

تابش نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

چار شادیاں جائز ہے نا۔"ساحل نے آنکھ دبائی۔"

تابش کا قہقہہ بلند ہوا۔

اسے پیار الگنا ہے بس۔وہ خود چار کے برابر ہے۔"تابش کے لہجہ اس کے لئے جذبات" سے بھرپور تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ تو صحیح کہا تو نے۔"ساحل نے آخری بات پہ حمایت کی۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کے مخالف سمت بیٹھے تھے۔

اب بھی ان کے درمیان ایک دیوار حائل تھی کیونکہ وہ ایک دوسرے کے نامحرم تھے۔

سفید جالی دار پردہ جس پہ موتیوں اور پھولوں کی لڑی لگی ہوئی تھی وہ ان دونوں کے درمیان فاصلے کی حامل تھی۔

نکاح ہونے کے بعد ہی اسے ہٹایا جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

زارا نے بھی آف وائٹ کلر کا ہی گرارا پہن رکھا تھا جس پہ بھی گولڈن ہی کڑھائی کی ہوئی تھی۔اوپر سے سرخ رنگ کی چنری پہنائی گئی تھی جو دلہن کو خاص بناتی ہے۔

ان دونوں کی ڈریس میچنگ ایک اتفاق تھی۔ کیونکہ تابش کے لاکھ کہنے کے باوجود زارا نے اسے ڈریس کا کلر یا تصویر کچھ نہیں بتایا تھا۔

اسکا کہنا تھا کہ نکاح والے دن ہی دیدار کرنا۔

تابش نے بس ایک نظر اسے دیکھا تھا اور وہ ہر دن، ہر دفعہ سے کئی گنا زیادہ خوبصورت لگی تھی۔

اس ایک نظر کر بعد اس نے اپنی نظریں نیچی کر لیں۔ وہ نکاح کے بعد جی بھر کے دیکھنا چاہتا تھا۔

نکاح شروع ہو چکا تھا۔

عارش کب سے دائیں بائیں نظریں گھمارہا تھا لیکن وہ اسے نظر ہی نہیں آئی۔ صبح سے وہ کام کی ذمہ داری ہونے کی وجہ سے اس بات سے بے خبر تھا کہ وہ آئی یا نہیں۔

زارا ملک ولد ظفر ملک آپ کا نکاح تابش آفندی ولد احسن آفندی سے بعوض حق مہر دو" "لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے کیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟

زارا نے پلکیں اٹھا کر تابش کو دیکھا۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر اس نے زوہیب کی طرف دیکھا جو نظریں زمین پہ گاڑے کھڑا تھا۔ اسکی طرف دیکھنے سے احتیاط برت رہا تھا ورنہ وہ اپنا ضبط کھو دیتا۔

بہنوں کو رخصت کرنا آسان نہیں ہوتا یہ بات اس نے آج جانی تھی۔

وہ پھر بھی یک ٹک اسے دیکھے گئی۔

زارا ملک ولد ظفر ملک آپ کا نکاح تابش آفندی ولد احسن آفندی سے بعوض حق مہر دو" لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے کیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟" ایک بار پھر الفاظ دہرائے گئے۔

عارش نے اسے کہنی ماری تو اچانک ہی اسکی نظر زارا کی طرف گئی۔ وہ شاید اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اسنے اثبات میں سر ہلایا اور ایک آنسو ٹوٹ کے اسکی آنکھوں سے گالوں پہ بہہ گیا۔

www.novelsclubb.com

قبول ہے۔" اس نے جواب دیا۔"

"کیا آپ کو قبول ہے؟"

اس نے ظفر صاحب کی طرف نظر اٹھائی تو انہوں نے جھک کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

قبول ہے۔"اس کی آواز بھیگی تھی۔"

"کیا آپ کو قبول ہے؟"

اس نے رضیہ بیگم کو دیکھا جو باقاعدہ نازیہ بیگم سے لگی رو رہی تھیں۔اور پھر آخر میں سب سے پیچھے کھڑی عائمہ کی طرف۔عائمہ کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھی۔اس نے نظریں چرائی۔

قبول ہے۔"اور اپنا آپ،اپنا ہر حق وہ اس شخص کو سونپ گئی۔"

تابش کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ ساحل نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔

وہ نکاح نامے پہ دستخط کرنے لگ گئی۔ عائمہ اس انتظار میں تھی کہ کب وہ آخری دستخط کرے اور وہ جا کر اس سے لپٹ جائے۔

اور ایسا ہی ہوا تھا۔ آخری دستخط کرنے کے بعد وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تو عائمہ نے پیچھے سے اس کے گلے میں باہیں ڈالتے اسے اپنے حصار میں لیا۔

www.novelsclubb.com

تابش کی طرف سے منظوری لینا باقی تھی۔

تابش آفندی ولد احسن آفندی آپ کا نکاح زارا ملک ولد ظفر ملک سے بعوض حق مہر دو" لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے کیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟"اس سے منظوری لی جارہی تھی۔

اس نے مسکرا کر زارا کی طرف دیکھا۔

وہ نظریں نیچی کیے بیٹھی تھی۔

قبول ہے۔"

قبول ہے۔

"قبول ہے۔

ایک ساتھ ہی اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

بے صبر اانسان۔"زارا بڑبڑائی۔"

ماحول میں دبی دبی سی ہنسی گونجی۔

احسن صاحب نے اپنا سر پیٹ لیا۔

اس نے تیزی سے نکاح نامے پہ دستخط کیے اور زارا کر طرف بڑھا۔

پردہ ہٹا کر وہ قدم قدم چلتا اس تک آیا۔

دونوں ہاتھوں سے گھونگھٹ اوپر کیا اور اسکی پیشانی پہ محبت کی پہلی مہر ثبت کی۔

زارا اس کی حرکت پہ جھینپ گئی۔

پھر اس نے زارا کو دونوں ہاتھوں سے سہارا دے کر اٹھایا اور ڈانس کرنا شروع کر دیا۔

زارا کا تو سر ہی گھوم گیا اسکی حرکت پہ۔

عائمہ کو کچھ خاص دلچسپی نہیں تھی ان سب میں اسلئے وہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

کیا ڈھونڈ رہے ہو برخوردار؟" عمر صاحب نے عارش کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

کچھ نہیں بابا۔ بس ایسے ہی دیکھ رہا تھا۔" اس نے سر کھجایا۔"

ہاں۔ مگر وہ ادھر نہیں ہے۔" انہوں نے ناک کی سیدھ میں سامنے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

عارش ان کی بات پہ چونکا۔

کیا مطلب؟ کون یہاں نہیں ہے؟"اسنے لاعلمی ظاہر کی۔"

میں تمہارا باپ ہوں، تم میرے نہیں۔"انہوں نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔"

ایسا کچھ نہیں ہے بابا۔"اس نے خفت سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

بہت پاپڑ بیلنے پڑیں گے، آسانی سے نہیں مانے گی۔"انہوں نے اسکی بات کو نظرانداز" کرتے ہوئے کہا۔

کیا زارا نے آپ کو۔۔"وہ پوچھنے جا رہا تھا کہ کس نے بتایا۔"

نہیں بھئی۔اکلوتے بیٹے پر نظر رکھنی پڑتی ہے۔"انہوں نے اسکی بات کو کاٹتے ہوئے کہا۔

وہ جواب میں کچھ کہنا چاہ رہا تھا اسی لمحے وہ سامنے سے آتی ہوئی دکھائی دی۔

سیاہ کلر کی پاؤں تک آتی لمبی گھیر والی فراک جو بمشکل ہی وہ سنبھال پا رہی تھی۔دوپٹہ ایک طرف کو اچھے سے سیٹ کئے ہوئے تھی۔لمبے کالے بال پیچھے کو گرے ہوئے تھے اور بہت ہی ہلکا سا میک اپ۔اسنے پہلی مرتبہ اسے بنا حجاب کے دیکھا تھا۔

خوبصورت۔"عارش اس کے سراپے میں گم ارد گرد سے بے خبر بڑبڑایا۔"

وہ وہاں سے چلتے ہوئے آئی اور اسکے سامنے سے گزر گئی۔عارش نے نظریں جھکالی۔ حالانکہ یہ کرنا بہت مشکل تھا۔

یہی وجہ ہے کہ نظر رکھنی پڑتی ہے۔"وہ اب اسے چھیڑتے ہوئے کہنے لگے۔"

باباوہ۔۔۔"عارش نے شرمندگی سے نظریں جھکالی۔"

www.novelsclubb.com

مجھے وہ پسند آئی ہے تمہارے لئے۔"انھوں نے اس کے سر پہ بم پھوڑا۔"

عارش نے بدحواس ہو کر گردن اٹھائی اور انہیں دیکھا۔

انہوں نے اسکی طرف مسکراہٹ اچھالی اور وہاں سے رفو چکر ہو گئے۔

عارش نے بالوں پہ ہاتھ پھیرا۔ مسکراہٹ اسکے چہرے سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔

نکاح کے اگلے دن تک زارا نے اسے گھر ہی روک لیا تھا۔

کیونکہ عارش نے اسے کام سونپا کہ وہ اسکے بارے میں عائمہ سے رائے لینے کی کوشش کرے کہ وہ اس کے بارے میں کیا خیالات رکھتی ہے۔

حالانکہ زارا جانتی تھی کہ وہ کچھ نہیں سوچتی ہو گی اس بارے میں۔ مگر عارش بضد تھا۔

زارا اہمت مجتمع کر رہی تھی عائمہ سے بات کرنے کے لئے۔وہ عائمہ کا اعتماد کھونا نہیں چاہتی تھی۔ مگر عارش اور عائمہ دونوں ہی اسے بہت عزیز تھے۔

عارش سے بہتر انسان عائمہ کے لئے ہو ہی نہیں سکتا تھا زارا کے بقول۔

وہ دونوں روم میں بیٹھی ہوئی نکاح میں ہونے والے واقعات اور لوگوں پر تبصرہ کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

عائمہ واشروم گئی ہوئی تھی اور وہ بیڈ پر نیم دراز تھی۔

جب عارش آکر دھپ سے بیٹھ گیا۔

زارا فوراً سیدھی ہوئی اور واشروم کی طرف دیکھا۔

واشروم میں ہے وہ۔"زارا نے دھیمی آواز میں اسے اطلاع دی۔"

فون کہاں ہے تمہارا؟تابش بات کرنا چاہ رہا تھا اور تم فون ہی نہیں اٹھا رہی۔"عارش نے" اسے گھورا۔

لاؤنج میں چارجنگ پہ لگایا ہوا ہے۔"زارا نے ڈھٹائی سے کہا۔"

محترمہ۔اب تو جا کر دیکھ لو۔"عارش نے دانت پیسے۔"

جارہی ہوں۔"زارا نے چپل پہنتے ہوئے کہا۔"

عارش کو بھول گیا کہ عائمہ ادھر ہی تھی۔

وہ جا کر بالکونی میں کھڑا ہو گیا اور اس کے بارے میں ہی سوچنے لگ گیا۔

واشروم سے باہر نکلنے کے بعد وہ بے دھیانی سے آ کر بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔

یہ میڈم کہاں چلی گئی۔"خود سے ہی سوال کیا گیا۔"

زارا نے تو جانے دینا نہیں ہے۔مجھے خود ہی جانا ہو گا۔"وہ خود سے ہی بڑبڑاتے ہوئے" کہنے لگی۔

عارش مسکراہٹ دبائے اسے سن رہا تھا۔آج سے پہلے اسے اتنا بولتے ہوئے نہیں سنا تھا۔

سب کے ساتھ وہ کھچی کھچی سی رہتی۔صرف زارا کے ساتھ ہی نارمل رہتی۔

آواز نہ آنے پر اسنے ہلکا سا پردہ ہٹا کے جھانکا۔اسکی طرف عائمہ کی پشت تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ فون کان سے لگائے شاید کسی کو کال کر رہی تھی۔دوسری طرف سے شاید کال ریسیو کر لی گئی تھی۔

اسلام علیکم امی۔"بیڈ پہ بیٹھے پیر ہلاتے ہوئے کہنے لگی۔پھر دروازے کی طرف جھانکا"

اور پھر فون کان سے لگایا۔

عارش ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔

"امی مجھے گھر آنا ہے لیکن زارا نے آنے نہیں دینا ہے۔"

"ہاں جانتی ہوں لیکن امی پرسوں تک نہیں رہ سکتی میں یہاں۔"

"ابھی جو میں آپ کو کہوں گی وہی کرنا ہے آپ نے۔"

وہ بہت رازداری سے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عارش کے کان کھڑے ہو گئے اسکی بات پہ۔

امی پلیز نا۔"وہ منتوں پہ اتر آئی۔"

زارا کے نمبر پہ کال کر کے کہیں کہ آپ کی طبیعت خراب ہے اسلئے آپ مجھے بلا رہی ہیں۔"

عارش کی تو حیرت سے آنکھیں پھیل گئی۔کیا لڑکی تھی یہ۔

ٹھیک ہے شام تک کر دیجئے گا لیکن۔"یہ کہ کر فون بند کر دیا اور باہر کو چلی گئی۔"

عارش نے شکر کا سانس لیا اور باہر کی طرف بڑھا۔

ہیلو۔!! مسز تابش۔"تابش کی چہکتی آواز زارا کے کانوں میں پڑی۔"

وعلیکم السلام مسٹر تابش۔"زارا نے دانت پیس کر کہا۔"

اچھا غصہ کیوں کر رہی ہو۔اسلام علیکم۔"تابش نے ہنستے ہوئے کہا۔"

کیسی ہو مسز؟"تابش کافی خوشگوار موڈ میں تھا۔"

www.novelsclubb.com

الحمدللہ۔تم بتاؤ۔"زارا نے عاجزی سے کہا۔"

اب ہمیشہ تمہاری یادوں میں رہنے کا دل کرتا ہے۔"اسنے شوخی مارتے ہوئے کہا۔"

ہونہہ!! کوئی کام تھا۔"زارا نے منہ کے نقشے بگاڑتے ہوئے کہا۔"

کتنی ان رومینٹک ہو تم زی۔"اس نے جھنجھلا کر کہا۔"

ہاں کیونکہ میں حقیقی دنیا میں جیتی ہوں۔ فلموں اور ڈراموں میں نہیں۔"زارا نے" آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اف!! پھنس گیا۔"لہجے میں شرارت تھی۔"

خیر۔اب کام بتاؤ۔"زارا نے ڈھیٹ پن سے کہا۔"

کل صبح آٹھ بجے تیار رہنا۔میں یونیورسٹی ڈراپ کروں گا۔"تابش نے اطلاع دی۔"

میں کوئی لاوارث ہوں جو تم یونیورسٹی ڈراپ کرو گے۔"زارا جھنجھلائی۔"

نہیں۔اب میں تمہارا وارث ہوں اسلئے میں ڈراپ کروں گا۔"تابش نے جل کر کہا۔"

زارا نے کھٹاک سے فون بند کیا اور غصے سے تن فن کرتی وہاں سے نکل گئی۔

ساحل عائمہ کے بارے میں ساری انفارمیشن نکال رہا تھا۔

اسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا اس سے ہر کوئی غافل تھا۔ یہاں تک کہ تابش بھی۔

تابش کے خیال سے وہ اس معاملے سے پیچھے ہٹ چکا تھا مگر وہ غلط تھا۔ وہ اس بار سب کو پیچھے چھوڑنے والا تھا۔

وہ دونوں کلاس میں بیٹی ہوئی تھیں۔

عائمہ سے دوری اسے برداشت نہیں تھی۔ تابش کے ساتھ آنے جانے کی وجہ سے عائمہ کے ساتھ بہت کم وقت ملتا اسے اور یہ اسے ناگوار گزر رہا تھا۔

عائمہ کا بھی یہی حال تھا لیکن وہ کچھ کہ نہیں سکتی تھی۔ اگر اسے پتا ہوتا کہ نکاح کے بعد یہ سب ہونا تھا تو وہ کبھی اسے نکاح کے لئے راضی نا کرتی۔

انکا لیکچر فری تھا تو آپس میں باتیں کرنے بیٹھ گئی۔اور پھر شروع ہو گئی ان کی کبھی نا ختم ہونے والی باتیں۔

اب روزانہ میں اکیلے آیا کروں گی۔"عائمہ نے منہ بنا کر کہا۔"

تابش سے بات کروں گی میں۔ایک نمبر کا ضدی ہے۔لو فرانسان۔"زارا تپ گئی۔"

لڑکی شوہر ہے وہ تمہارا۔"عائمہ نے اسے ٹوکا۔"

اسی لئے کہ رہی ہوں تم بھی کر لو شادی۔"زارا کے پاس ایک یہی حل بچا تھا اور پھر" عارش کے بارے میں اسے بات بھی کرنی تھی۔

شادی اور میں ؟"عائمہ نے انگلی کا اشارہ خود کی طرف کرتے ہوئے کہا۔"

ہاں۔لڑکا دیکھا ہوا ہے میں نے۔"زارا نے سنجیدہ انداز اپناتے ہوئے کہا۔"

اچھا کون ہے وہ لڑکا؟"عائمہ نے غصیلی نگاہ اس پر ڈالی۔"

عارش۔"زارا نے لمبا سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔"

عائمہ تو ہکا بکا رہ گئی اسکی بات پہ۔اور بے یقینی سے زارا کی طرف تکنے لگی۔

www.novelsclubb.com

زارا نے عائمہ کی طرف دیکھا۔ان سب کے لئے وہ خود کو تیار کر کے آئی تھی مگر پھر بھی اسے سب کچھ نا ممکن ہی لگ رہا تھا۔

محبت کرتا ہے تم سے۔میں نے اسکی آنکھیں پڑھی ہے اور آنکھیں دھوکہ نہیں دیتی۔""
زارا نے اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے ہوئے کہا۔

مجھے آج بھی وہ جملہ یاد ہے زارا۔"عائمہ نے آنسوؤں کو بہنے سے روکا۔ایک تو اسکے یہ"
آنسو سر عام اسکے جذبات ظاہر کر دیتے تھے۔

میری بیٹی میرا فخر ہے۔وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے وہ بہت خاص ہے۔کیونکہ اسکی"
پرورش میں نے کی ہے۔"یہ جملہ آج بھی اسکی سماعتوں میں گونجتا تھا۔

www.novelsclubb.com

زارا نے اسے اپنے ساتھ لگا کر اسے تسلی دی۔

(ماضی)

عائمہ بے وجہ ہی خوش رہنے لگی تھی۔اسے لگتا تھا اسجد کو پا کے اس نے سب کچھ پالیا۔وہ اسے اپنا سب کچھ سمجھنے لگی کیونکہ وہ محرم اور نا محرم کا فرق بھول گئی تھی۔

جوانی کی ہر دہلیز پہ بہت احتیاط سے قدم رکھنے چاہیے۔کیونکہ اگر یہ آپ کو اوندھے منہ گرائے گی تو آپ کبھی اٹھ نہیں پائیں گے۔وجہ اس عمر میں لگے زخم کبھی نہیں بھرتے۔

اسجد سے گھنٹوں باتیں کرنا،اس کے ساتھ گھومنا پھرنا اور ہر وقت اسے سوچنا اسکا مشغلہ بن چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسجد کو وہ پہلی نظر میں پسند آئی تھی۔وہ بہت خوبصورت تو نہیں تھی مگر اسکی باتیں،اسکا لہجہ،اسکی خود اعتمادی یہ سب اسے اسکی طرف راغب کرتی تھی۔

جب کالج میں انکی پہلی کلاس تھی تو ٹیچر نے سب کو اپنا اپنا تعارف کرانے کو کہا۔

سب بچوں نے اپنا نام اور پچھلی کلاس کے مارکس وغیرہ بتائے تھے۔

لیکن عائمہ ہمیشہ ہر کام سب سے منفرد ہی کرتی تھی۔اور یہی چیز اسے خاص بناتی تھی۔

اسنے اپنا تعارف کچھ اسطرح دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر پر اعتمادی سے ہاتھ سینے پہ باندھے۔ہر ایک کی نظر اس پر تھی کیونکہ وہ باقیوں کی طرح گھبرائی ہوئی بالکل نہیں تھی۔

میں ایسی بندی ہوں جو ہر ایک کو پسند آتی ہوں۔ لیکن۔!! کچھ لوگوں کو زیادہ پسند آتی ہوں اور پھر ان کی زندگی کا ایک باب میرے نام ہو جاتا ہے۔" یہ کہہ کر اسنے قہقہہ لگایا۔

کلاس کے ہر فرد کو وہ متاثر کر چکی تھی۔

خیر۔!! شوخیاں مارنا میرا بچپن کا مشغلہ ہے۔ ذہین اور اسمارٹ بہت ہوں اور شاید خوبصورت بھی۔" یہ کہہ کر اسنے آنکھ ماری۔

www.novelsclubb.com

پوری کلاس کا قہقہہ اسکی سماعتوں میں گونجا۔

ٹیچر بھی اس سے خاصا متاثر ہوا تھا۔

امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ میں کیسی ہوں۔"ایک ادا سے کہا اور کندھے اچکا کر" بیٹھ گئی۔

پوری کلاس میں تالیوں کا شور گونجا۔

"I like your confidence."

ٹیچر نے اسکی تعریف کی۔

www.novelsclubb.com

اسی دن سے وہ اسجد کے دماغ پہ عائمہ سوار ہوئی تھی۔

اور آج وہ اسکی دسترس میں تھی ایسا وہ سمجھتا تھا کیونکہ عائمہ کے اظہار نے اسکا سینہ مزید چوڑا کر دیا تھا۔

دن اسی طرح گزر رہے تھے اور وہ گناہوں کی دلدل میں پھنستی جا رہی تھی۔

زارا نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی مگر بے سود۔

جب تمہیں بھی اسطرح محبت کرنے والا شخص ملے گا نا تب تم بھی یہی کرو گی۔"عائمہ کا" زارا کو جواب تھا۔

www.novelsclubb.com

زارا بس افسوس ہی کرتی رہ گئی۔

اس وجہ سے انکی دوستی میں بھی کافی دوری آگئی تھی۔کیونکہ اب عائمہ کا سارا وقت اسجد کے ساتھ ہی گزرتا تھا۔

اپنے ماں باپ کی عزت وہ بہت آسانی سے مٹی میں ملا رہی تھی اور اسے فرق بھی نہیں پڑ رہا تھا۔

ایک دن وہ کالج سے گھر آئی تو اسکے بابا اور اکی ماں اسکا انتظار کر رہے تھے۔

السلام علیکم ماما بابا۔"بیگ صوفے پہ رکھتے ہوئے وہ ان دونوں کے بیچ آ کر بیٹھ گئی۔"

کیسا گیا پیپر میرا بچہ؟"توقیر صاحب(عائمہ کے والد)نے اسکا سر اپنے کندھے سے" ٹکاتے ہوئے پوچھا۔

بہت اچھا بابا۔"اسنے چہک کر آنکھیں موندے ہوئے کہا۔"

الحمدللہ کہو عائمہ۔"سلطانہ بیگم نے اسے گھورا۔"

بابا۔۔دیکھیں نا۔"اس نے شکایت لگائی۔"

اور کیا ہوا آج ایگزام ہال میں؟"انہوں نے اسکا دھیان بٹانا چاہا۔"

www.novelsclubb.com

ارے آپکو پتا ہے۔ایک زویا نامی لڑکی نے۔۔۔۔۔۔"پھر پوری روداد شروع ہو گئی۔"

اسکے بابا چہرے پہ مسکراہٹ لائے اسے سنتے رہے اور اسکی ماں نے باپ بیٹی کے بیچ اس پیار کی نظر اتاری۔

ایسی باتوں باتوں میں انہوں نے اسکی شادی کے حوالے سے بات نکالی تو اسکا منہ بن گیا۔

بابا۔ میں ابھی یونیورسٹی جاؤں گی۔ بہت سارا پڑھوں گی اور آپ کا نام روشن کروں گی۔" اسکا بچپنہ کبھی ختم نہیں ہونا تھا۔ یہ کہ کر وہ وہاں سے اٹھ کر جانے لگی۔"

ہاں۔ بلب پہ نام لکھ کر روشن کرو گی نا۔" اسکی ماں نے اسکا مذاق اڑاتے ہوئے پیچھے سے کہا۔"

www.novelsclubb.com

نہیں بیگم صاحبہ۔میری بیٹی میرا فخر ہے۔یہ کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ بہت خاص ہے" کیونکہ اسکی پرورش میں نے کی ہے۔

"یہ ضرور اعلی تعلیم حاصل کر کے میرا سر فخر سے اونچا کروائے گی۔میرا بیٹا بنے گی۔

انہوں نے بہت محبت سے کہا تھا کیونکہ عائمہ ہمیشہ کہتی تھی وہ انکا بیٹا بن کر انکا سہارا بنے گی۔

عائمہ کو انکے لفظوں کے سحر نے جکڑ لیا تھا۔اسکے قدم وہیں جم گئے۔ان کی آنکھوں کا یقین کس قدر پختہ تھا اسکے حوالے سے۔

www.novelsclubb.com

اور وہ کیا کر رہی تھی۔وہ کیسے کر سکتی تھی یہ سب۔انکے اس جملہ نے اسکا دل بدل دیا تھا۔

وہ جسمانی طور پہ وہاں سے جا چکی تھی مگر ذہن انہی لفظوں میں اٹک گیا تھا۔

رات کے تیسرے پہر بھی وہ ہنوز اسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔

گھنٹوں گزر گئے تھے اس بات کو لیکن وہ جملہ اب تک اسکے کانوں میں گونج رہا تھا۔کان پہ ہاتھ رکھ کر اسنے آنکھ آوازوں کو سننے سے روکا۔

لیکن وہ آواز باہر سے سنائی دیتی تب بند ہوتی نا۔

اس آواز نے اسکا نفس بے قابو کر دیا تھا۔

اسکی اب تک کی زندگی کسی فلم کی طرح اسکے ذہن کے پردے پہ چلنے لگی۔

اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔

اسکا فون کب سے بج بج کے بند ہو رہا تھا لیکن اسے آس پاس کا کوئی ہوش ہی نہیں تھا۔

دروازے پہ ہوئی دستخط نے اسکی سوچوں کا تسلسل توڑا۔وہ چونک کر سیدھی ہوئی تھی۔

عائمہ بیٹا اٹھ جاؤ۔فجر کی اذان ہونے والی ہے۔"سلطانہ بیگم کی آواز آئی۔"

اسے حیرت ہوئی کہ وہ پوری رات نہیں سو پائی۔

www.novelsclubb.com

روزانہ اس وقت وہ سوتی رہتی تھی کیونکہ دیر رات تو وہ کال پہ بات کرنے میں گزار دیتی تھی۔اور اسی وجہ سے وہ نماز بھی چھوڑ دیتی تھی۔تب اسے پرواہ نہیں ہوتی تھی۔

لیکن آج وہ سب سوچ کے ہی تکلیف ہو رہی تھی۔ان چوبیس گھنٹوں میں کتنا کچھ بدل گیا تھا۔

آج نماز نہیں چھوڑ سکتی تھی وہ۔روتے روتے اسکی ہچکیاں بندھ گئ۔

مرے مرے قدموں سے چلتی ہوئی وہ وضو کرنے واشروم تک پہنچی لیکن تبھی اسکے سر میں درد کی ٹیس اٹھی اور وہ وہیں گرتی چلی گئ۔

---

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھ کھولنے کی کوشش کی لیکن کسی بوجھ کے تحت آنکھیں کھل ہی نہیں رہی تھی۔

عائمہ بیٹا تم ٹھیک ہو؟"سلطانہ بیگم کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی۔"

وہ کچھ بولنا چاہ رہی تھی لیکن اسکا جسم اسے اجازت نہیں دے رہا تھا۔کیسی بے بسی تھی۔

دھیرے دھیرے اسکا ذہن مفلوج ہو گیا اور وہ پھر سے غنودگی میں چلی گئی۔

دوبارہ جب آنکھیں کھولی تو دھندلا سا منظر نظر آیا۔

کچھ آوازیں بھی اسے سنائی دے رہی تھی۔لیکن ذہن اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھا کہ ہو کیا رہا ہے۔

عائمہ۔!آنٹی عائمہ اٹھ گئی۔"زارا نے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا۔"

اسکے بابا کو بلا کر لاؤ۔"سلطانہ بیگم نے کہا۔"

وہ اسکے سرہانے آکر بیٹھ گئیں۔

بیٹا کچھ چاہیے؟ کہیں درد تو نہیں ہو رہا۔"وہ اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

مجھے کیا ہوا ہے؟"وہ بس اتنا ہی کہ پائی۔"

کچھ نہیں۔تم بے ہوش ہو گئی تھی۔"انہوں نے افسردگی سے کہا۔"

کیسے ؟"بہت آہستہ سے پوچھا۔"

ڈاکٹر نے کہا ہے تم نے کسی چیز کا ٹینشن لے لیا۔"انہون نے اداسی سے کہا۔"

میرے بیٹے نے تو ڈرا ہی دیا تھا اپنے بابا کو۔"وہ روم میں داخل ہوتے ہوئے ناراضگی سے" کہنے لگے۔

نمبرات سے کچھ فرق نہیں پڑتا بیٹا۔ہار جیت چلتی رہتی ہے۔تم اتنا ٹینشن لو گی تو کیسے چلے" گا۔"انہوں نے فکر مندی سے کہا۔

اس بار بھی یہی ٹاپ کرے گی۔ایویں ہی رو رہی ہے۔"زارا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔"

اور وہ کسی اور سوچ میں گم تھی۔یہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ اس نے پڑھائی کا ٹینشن لیا ہے۔

اب کچھ بولو بھی۔تمہاری آواز سننے کے لئے ترس گئے ہیں۔"زارا نے کہا۔"

اف خدایا۔!!یہ کیا ہو رہا تھا اسکے ساتھ۔اسے پھر سے وہ سب کچھ یاد آ رہا تھا۔

بیٹا کیا ہوا؟بول کیوں نہیں رہی؟"اسکے بابا بے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

اسکا صبر جواب دے گیا۔اور وہ پھوٹ پھوٹ کر اپنے باپ کے سینے میں منہ چھپائے رونے لگی۔

وہ ایکدم سے اسکے رونے پہ گھبرا گئے۔اور اسکا سر تھپکتے اسے تسلی دینے لگے۔

ہفتہ یوں ہی گزر گیا اور اس کی حالت مزید بگڑتی چلی گئی۔

زارا روزانہ اس سے ملنے آتی۔ گھنٹوں اس سے باتیں کرتی مگر اس نے چپ سادھ لی تھی۔

اس کے ماں باپ اسکی اس حالت سے کافی پریشان تھے۔

مگر اسے کسی چیز کا ہوش نہیں رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مجھ سے گناہ ہو گیا زارا۔" وہ زارا سے صرف یہی ایک ہی بات کہتی۔ "

زارا کافی پریشان ہو گئی کہ ایسا کیا ہو گیا کہ زارا کی یہ حالت ہو گئی۔

اسکے خیال میں اسجد سے کوئی لڑائی وغیرہ ہوئی ہو گی مگر اس سے بات کرنے پہ پتا چلا کہ ایسا کچھ نہیں ہوا۔ وہ اس وقت ملک سے باہر گھومنے گیا ہوا تھا۔

زارا نے اسے آدھی ادھوری بات بتا کہ اسکی تسلی کر دی تھی۔

کتنے دنوں بعد اسے کچھ کھانے کو دل ہوا تو وہ روم سے باہر نکل کر کچن کی طرف کھانے کے لئے بڑھی۔

لاؤنج سے آتی آوازوں نے اسکے قدم روک لئے۔

میری بیٹی نے کس بات کا روگ لگالیا ہے۔"سلطانہ بیگم روتے ہوئے اسکے والد سے" شکایت کر رہی تھیں۔

اسکا دل کٹ کر رہ گیا۔وہ اپنے گناہوں کی سزا ان لوگوں کو کیوں دے رہی تھی۔اس نے اپنے آنسو پونچھے۔

اور ارادہ کر لیا کہ اب وہ مزید ان لوگوں کو تکلیف نہیں دے گی۔

ایک ہی ٹھوکر نے اسے سمجھدار بنا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ماما؟ رو کیوں رہی ہیں۔"وہ بے بسی سے انکی طرف آتے ہوئے کہنے لگی۔"

جبکہ وہ دونوں جیسے یقین کر رہے تھے کہ وہ انکی بیٹی کی ہی آواز ہے۔کتنے دنوں بعد اسنے کچھ بولا تھا۔

اسکی ماں کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ نہ رہا تھا۔

وہ اسکا ماتھا چوم رہی تھیں اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

مجھے معاف کر دیں ماما بابا۔میں نے آپ لوگوں کو بہت تکلیف دی ہے۔"وہ روتے" ہوئے ان دونوں کے پیروں میں بیٹھ کر کہنے لگی۔

www.novelsclubb.com

تم ٹھیک ہو ہمارے لئے یہی بہت ہے میرا بچہ۔"اسکے بابا اسکا ہاتھ چومتے ہوئے کہ رہے" تھے۔

اور وہ دیوانہ وار انہیں تک رہی تھی۔ کس قدر پاکیزہ محبت تھی ان لوگوں کی اور اس نے ان کی محبت پر کسی اور کو ترجیح دی۔

اسکا دل پھٹ جانے کے قریب تھا۔

اسجد کے آنے میں کچھ دن رہ گئے تھے۔ عائمہ نے اسے فون وغیرہ پر کچھ نہیں کہا کیونکہ وہ سامنے ہی ساری بات کلیئر کرنا چاہتی تھی۔

اب تک زارا نے ہی اسے سنبھالا ہوا تھا۔ زارا اسکے بدل جانے پہ بہت خوش تھی مگر اسکی بکھری ہوئی حالت اسے بہت تکلیف دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ ہر ممکن کوشش کر رہی تھی اسے ہمت و حوصلہ دینے کی۔ بجائے اس کے عیب گنانے کے وہ اسے حوصلہ دیتی تھی۔ ایک سچا دوست یہی تو کرتا ہے۔

اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس تھا۔

وہ زارا اسے واٹس ایپ پر بات کر رہی تھی اور زارا اسے سمجھا رہی تھی۔

اللہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا زارا۔ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔" اس نے میسج" سینڈ کیا۔

جواب میں زارا نے اسے ایک پوسٹ سینڈ کی جو کچھ یوں تھی۔

www.novelsclubb.com

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔" جب رب راضی ہونے لگتا ہے تو بندے کو "اپنے عیبوں کا پتا لگنا شروع ہو جاتا ہے اور یہی اسکی رحمت کی پہلی نشانی ہے۔

عائمہ یہ پڑھ کر مسکرادی۔کتنے خوبصورت طریقے سے وہ اسکے زخموں پر مرہم رکھ رہی تھی۔

اللہ نے اسے مایوس نہیں کیا تھا۔اسے ایک بہترین دوست سے نوازا تھا۔ایک خوشحال فیملی میں وہ رہتی تھی مگر پھر بھی وہ ایک نامحرم کے ساتھ تعلقات بناتی رہی۔اس بات نے اسے پھر سے خود سے نفرت کرنے پہ مجبور کر دیا تھا۔

تم مجھے بیچ راستے میں نہیں چھوڑ سکتی عائمہ حیات۔"اسجد نے غصیلے لہجے میں کہا۔"

www.novelsclubb.com

میں تمہیں چھوڑ نہیں رہی۔میں کچھ وقت دے رہی ہوں تمہیں۔تم اپنے گھر والوں کو"
"راضی کر کے رشتہ بھیج دینا اسکے بعد میں تم سے رابطہ کروں گی۔

عائمہ نے بہت ہی تحمل کا مظاہرہ کیا تھا۔

آخر ہو کیا گیا ہے تمہیں۔میں تمہارے ساتھ وقت گزاری کر رہا ہوں تم یہی کہنا چاہ رہی ہونا۔"اسجد نے مصنوعی قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔"

تمہیں جو سمجھنا ہے تم سمجھو۔مجھے فرق نہیں پڑتا۔"عائمہ نے اپنے لہجے میں اور مضبوطی لاتے ہوئے کہا۔"

لیکن مجھے پڑتا ہے مس عائمہ حیات۔"اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔"

پلیز اسجد۔میری بات کو سمجھو۔میں تمہارے ساتھ مزید اسطرح کے تعلقات نہیں رکھ سکتی۔"اس بار لہجے میں بے بسی تھی۔"

اس سے پہلے بھی تو تم رہ رہی تھی نا۔اب کیا ہو گیا ہے۔"اسکی آنکھوں میں کچھ تھا جسے " دیکھ کر عائمہ ٹھٹھک گئی۔

میں مزید اپنے ماں باپ کو دھوکہ نہیں دے سکتی۔"اس نے بالآخر کہہ ہی دیا۔"

اسجد نے اس بات پہ ایک جاندار قہقہہ لگایا۔

اوہ۔تو یہ بات ہے۔اب تک تمہاری غیرت سو رہی تھی اور اب اچانک سے جاگ گئی" ہے۔لیکن میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔"اسجد نے تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اچھا کیا کرو گے تم؟"عائمہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔"

اگر تم میرے ساتھ رابطے میں نا رہی تو تمہیں یاد تو ہو گا ہم نے کتنی یادیں ایک ساتھ" محفوظ کی ہیں۔"اسنے خباثت سے کہا۔

اچھا اب تم مجھے بلیک میل کرو گے ؟"اس نے سینے پہ ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔"

پورا کالج جانتا ہے ہمارے بارے میں۔تم کس کس کا منہ بند کراؤ گی۔"اسنے ہنستے ہوئے" کہا۔

مجھے دھمکی دینے سے کچھ نہیں ہو گا۔میں کسی کے باپ سے نہیں ڈرتی اسجد!!"اسنے" بھی ہنستے ہوئے جواب دیا۔

اپنے باپ سے تو ڈرتی ہو نا۔" وہ جانتا تھا کہ وہ پر اعتماد لڑکی ہے۔اسلئے اسنے اس کی کمزوری پکڑی تھی۔"

میرے بابا کو تم کچھ نہیں بتاؤ گے۔" اسنے انگلی اٹھاتے ہوئے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔"

دیکھ لیں گے مس عائمہ حیات۔" یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے چلا گیا۔" پیچھے اسے پریشانی میں مبتلا کر گیا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ صرف تمہیں دھمکی دے رہا ہے۔کچھ نہیں کرے گا وہ۔" زارا اسے دلاسہ دے رہی تھی۔"

اگر اس نے سچ میں ایسا ویسا کچھ کر دیا تو؟" عائمہ کے دل میں یہ ڈر بیٹھ گیا تھا۔"

اگر اس میں اتنی ہمت ہوتی اور اگر وہ سچ میں تمہارے ساتھ مخلص ہوتا تو رشتہ بھیجتا نا۔""

زارا اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی اور کسی حد تک وہ کامیاب بھی رہی تھی۔

عائمہ کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔اس سے زیادہ مضبوطی نہیں دکھا سکتی تھی وہ۔کم سے کم زارا کے سامنے تو بالکل نہیں۔

زارا نے اسے گلے سے لگایا اور چند لمحے اسکا سر تھپکتی رہی۔

عائمہ کے رونے میں مزید شدت آگئی۔

www.novelsclubb.com

اس بار اسکا غم و خوف بہت زیادہ تھا۔اسے اپنے کیے ہوئے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا تھا۔

! کھل گیا تھا زندگی کا ہم سے دروازہ غلط

! آج تک ہم بھر رہے ہیں جس کا کفارہ غلط

مہینہ گزر گیا مگر اسجد نے کوئی رد عمل نہیں دیا تھا۔ پھر بھی عائمہ کے دل میں ڈر بیٹھ گیا تھا کہ وہ کبھی نا کبھی کچھ کرے گا۔

وہ جائے نماز پہ بیٹھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوئے اللہ کے سامنے گڑگڑا رہی تھی۔

آنسوؤں سے بھیگا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں چھپائے اللہ سے مغفرت کی دعا مانگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اللہ سے اپنے لئے صبر مانگ رہی تھی تاکہ وہ سب کا سامنا کر سکے۔ اور کچھ حد تک اسے صبر آ بھی گیا تھا۔

یَاۤاَیُّیۡ-هَاالَّ-ذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُ-وۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰ-ہَ مَعَ الصّٰ-بِرِیۡنَ (سورۃ البقرہ:153)

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ " ہے۔"

سفید دوپٹے میں تکلیف کی شدت سے زرد پڑتا چہرہ اور آنکھوں کے گرد پڑے ہوئے حلقے۔۔

وہ جیسے زندگی سے ٹھوکر کھائی ہوئی تھی۔وہ مایوس ہی تو ہو چکی تھی ہر انسان سے، اپنی زندگی سے۔

ہر دیکھنے والے کو اس کی حالت قابل رحم لگتی لیکن ایک وہ تھی جسے اپنے آپ پر رحم نہیں آرہا تھا۔

معمول کی طرح آج پھر اس کے رونے میں شدت آچکی تھی اس کی ہچکیاں دل دہلا دینے والی تھی۔

روتے روتے ایک بار پھر وہ سجدے میں گر چکی تھی۔

عائمہ بیٹا۔ تمہارے کچھ دوست آئے ہیں ملنے تم سے۔" سلطانہ بیگم نے اسے نیچے سے" ہی آواز لگائی۔

آرہی ہوں امی۔" اسنے بلند آواز میں کہا۔"

www.novelsclubb.com

اور اپنا حلیہ ٹھیک کرتی باہر جانے لگی۔ سیڑھی پر سے اترتے ہوئے کوئی مردانہ آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

اور سمجھنے میں اسے سیکنڈ لگے تھے کہ یہ اسجد کی آواز تھی۔

اسکے پیر وہیں لڑکھڑانے لگے۔وہ بہ مشکل نیچے اتری۔

ہیلو عائمہ۔کیسی ہو؟"اسجد کی آنکھوں میں اسے دیکھ کے چمک آئی۔"

میں۔۔ٹھیک۔۔ہوں۔"بہت مشکل سے الفاظ ادا ہوئے۔"

بیٹا نیچے آؤ۔ملو سب سے۔"سلطانہ بیگم نے اس سے کہا۔"

www.novelsclubb.com

عائمہ کی آنکھوں سمیت پورا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑنے لگے تھے۔

تو یہ طے تھا کہ اسے اپنی سزا ذلت سمیت کاٹنی تھی۔اپنے ماں باپ کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھنا دل چیر جانے جیسا تھا۔

آہستہ آہستہ منظر دھندلانے لگا۔اسے سانس نہیں آ رہی تھی۔پھر اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہو چکی تھی اور پہلی مرتبہ اسے پینک اٹیک ہوا تھا۔

(حال)

نازیہ بیگم اسے باقاعدہ گھور رہی تھیں۔وہ عمر صاحب کی طرف دیکھ کر منمنا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہے نازیہ بیگم۔کیوں گھور رہی ہیں میرے بیٹے کو۔"انہوں نے مصنوعی گھورتے" ہوئے کہا۔

شادی بھی کر لیتے جب اتنا بڑا فیصلہ کر لیا تھا تو۔ پھر آ کر دونوں باپ بیٹے مجھے بتاتے۔ میں " تو کسی خاطے میں ہی نہیں ہوں۔" انہوں نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔

وہ اٹھ کر ان کے پاس آیا اور انکے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے کہا۔

"امی اگر وہ آپکو نہیں پسند آئی تو میں نہیں کروں گا وہاں شادی۔"

ان لوگوں نے صرف اتنا بتایا تھا کہ لڑکی پسند کر لی ہے اور رشتہ لے کر جانا ہے۔ لڑکی کون ہے یہ سب ان کے لئے سرپرائز تھا۔

www.novelsclubb.com

زارا اور زارا کی فیملی میں سب جانتے تھے۔

عارش کو ایک بار عائمہ سے مل کر اسے راضی کرنا تھا اور اسکے انکار کو بدلنا تھا۔

تابش اور زارا یونیورسٹی کے باہر روڈ پہ چل رہے تھے۔

زارا کا منہ پھولا ہوا تھا کیونکہ آج تابش یونیورسٹی نہیں آیا تھا تو اس نے سوچا تھا کہ وہ عائمہ کے ساتھ جائے گی مگر وہ اسے لینے پہنچ چکا تھا۔

کب تک ناراض رہنے کا ارادہ ہے؟"تابش اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہنے لگا۔"

ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔دور رہو۔"زارا نے غصے سے کہا۔"

اوکے اوکے۔!!زی جان۔"اسنے دونوں ہاتھ اوپر کھڑے کرتے ہوئے کہا۔"

واٹ زی جان۔"زارا نے آڑا تیڑھا منہ بنایا۔"

پیار سے کہہ رہا ہوں یار۔"اسنے معصوم چہرہ بنایا۔"

اپنا چھپری رومینس تم اپنے پاس ہی رکھو۔"زارا نے گھورتے ہوئے کہا۔"

اوہ!!ایسی بات ہے تو پھر میں چھپری ہی سہی۔"اسنے زارا کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اور"

اسے اپنے ساتھ لگائے اسکی پیشانی پہ بوسہ دیا۔

www.novelsclubb.com

یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ زارا کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا۔

شوہر ہوں تمہارا اتنا حق تو میں بھی رکھتا ہوں۔"اسنے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے" ہوئے کہا۔

ہاں۔اب تو چھوڑ دو۔"زارا نے اسے دھکا دیتے ہوئے کہا۔"

بہت ظالم ہو بھئی۔"اسنے ہنستے ہوئے خود سے الگ کیا مگر ہاتھ اب بھی پکڑا ہی ہوا تھا۔"

ایسے ہی چلنا پڑے گا ورنہ اٹھا کر لے جاؤں گا۔"اسنے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے" کہا۔

www.novelsclubb.com

زارا پیر پٹخ کر اسکے ساتھ چلنے لگی۔

ساحل لیپ ٹاپ لئے اس میں کچھ کھوج رہا تھا۔اچانک ہی اسے کوئی ای میل موصول ہوئی۔

جیسے جیسے وہ ای میل دیکھتا جا رہا تھا اسکی آنکھوں کی چمک اور اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہوتی گئی۔

اب آئے گا مزہ۔!! مس عائمہ حیات۔"اسنے ایک زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔"

مجھے ٹھکرانے کا بدلہ تو تمہیں چکانا ہی ہو گا۔"پھر سے ان تصویروں پر ایک نگاہ ڈالی اور" لیپ ٹاپ ایک طرف کو پھینک کر بیڈ پر اوندھے منہ گرا

www.novelsclubb.com

وقت بھی کیا چیز ہے۔پگھلتے برف کی طرح آناً فاناً گزر جاتا ہے۔اسی طرح مہینوں گزر گئے اور پتا بھی نہ چلا۔

عائمہ کے اس رد عمل کے بعد عارش نے رشتے والی بات کچھ وقت کے لئے ملتوی کر دی۔ وہ عائمہ کی رضامندی سے یہ رشتہ چاہتا تھا جو کہ ناممکن سی بات ہے۔

زارا نے اسے کہا بھی کہ رشتہ ہو جائے گا تو وہ آہستہ آہستہ قبول کر لے گی ان سب چیزوں کو۔ لیکن زارا بھی جانتی تھی کہ اس بات سے عائمہ کو بہت تکلیف ہو گی۔

اسلئے عارش نے پہلے اسے اعتماد میں لینے کا سوچا کہ اگر وہ اعتبار کا رشتہ بھی قائم کر لے گا تو آگے اسے سمجھانے میں آسانی ہو گی۔

زارا اور تابش کی زندگی بھی بھلی چل ہی رہی تھی۔ تابش زارا کو زچ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

زارا اس سے تنگ آچکی تھی۔ اسنے یہ تک کہ دیا کہ اگر وہ اسی طرح کرتا رہا تو رخصتی کا اگلے پانچ سالوں تک وہ نا سوچے۔ اور اسکی یہ دھمکی کارآمد بھی ثابت ہوتی کہ اگلے دو دن تک تابش اس سے بہت تمیز سے پیش آتا مگر پھر وہی اسکی حرکتیں۔

دوسری طرف ساحل بھی عائمہ کی بربادی کا سامان جمع کر کے بہت مطمئن تھا۔اب بس اسے صحیح موقع کا انتظار تھا کہ کب وہ اس پہ وار کر سکے۔

انکا لاسٹ سیمسٹر چل رہا تھا اور امتحان کے دن بھی نزدیک تھے۔

عائمہ لائبریری میں بیٹھی ہوئی نوٹس بنا رہی تھی۔زارا کو تابش زبردستی کھینچ کر کینٹین لے جا چکا تھا۔

اسے گئے ہوئے ۱۵ منٹ ہوئے کہ وہ بھاگتے ہوئے پھر آ ٹپکی۔

چلو، بیگ پیک کرو۔گھر جانا ہے۔"زارا نے اتھل پتھل سانسوں کے درمیان کہا۔"

ہاں تو بہن تم جاؤ۔میرے نوٹس بن جائیں گے تو میں آ جاؤں گی۔تم نے تو ویسے بھی سیر سپاٹے ہی کرنے ہے۔"عائمہ نے اسکے تابش کے ساتھ گھومنے پر چوٹ کی۔

میری ماں۔ماما کا فون آیا تھا ہم نے تمہارے گھر جانا ہے۔ماما اور خالہ وہیں آئی ہوئی ہیں۔"اسنے خفگی سے کہا۔

ہاں۔تو پہلے کہتی نا۔"کہ کر عائمہ اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔"

تمہیں طعنے مارنے سے فرصت ملے تب نا۔"زارا نے منہ بنایا۔"

حرکتیں تو تمہاری طعنے مارنے والی ہی ہیں۔"عائمہ نے بے تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

ساس کی کمی تھی مجھے۔لیکن شاید وہ تم پوری کر دو گی۔"زارا نے نفی میں سر ہلاتے" ہوئے کہا۔

تیری ہر کمی کو ہوں میں لازمی۔"عائمہ نے شوخی ماری۔"

میری ہر کمی کو ہے تو لازمی۔گانے کا ستیاناس کر دیا تم نے عائمہ کی بچی۔"زارا نے دانت" پیستے ہوئے کہا۔

عائمہ کا بے ساختہ قہقہہ نکلا۔

www.novelsclubb.com

لائیبریری میں آتے ہوئے عارش کی نظر اس پہ پڑی تو وہ مبہوت سا اسے دیکھے گیا۔وہ ہنستی بہت کم تھی اور عارش نے تو اسے اسطرح ہنستے ہوئے پہلی بار دیکھا تھا۔

عائمہ نے نظروں کی تپش محسوس کر کے چہرہ موڑ کے دیکھا تو عارش سے اسکی نظریں ملی۔

ایک لمحے لے لئے وہ ٹھٹھکا۔

لیکن اگلے ہی لمحے اسکی آنکھوں میں عجب سی سرد مہری اتر آئی جو وہ برداشت نہیں کر سکا۔

یہ مخمور آنکھیں جو بدلی ہوئی ہیں"

" کبھی ہم نے انکے ہیں صدقے اتارے

نظروں کا زاویہ بدلا اور وہاں سے جانے کی تیاری پکڑی۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم۔!!"ان دونوں نے بلند آواز میں مشترکہ سلام کیا۔"

وعلیکم السلام۔!!بچوں۔آجاؤآپ لوگوں کا ہی انتظار ہو رہا تھا۔"نازیہ بیگم (عارش کی" ماں)نے مسکراتے ہوئے کہا۔

زارا تو بھاگنے کے انداز میں ان کے بیچ و بیچ جا کر بیٹھ گئی۔جبکہ عائمہ دھیرے دھیرے چلتے ہوئے ون سیٹر صوفے پر بیٹھ گئی۔

تو بتائیں پھر کس کی برائیاں ہو رہی تھی لیڈیز۔"زارا نے ہاتھ کے اوپر تھوڑی ٹکاتے" ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

تمہارے سسرالیوں کی۔"رضیہ بیگم نے کہا۔"

خبر دار۔!!اس چیز کا پرمٹ صرف میرے پاس ہے۔"اس نے ہاتھ اٹھا کے خبر دار" کرنے والے انداز میں کہا۔

اسکے اس انداز پہ سب کا قہقہہ بلند ہوا۔

اچھا بیٹا، آپ لوگوں کے ایگزام کب سے ہیں؟ نازیہ بیگم نے ان دونوں سے پوچھا۔"

عائمہ زارا کی طرف متوجہ ہوئی کہ وہ جواب دے انکی بات کا۔

اور زارا نے تو ان سنی کر دیا۔

www.novelsclubb.com

جواب دو بیٹا۔"اس بار سلطانہ بیگم نے کہا۔"

جی آنٹی اگلے ہفتے سے ہیں۔"اس نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پہ سجاتے ہوئے کہا۔"

تمہیں نہیں پتا کیا ایگزام وغیرہ کا۔"رضیہ بیگم نے زارا کو گھورتے ہوئے کہا۔"

نہیں امی۔میرا کیا لینا دینا ان سب چیزوں سے۔"اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔"

کیوں لینا دینا نہیں ہے۔"نازیہ بیگم نے پوچھا۔"

اف خالہ جان۔!!میری شادی ہو چکی ہے مجھے اور بھی کام ہوتے ہیں نا۔"اسنے بلا کی معصومیت چہرے پہ لاتے ہوئے کہا۔

تو بیٹا جان۔کتنے قسم کے کھانے بنا کے دیتے ہو آپ اپنے شوہر کو۔"نازیہ بیگم نے"

شرارت سے پوچھا۔

ناکریں خالہ جان۔بہت کام ہوتے ہیں۔"اسنے ناآیا ہوا پسینہ پرپہ سے پوچھتے ہوئے کہا۔"

اسکی اس اداکاری پہ ناچاہتے ہوئے بھی ان سب کا زوردار قہقہہ بلند ہوا۔

پھر انہیں باتوں باتوں میں وقت گزر گیا۔

ماما!!ماما!!کدھر ہیں آپ؟"اسنے گھر میں داخل ہوتے ہی چلانا شروع کر دیا۔"

www.novelsclubb.com

کیوں شور مچا رہے ہو برخوردار؟نہیں ہے تمہاری ماما گھر پہ۔"انہوں نے سیڑھیاں"

اترتے ہوئے کہا۔

آج تو انکا کہیں جانے کا پلان نہیں تھا۔ پھر اچانک۔۔۔؟" عارش نے انہیں اپنے ساتھ لگاتے ہوئے صوفے پہ نیم دراز ہوتے ہوئے کہا۔

پرنسس کے گھر گئی ہیں۔" انہوں نے بے نیازی سے کہا مگر آگے کا ردعمل وہ جانتے تھے۔

ک۔کی۔ کیا مطلب۔ کیوں گئی ہیں؟" عارش کا تو سانس اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا۔"

میرے بچے۔ اتنا بھی پوزیسو نہیں ہونا ہوتا ہے۔" انہوں نے اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا،" جواب ہر جذبہ سے عاری ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ چیز انہیں بہت تکلیف دے رہی تھی کیونکہ وہ ان کا اکلوتا بیٹا تھا اور انہیں بہت عزیز بھی تھا۔

وہ خود کو اذیت دے رہا تھا اور یہ چیز انہیں برداشت نہیں تھی۔

اسلئے انہوں نے عارش کے علم میں لائے بغیر رشتہ کی بات کو آگے بڑھانے کا سوچا اور اب اس پہ عمل کرتے ہوئے اپنی بیگم کو سب سچ بتا کر عائمہ کے گھر بھیج چکے تھے۔

آپ تو جانتے ہیں بابا۔ میں اسکے ری ایکشن سے بہت ڈرتا ہوں۔" لہجے میں بے بسی ہی" بے بسی تھی۔

www.novelsclubb.com

بیٹا۔ کبھی نا کبھی تو اسے پتا چلنا ہی ہے۔ ساری زندگی تو ایسے نہیں چلے گا نا۔" انہوں نے" اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

اس نے انکی طرف بے بسی سے دیکھا۔

جہاں تک میں جانتا ہوں پرنسس اپنے ماں باپ کے فیصلے سے انکار نہیں کریں گی۔اور اگر خدانخواستہ کوئی اور رشتہ لے کر آجاتا ہے اور وہ لوگ راضی ہو گئے تب۔؟انہوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

بابا۔۔!!"وہ انکی اس بات پہ تڑپ اٹھا۔"

انہوں نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔اسنے تکلیف سے آنکھیں میچی۔

www.novelsclubb.com

بیٹا میں تمہیں حقیقت بتا رہا ہوں۔رشتے بہت نازک ہوتے ہیں۔ماشاءاللہ سے تمہارا" "ماسٹرز کمپلیٹ ہونے والا ہے۔میرا نہیں خیال کہ وہ لوگ انکار کریں گے۔

ٹھیک ہے۔میں اس سے ملاقات کر کے اسے راضی کرنے کی کوشش کروں گا۔"اس" نے صوفے پہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

جو کرنا ہے جلدی کرو۔میں تمہاری ماما سے بات کر چکا ہوں۔"بالآخر انہوں نے اسکے" سر پہ بم پھوڑا۔

بابا۔۔"اس نے صدمے سے انہیں دیکھا۔"

www.novelsclubb.com

بس۔!!ایک بار شادی ہو جائے تو مناتے رہنا پوری زندگی۔"انہوں نے ہاتھ اٹھا کے" اسے چپ کرایا اور اپنا فیصلہ سنایا۔

اور یہی میرا آخری فیصلہ ہے۔اگر وہ لوگ مان جاتے ہیں تو ہم جلد سے جلد شادی کر دیں" گے ورنہ کوئی بات نہیں۔"انہوں نے اپنی آواز کو تھوڑا سخت رکھا۔

مقصد اسے دھمکانا تھا تاکہ وہ اپنے قدم آگے بڑھائے۔

اور اس بات نے عارش کے ہوش اڑا دئے۔وہ عائمہ کے معاملے میں ضرورت سے زیادہ حساس ہو چکا تھا۔

اور یہ بات اسکے دماغ پہ ہتھوڑے کی طرح لگ رہی تھی کہ اگر وہ لوگ نا مانے تو۔۔۔۔

اسکا ذہن ماؤف ہو چکا تھا۔

اسی طرح اپنا بے جان وجود گھسیٹتے ہوئے وہ کمرے کی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

عمر صاحب نے اپنا چہرہ موڑ لیا کیونکہ وہ اسے ایسے نہیں دیکھ سکتے تھے اور کچھ حد تک انہیں اپنا فیصلہ درست بھی لگا۔

کسی کو تو قدم اٹھانا ہی تھا۔

"عائفہ۔!!عائفہ!!۔۔۔"

"لیکن ہم اتنی جلدی اپنی بیٹی کو رخصت نہیں کرنا چاہتے۔"

وہ اپنی چھوٹی بہن کو آواز دیتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہی تھی جب کمرے سے آنے والی آوازوں پہ اسکے قدم رک گئے۔

نکاح کرنے میں حرج ہی کیا ہے۔رخصتی سال دو سال بعد کر لیں گے۔زارا کا بھی تو " نکاح ہوا ہے۔"سلطانہ بیگم کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔

میں عائمہ سے اس بارے میں بات کروں گا۔ پھر ہی۔۔۔ وہ اور بھی کچھ کہ رہے تھے"

جب اسکا دھیان عائفہ کی آواز پہ گیا۔

کیا ہوا آپی۔ آپ بلا رہی تھیں۔" وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے آ رہی تھی۔"

آپی۔ کیا ہوا؟ کیوں آواز دے رہی تھیں؟" اسنے عائمہ کا بازو پکڑ کے اسے جھنجھوڑا۔"

ہاں۔ وہ میں کیا کہ رہی تھی۔" اسنے عائفہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں وہ میں نے پیزا آڈر کیا تھا وہی کھانے بلا رہی تھی۔" اسنے اسکے گال کھینچتے ہوئے کہا۔"

سچ آپی۔!!یو آر سو سویٹ۔"اسنے چٹاچٹ اس کے دونوں گال چوم ڈالے۔"

"ہاں اور اب تم اسے اکیلے ہی کھانا۔کیونکہ میرا موڈ چینج ہو چکا ہے۔"

یاہو۔یاہو۔"وہ چلاتے ہوئے نیچے کی طرف بھاگی۔"

"یقیناً میری ہی شادی کی بات کر رہے تھے۔"

مگر کس سے۔کون ہے۔

وہ کیسے انکار کر پائے گی۔

انکار کرنے کی کیا وجہ دے گی۔

www.novelsclubb.com

انہی سوچوں میں غرق اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

بھالو۔دروازہ کھولو۔"وہ کب سے عارش کے کمرے کے باہر کھڑی دروازہ پیٹ رہی تھی۔

لیکن اس نے دروازہ نا کھولنے کی قسم کھار کھی تھی جیسے۔وہ اس وقت سے کمرے میں بند تھا۔

اور کسی نے بھی اسے ڈسٹرب نہیں کیا۔زارا عائمہ کے گھر سے سیدھی یہیں آئی تھی۔

اور عارش کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اسکے روم کے باہر کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ کانوں پہ تکیہ رکھے اوندھے منہ لیٹا تھا۔وہ فی الحال کسی سے ملنا نہیں چاہتا تھا۔

زارا میں تم سے کل بات کرتا ہوں۔ابھی جاؤ۔" بالآخر اسے کہنا پڑا تاکہ وہ وہاں سے چلی" جائے۔

شکر ہے عارش تم نے کچھ بولا۔"زارا اسکی آواز سنتے اچھل پڑی۔ لیکن اگلے جملے پہ غور" نہیں کیا۔

اور جب اس کے دماغ نے کام کیا تب وہ چیخ پڑی۔

"کیا مطلب کل بات کرو گے۔ابھی کے ابھی دروازہ کھولو۔"

پلیز زارا۔جاؤ۔"دبی دبی آواز میں غرایا۔"

www.novelsclubb.com

دیکھو میں تمہیں عائمہ کے بارے میں کچھ بتانے آئی ہوں۔"اسنے دروازے سے لگ" کر ہلکی آواز میں کہا۔

تمہاری دوست نے ہی میرا سکون برباد کیا ہے۔ کیوں ہیں وہ ایسی؟" وہ اپنا ضبط کھوتا جا رہا تھا۔

"تم دروازہ تو کھولو۔ پھر بات کرتے ہیں اس بارے میں۔"

جب زارا سب جانتی ہی تھی تو اس سے چھپانے کا کوئی جواز نہیں بنتا تھا۔ یہی سوچ کے اسنے زارا سے بات کرنے کا سوچا۔

www.novelsclubb.com

بکھرے ہوئے بال، ضبط کی شدت سے سرخ پڑتی آنکھیں۔ بے ترتیب سے کپڑے زیب تن کئے وہ دروازہ کھولے کھڑا تھا۔

کیا ہوا ہے تمہیں؟ کس چیز کا سوگ منا رہے ہو؟"زارا نے اسکی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔"

ان سب کی وجہ تم جانتی ہو۔"اسنے سائیڈ ہوتے ہوئے اسے اندر آنے کی اجازت دی۔"

تمہاری عائمہ سے کوئی بات ہوئی ہے کیا۔"اس نے اپنے تئیں اندازہ لگایا۔"

"بات ہوئی نہیں ہے۔ لیکن اب کرنا بہت ضروری ہے۔"

کیا مطلب؟"زارا نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔"

عارش نے اسے الف سے ی تک پوری کہانی سنا دی۔

اب تمہارا کام ہے کل اسے کیفے میں لے کر آنا۔"عارش نے اس سے کہا۔"

خالہ جان نے کی ہے نارشتے کی بات۔انکے جواب آنے تک انتظار کرو۔"زارا اپنی جان" جو کھم میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔

"اگر وہ لوگ انکار کر دیتے ہیں تب تم مل کر بات کر لینا۔

اف زارا تمہارا میں کیا کروں۔"عارش اپنا سر پکڑتے ہوئے کمرے میں ٹہلنے لگا۔"

تم ڈائریکٹ رشتے کی ہی بات کرو اس سے۔بتاؤ اسے کہ تم محبت کرتے ہو اس سے۔""" زارا نے اپنی عقل مندی دکھائی۔

عارش کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

وہ تو جیسے یہ بات جانتی ہی نہیں ہے نا۔"عارش نے دانت پیستے ہوئے کہا۔"

تم اپنے منہ سے بولو۔ کیا پتا وہ مان جائے۔"زارا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔"

بہن تم جاؤ۔ میں خود ہی کچھ کر لوں گا۔"عارش نے اسکا بازو پکڑ کر اسے کمرے سے باہر " کیا اور اسکے منہ پہ زور سے دروازہ بند کر دیا۔

زارا کا تو منہ ہی کھلا رہ گیا اپنی بے عزتی پہ۔

عارش کے بچے تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں۔"زارا نے بدلے میں زوردار دروازہ" پیٹا۔

وہ پروفیسر کے روم سے نکل کر گراؤنڈ کی طرف آرہا تھا جب اسکی نظر عائمہ پر پڑی۔

زارا اسے ۲ منٹ کا بول کر آدھے گھنٹے سے غائب تھی۔اور زارا کی اس حرکت کی وجہ سے عائمہ تپ گئی۔

وہ وائٹ ٹی شرٹ پہ بلیو جینز پہنے، سلیوز کہنیوں تک موڑے، بیگ ایک طرف کندھے پہ ڈالا ہوا۔ بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے جو بار بار آنکھوں پہ آتے تھے۔قدم قدم چلتا اسکی طرف آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بہت سی ستائشی نظریں اسکی طرف اٹھ رہی تھی۔ جنہیں وہ نظرانداز کر کے عائمہ کی طرف بڑھ رہا تھا جو اسے نظرانداز کر رہی تھی۔

ان دونوں کے بیچ دو قدم کا فاصلہ رہ گیا تھا جب اچانک تانیہ ان دونوں کے بیچ آ گئی۔ عائمہ کی طرف اسکی پشت تھی۔

ہائے عارش۔"اسنے مسکراتے ہوئے کہا۔"

ہائے۔ کوئی کام تھا؟"اسنے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔"

ہاں وہ ایکچولی مجھے ایک ٹاپک سمجھنا تھا۔ سر نے کہا تھا کہ سینیرز سے پوچھ لینا۔"اس سے" بات کرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک تھی۔ جس کی وجہ عارش بہت اچھے سے جانتا تھا۔

تو تم کسی اور سینیر سے کانٹیکٹ کر لو۔میں فی الحال بزی ہوں۔"ناچاہتے ہوئے بھی اسکی" چہرے پہ ناگواریت آ گئی۔

"میں انتظار کر لوں گی۔جب تم فری رہو تو سمجھا دینا۔"

اوکے۔کل فری رہوں گا میں۔"اسنے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔"

تھینک یو سو مچ۔"وہ خوشی سے کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔"

www.novelsclubb.com

عارش نے نظر اٹھا کر اسے تلاشنا چاہا تو وہ سامنے بینچ پر بیٹھی تھی۔

ایکسکیوزمی مس عائمہ۔"اسنے بینچ کے قریب جاکر اسے مخاطب کیا۔"

عائمہ جو بک پر جھکی ہوئی تھی۔آواز سن کر ہڑبڑا گئی۔پین اسکے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا۔

اوہ سوری۔وہ مجھے کچھ کہنا تھا آپ سے۔"اسنے اسکی سوالیہ نظروں کے جواب میں کہا۔"

میں وہ۔۔زارا کو ڈھونڈ رہی ہوں۔"اسنے نظریں چاروں طرف دوڑاتے ہوئے اپنی" بے چینی کم کرنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

نہیں وہ زارا کیفے میں آپ کا انتظار کر رہی ہے۔آپ وہیں چلے جائیں۔"ناچاہتے ہوئے" بھی اسے جھوٹ بولنا پڑا۔

وہ دونوں کیفے میں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔اسکی نظریں ہنوز ٹیبل پر تھیں۔اور مقابل کی نظریں اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

یہاں پہ آکر اسے زارا کا میسج موصول ہوا۔ناچاہتے ہوئے بھی اسے رکنا پڑا۔

"میں نہیں جانتا کہ آپ کے والدین نے آپ سے بات کی یا نہیں۔لیکن۔۔۔

کس بارے میں؟"عائمہ نے اسکی بات بیچ میں ہی کاٹی۔"

پھر اسنے اپنے انداز میں اسے مختصر بتایا۔

آپ کا انکار سن کر مجھے بہت تکلیف ہوئی۔"اسنے مصنوعی مسکراتے ہوئے کہا۔"

اسکی مسکراہٹ بناوٹی تھی۔مقابل کے وجود نے اسکی مسکراہٹ چھین لی تھی۔

میں جانتی ہوں۔لیکن ساری زندگی تکلیف میں گزارنے سے بہتر ہے کہ ایک مختصر" عرصہ تکلیف میں گزار دیں۔"اسکی نظریں دور خلا میں اٹکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ ہنسا۔کھوکھلی ہنسی۔

پہلے وہ کھل کے مسکراتا تھا لیکن اب۔۔۔۔

اس کے کل اور آج میں بہت فرق تھا۔

تب اسکی زندگی میں عائمہ حیات نہیں تھی۔وہ تو اب بھی نہیں تھی زندگی میں۔

لیکن دل اور دماغ پہ سوار رہتی تھی۔

"آپ مجھ سے اچھی چیز کی امید نہیں لگا سکتیں۔میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔"

عائمہ کے آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے۔اس نے نظر اٹھا کہ اسے دیکھا اور یہ پہلی مرتبہ تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی اسکی آنکھوں میں دیکھے گیا۔

"میں خود کو آپ کے قابل نہیں سمجھتی۔آپ مجھ سے بہتر ڈیزرو کرتے ہیں۔"

آپ سے بہتر میرے لئے کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔"اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔"

!!کیا غرور تھا۔۔

آپ گھاٹے کا سودا کر رہے ہیں۔"نظروں کا زاویہ بدل چکا تھا۔"

محبت میں نفع نقصان نہیں دیکھا جاتا۔"اسنے لمبا سانس خارج کیا۔"

آپ پیچھے ہٹ جائیں۔میں آپکو کوئی خوشی نہیں دے سکتی۔"اب کے ایک آنسو ٹوٹ کر رخسار پہ پھسلا۔

اور میں آپکو ہر خوشی دے سکتا ہوں۔میرا یقین کریں۔" لہجے میں منت تھی۔"

ٹھیک ہے۔لیکن یاد رہے یہ راستہ آپ نے خود اختیار کیا ہے۔"اسنے کرسی پیچھے دھکیل کر اٹھتے ہوئے کہا۔

اسکے لہجے میں کچھ تھا۔ایک لمحے کو عارش کو خوف محسوس ہوا۔لیکن وہ چھپا گیا۔

بے فکر رہیں آپ پہ کوئی الزام نہیں آئے گا مستقبل میں۔"اب کے چہرہ بے تاثر تھا۔"

شیور۔۔!!"اور یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی۔"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل روم میں ٹہلتے ہوئے بات کر رہا تھا۔

"تم بے فکر رہو۔میں ہر چیز اپنے طریقے سے کروں گا۔"

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا جسے سن کر اسنے دیوار پہ ایک زوردار مکا مارا۔

تمہارا کام ہو جائے گا۔"اسنے غصیلی آواز میں کہا۔"

www.novelsclubb.com

میری بات کان کھول کر سنو۔میں کچھ مہینوں کے لئے باہر جا رہا ہوں۔اگر اس بیچ عائمہ "

"کو پتا چلا کہ وہ میں نے تم سے۔۔۔

اتنے میں تابش دروازہ کھول کر داخل ہوا۔

اسے دیکھ کر اسکی زبان کو تالا لگ گیا۔

تو اس وقت ادھر ؟"اسنے گھڑی دیکھتے ہوئے حیرانی سے کہا جو اس وقت ۹ بجا رہی تھی۔"

کیوں میں اس وقت یہاں نہیں آسکتا کیا۔"اسنے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔"

نہیں یار۔میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔"اسنے اپنے تاثرات نارمل رکھنے کی بھرپور کوشش" کی۔

کس سے بات کر رہا تھا تو؟" تفتیشی انداز میں پوچھا گیا۔"

اس کی بات سن کر ساحل کے چہرے کے تاثرات بدلے۔

"میرے کزن سے۔"

"اچھا۔اتنے غصے میں کس کزن سے بات کر رہا تھا تو۔"

بس ایسی مذاق کر رہا تھا۔تو اتنی تفتیش کیوں کر رہا ہے۔" اسنے کھینچ کر اسے بیڈ پہ بٹھایا۔"

www.novelsclubb.com

کیونکہ مجھے کچھ غلط لگ رہا ہے۔سب ٹھیک ہے نا۔" تابش کو کسی طور چین نہیں آنا تھا۔"

ہاں۔یہ بتا کیوں آیا تھا۔"اسنے اسکا دھیان بھٹکانے کی کوشش کی۔"

آنٹی نے بلایا تھا کال کر کے بریانی کھانے۔"اسنے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔"

ناکر یار۔ایک گھنٹہ سفر کر کے تو بریانی کھانے آیا ہے۔"افسوس کیا گیا۔"

"تو نہیں جانتا میری محبت۔"

"بریانی سے۔"

www.novelsclubb.com

دونوں کا ایک ساتھ چھت پھاڑ قہقہہ بلند ہوا۔

وہ بیڈ پہ ایک طرف کو بیٹھی ہوئی تھی۔ سلطانہ بیگم اس سے تھوڑے فاصلے پہ بیٹھی ہوئی تھیں۔

اور توقیر صاحب سامنے صوفے پہ براجمان تھے۔

"بیٹا میں جانتا ہوں کہ یہ بہت جلدی ہے لیکن میں اس رشتے سے کافی مطمئن ہوں۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ ہم نکاح میں دیر نا کریں۔"

نکاح کا سن کر اسکے دل میں درد کی ایک ٹیس اٹھی۔ تو آخر وہ دن آ ہی گیا تھا۔ اس نے کمال مہارت سے اپنے آنسو روکنے کی کوشش کی۔ چہرہ نیچے جھکا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا اگر تم انکار کرنا چاہتی ہو تو کر سکتی ہو۔ تم آزاد ہو۔"

وہ بیڈ سے اٹھ کر صوفے کے پاس آئی اور گھٹنوں کے بل ان کے قدموں میں بیٹھ گئی۔انکا دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لیا اور اس پہ سر ٹکا دیا۔

نہیں بابا۔مجھے آپ پہ بھروسہ ہے۔آپکا فیصلہ سر آنکھوں پر۔"اسکی آواز بھیگی تھی۔"

انہوں نے اسکا سر چوما اور اٹھا کے اسے گلے سے لگایا۔"

میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ میری بیٹی میرا فخر ہے۔"انکی اس بات پہ اس نے زور سے آنکھیں میچی۔"

www.novelsclubb.com

اور آج تم نے ثابت کر دیا کہ تم واقعی میرا فخر ہو۔"انہوں نے ہاتھوں کے پیالے میں اسکا چہرہ لیتے ہوئے کہا۔"

ہمیشہ خوش رہو۔"اس کی ماں نے آگے بڑھ کر اسکا سر چوما۔"

وہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائی۔وہ اسکی کل کائنات تھے۔

اگر وہ انکار کر دیتی تو انکو تکلیف ہوتی۔

ان کے اعتبار کو ٹھیس پہنچتی۔وہ کیسے کر سکتی تھی یہ۔۔۔؟

اس فیصلے کا ایک پہلو اسے خوشی دیتا تھا اور ایک پہلو۔۔۔؟ وہ سوچ میں پڑ گئی۔وہ پہلو تو تاریک تھا۔ہر قسم کے جذبات سے عاری۔

آنے والی زندگی کا سوچ کر وہ خوف سے کانپ گئی۔

نہیں پتا تھا کہ قسمت اسے کونسا رخ دے رہی ہے۔جسکی شروعات ہی تکلیف دہ ہے۔

زارااور عارش فیملی سمیت وہاں موجود تھے۔آج نکاح کادن فائنل کرنا تھااسلئے سب نے مل کے عائمہ کے گھر خوب رونق لگائی ہوئی تھی۔

عارش کاآنابنتاتو نہیں تھا مگراس کی ضد کی وجہ سے وہ وہاں موجود تھا۔

عائمہ تواسے لفٹ نہیں کرارہی تھی۔اس چیز کی امید بھی نہیں کی تھی اس نے کیونکہ ان لوگوں کونارمل کپلز بننے کے لئے وقت درکار تھا۔

اسنے اپنی تنہائی دور کرنے کے لئے تابش کوبلالیا تھا۔جس پہ زارانے اسے خوب سنائی اور بدلے میں عائمہ سے ملاقات بھی منسوخ کردی۔

عارش صبر کے گھونٹ پی کررہ گیا۔

عائفہ بھاگتے ہوئے آئی اور عارش کے سائیڈ والے صوفے پہ چڑھ کر بیٹھ گئی۔

آپ ہی ہیں نا آپی کے ہونے والے دولہے راجا۔"اسنے چہکتے ہوئے پوچھا۔"

جی گڑیا۔میں ہی ہوں۔"اسنے اسکے گال کھینچتے ہوئے کہا۔"

"ویسے آپ بہت ہینڈسم ہیں۔"

اسنے اسکی ڈریسنگ دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ آج ضرورت سے زیادہ تیار ہوا تھا۔

رئیلی۔ تمہیں میں اچھا لگا ہوں؟"اس نے حیرانی ظاہر کی۔"

ہاں بہت زیادہ۔آپ کو پتا ہے میں ہمیشہ سے چاہتی تھی کہ میرا کوئی بڑا بھائی ہو۔ابھی ماما" نے بتایا کہ آپ میرے بڑے بھائیوں جیسے ہی ہیں۔"اسنے معصومیت سے ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے ٹکاتے ہوئے کہا۔

عارش تو بس اسے دیکھے گیا۔بے بی پنک کلر کی فراک پہنے، چھوٹے چھوٹے کندھوں تک آتے بال جو ہیر بینڈ میں مقید تھے۔عائمہ کی طرح ہی سیاہ آنکھیں۔

www.novelsclubb.com

کتنی معصوم اور پیاری تھی وہ۔

اور عائمہ کے حوالے سے تو وہ اسے اور بھی عزیز لگ رہی تھی۔

"اچھا آپ جب نیکسٹ ٹائم آئیں گے تو ڈھیر سارے گفٹس لائیے گا۔"

"اچھا وہ کیوں؟"

وہ شاید باتونی تھی تو وہ بھی اس سے ویسے ہی باتیں کرنے لگا۔

آپ میرے بڑے بھائی ہیں نا۔اور بھائی تو چھوٹی بہنوں کو ایسے ہی ٹریٹ کرتے ہیں۔""
معصومیت کی انتہا تھی۔

اس کے انداز پہ اس نے قہقہہ لگایا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا آپ مجھے لسٹ لا دیں۔میں اگلی بار لے آؤں گا۔"

اسکی خوشی کی تو کوئی انتہا نہیں رہی۔ وہ بھاگتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

"عائفہ کہاں تھی تم۔ تمہارے ٹیوشن کا ٹائم ہو گیا ہے۔"

عائمہ کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔

وہ صوفے پہ تھوڑا آگے ہو کر آواز کی سمت دیکھنے لگا۔ مگر ندارد۔

وہ بس اس کی ایک جھلک کا منتظر تھا۔

مگر اس سے بھی محروم رہ گیا تھا۔

بادشاہ تھے ہم اپنے مزاج مستی کے

عشق نے تیرے دیدار کا فقیر بنا دیا

نکاح کی تاریخ عائمہ کے آخری سیمسٹر کے امتحان کی وجہ سے ایک مہینے بعد کی رکھی گئی تھی۔

اور ساتھ ہی زارا کے بھائی زوہیب کا نکاح اور رخصتی بھی طے پائی تھا۔

کیونکہ زارا کے نکاح کے وقت زوہیب راضی نہیں تھا۔وہ رخصتی بھی ساتھ ہی چاہتا تھا۔

عائمہ نازیہ بیگم کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔

انہوں نے اسکے ہاتھ میں شگن کا لفافہ اور انگھوٹی پہنائی تھی۔

وہ ان کے اکلوتے بیٹے سے منسوب تھی۔اور یہی وجہ کافی تھی جس کی وجہ سے وہ انہیں بے حد پیاری ہو گئی تھی۔

پھر سب باتوں کے بعد خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔

اور پھر سب رخصت ہو گئے۔

زوہیب بیڈ پر بیٹھے کچھ سوچ رہا تھا۔جب کسی خیال کے تحت اس نے اپنا سیل فون اٹھایا اور کسی کو کال ملائی۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم پھوپھو۔"اسکا انداز بہت سنجیدہ تھا۔"

"جی الحمدللہ۔سب ٹھیک ہے یہاں پر۔"

"پھوپھو۔میری عنیزہ سے بات کروادیں۔"

عنیزہ اسکی پھوپھوزاد تھی۔اسکی بچپن کی محبت۔جس سے اسکی نسبت سالوں پہلے طے کی گئی تھی۔لیکن کچھ مسائل کے سبب شادی رکی ہوئی تھی۔

دوسری طرف سے کسی نرم نسوانی آواز پہ اسکے تنے ہوئے نقوش ڈھیلے پڑے۔اسکے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو؟"

کل تیار رہنا۔میں ۹ بجے لینے آؤں گا۔"حکمیہ انداز میں کہا گیا۔"

میں اس وقت کوئی بحث نہیں چاہتا۔پلیز۔"کہہ کر کھٹاک سے کال بند کی۔"

گرے کلر کی ہڈی پہ بلیک جینز پہنے۔سر پہ پی کیپ لگائے اور سن گلاسز ہاتھوں میں لئے وہ سامنے سے چلا آرہا تھا۔

اسکی براؤن آنکھیں اس وقت دھوپ میں کانچ کی مانند چمک رہی تھیں۔

تانیہ جو کینٹین میں بیٹھی ہوئی تھی۔اسے دیکھ کر جلدی سے سامان سمیٹتی اسکی طرف بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو عارش۔"

بھرپور خوشی کا مظاہرہ کیا۔

عارش جی بھر کے بدمزہ ہوا۔ صبح صبح وہ کسی اور کو دیکھنے کا خواہش مند تھا اور تانیہ ٹپک پڑی۔

لڑکیوں سے اسکی اچھی خاصی دوستی ہوتی تھی لیکن دوستی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ وہ اپنی حدود جانتا تھا۔

لیکن تانیہ کچھ زیادہ ہی فری ہونے کی کوشش کر رہی تھی اور اسی چیز سے اسے چڑ تھی۔

ہائے۔" مسکرانے کی کوشش بھی نہیں کی۔"

www.novelsclubb.com

اس دن کہا تھا تم نے کہ کل سمجھا دو گے اور کل تم آئے ہی نہیں۔ ناٹ فیئر۔" اسنے منہ بسور کر کہا۔"

عارش آنکھ پھاڑ کے اسے دیکھنے لگا۔کیسے وہ اسے نخرے دکھا رہی تھی جیسے اسکی بیوی ہو۔

"I am not feeling well yesterday, that's why"

اسنے بہانا بنایا۔

اوہ۔۔تم ٹھیک ہو نا اب۔دراصل پروفیسر نے تمہارا ہی کہا تھا کہ تم ان کے برائٹ"
"اسٹوڈنٹ ہو تو تم اچھا ایکس پلین کرو گے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔کونسا ٹاپک تھا وہ بتاؤ میں تمہیں سمجھا دیتا ہوں۔"

وہ جانتا تھا کہ اب وہ اسکی جان نہیں چھوڑے گی اس سے بہتر تھا کہ وہ سمجھا ہی دے۔

ہاں۔یہ والا۔اسنے جلدی سے حیرت وخوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بک کھول کر سامنے کی۔۔"

لائبریری چلو وہیں بیٹھ کر سمجھا دیتا ہوں۔"اسنے قدم لائبریری کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔"

نہیں کینٹین چلتے ہیں نا۔لائبریری میں اور بھی لوگ آجائیں گے پھر۔"اس نے جھٹ سے کہا۔"

www.novelsclubb.com

"تو؟"

"تو مجھے سمجھ نہیں آئے گی پھر۔"

!!عارش نے ابرو اچکائے۔اس لڑکی کے بہانے افف۔۔

"ٹھیک ہے چلو۔"

وہ تانیہ کے ساتھ کینٹین میں داخل ہوا تو اسکی نظر عائمہ اور زارا پہ پڑی۔

وہ دونوں آپس میں محوِ گفتگو تھیں۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں پہ نظر پڑتے ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ایک ذرا سی غلطی انکے نازک رشتے میں غلط فہمی پیدا کر سکتی تھی۔

وہ وہاں سے جانے ہی لگا تھا کہ تانیہ نے اسے آواز دی۔

عارش تم ادھر بیٹھو۔ میں کچھ آڈر کر کے آتی ہوں۔" وہ ایک ٹیبل پر اشارہ کر کے وہاں" سے جانے لگی۔

عائمہ اور زارا نے بیک وقت گردن اٹھائی۔

عارش دانت پیس کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

ناچاہتے ہوئے بھی اسے بیٹھنا پڑا۔ ورنہ زارا اور عائمہ کی غلط فہمی بڑھ جاتی۔

وہ ترچھی نظر سے ان لوگوں کو دیکھنے لگا۔زارا کی آنکھوں میں صاف غصہ جھلک رہا تھا۔ جبکہ عائمہ ہر چیز سے لاپرواہ تھی۔جیسے اسے فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

عارش کو عجیب سی بے چینی نے آگھیرا۔وہ تانیہ کا انتظار کرنے لگا اور وہ آ کے ہی نہیں دے رہی تھی۔

آج سے پہلے ۱۰ منٹ کبھی اسے اتنے طویل نہیں لگے تھے جتنے آج لگ رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد تانیہ وہاں آئی اور اسے دیکھ کہ عارش کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔اسکا حلیہ بدلا ہوا تھا۔

پہلے وہ نارمل ڈریسنگ میں تھی اور اب اسنے کپڑے چینج کر لئے تھے۔

اب وہ ریڈ کراپ ٹاپ پہ نیلی جینز پہنے ہوئی تھی۔اور میک اپ بھی کمال کا تھا۔چونکہ وہ غیر مسلم تھی توان لوگوں کی نظر میں اسطرح کی ڈریسنگ عام ہوتی تھی۔عارش نے اسے دیکھ کر جھرجھری لی۔

عارش کی چھٹی حس اسے کچھ غلط ہونے کا اشارہ دے رہی تھی۔

ابھی کچھ دیر گزری ہی تھی کہ ایک ویٹر وہاں آیا۔جس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی ٹرے تھی۔

جس میں ریڈ ویلویٹ کا کیک،کچھ ڈرنکس اور کچھ گفٹس تھے۔

www.novelsclubb.com

عارش ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

عائمہ کی آنکھوں میں اب حیرانی تھی جبکہ زارا کا چہرہ غصے سے تمتمارہا تھا۔وہ جانتی تھی اب کیا ہونے والا ہے۔

کیا ہے یہ سب؟"عارش کی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔وہ دم بخود رہ گیا" تھا اسکی حرکت پہ۔

وہ کرسی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور ایک گھنٹہ فولڈ کیا اور ایک گھٹنے کا سہارا کے کر زمین پہ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"I don't know why my eyes are always searching for you always."

" I don't know why your smile makes me happy."

" I don't know why I feel more special about you."

"I love you until my last breath. I love you. I love you."

www.novelsclubb.com

وہ ایک ہی دھن میں جذبات سے بھرپور آواز میں بولے گئی۔

عارش ہکا بکا رہ گیا۔آس پاس کے سارے لوگ متوجہ ہو گئے تھے۔

بے ساختہ ہی اس نے نظریں اٹھا کر عائمہ کو تلاشنا چاہا تو وہ وہاں سے زارا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر لے جا رہی تھی۔

لڑکوں کا پورا گروپ وہاں آ چکا تھا اور دھیرے دھیرے لوگ وہاں جمع ہو رہے تھے۔

وہ اب تک اسی سمت دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ ابھی ابھی گئی تھی۔

سب لڑکوں نے ہانٹنگ شروع کر دی۔

اسکی آنکھوں میں سرعت سے سرخی پھیلی۔ وہ ان سب چیزوں کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

تانیہ نے اسکا ہاتھ پکڑنے کی کوشش تو اس نے جھٹ سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔

ڈونٹ ڈئیر ٹو ڈو دس۔"وہ غرایا۔"

تانیہ بدک کر پیچھے ہوئی۔

"اوکے اوکے۔لیکن مجھے یقین ہے کہ تم بھی مجھے پسند کرتے ہو۔"

عارش کا غصہ اور بڑھ گیا اسکی بات پہ۔

جسے میں پسند کرتا ہوں بلکہ محبت کرتا ہوں۔بہت جلد اس سے میری شادی ہونے والی"

"ہے۔

"stay away from me اسلئے پلیز۔"

اسنے انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔

اور وہاں سے جانے لگا تو تانیہ جھٹ سے اسکے راستے میں حائل ہوئی۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے اسکا کندھا پکڑا اور اسے جھٹکے سے سائیڈ پہ کرتے ہوئے غرایا۔

"آئے ریپیٹ اگین۔ڈونٹ ڈئیر ٹو ڈو دس۔"

www.novelsclubb.com

اور وہاں سے چلا گیا۔

وہ بھاگتے بھاگتے گراؤنڈ کا ہر حصہ دیکھ چکا تھا مگر وہ لوگ اسے کہیں نہیں نظر آئے۔

آج صحیح معنوں میں وہ اسکا اعتبار کھو چکا تھا۔ابھی تو وہ اس پر اعتبار بھی نہیں کرتی تھی۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب تہس نہس کر دے۔اس خوشگوار موسم میں بھی اسے پسینے چھوٹ رہے تھے۔

اسنے سیل نکال کر زارا کو کال ملائی۔اسنے ایک رنگ پر کال اٹھالی تھی۔

شرم سے ڈوب مرو عارش تم۔تمہارا نکاح فائنل ہو چکا ہے اور تم افئیر چلا رہے ہو۔یہ " تھی تمہاری محبت۔"

زارا کال اٹھاتے ہی پھٹ پڑی۔

زارامیری عائمہ سے بات کراؤابھی کے ابھی۔"اس نے خود پہ ڈھیروں ضبط کرتے" ہوئے کہا۔

"جو حرکت تم نے کی ہے۔ تمہیں لگتا ہے وہ تم سے بات کرے گی۔"

وہ تمہارے ساتھ ہے یا نہیں؟"وہ چلایا۔"

دیکھوزارا۔میں تمہیں سب سمجھاتا ہوں۔ابھی میری پلیز عائمہ سے بات کراؤ۔"وہ پھر" سے اونچی آواز میں چلایا۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم۔"عائمہ کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔"

اسکے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے۔اسنے ایک لمبی سانس خارج کی۔

وعلیکم السلام۔"اب کے اس کی آواز میں نرمی در آئی۔"

آپ جیسا سوچ رہی ہیں ویسا بالکل نہیں ہے۔میں بتاتا ہوں کہ کیا ہوا تھا۔"اسنے ایک ہی سانس میں کہنا شروع کیا۔

میں کچھ نہیں سوچ رہی اور آپ ڈریں مت۔میں نکاح سے انکار نہیں کروں گی۔اسی چیز کا خدشہ ہے نا آپکو۔"اسکی آواز میں بلا کی سرد مہری تھی۔

www.novelsclubb.com

عارش ساکت ہو گیا اسکی بات پہ۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس طریقے سے پیش آئے گی۔

میری بات سنیں۔۔۔"وہ کہتا رہا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔"

اسنے فون کان سے ہٹا کر دیکھا کہ کال کٹ تو نہیں گئی مگر کال چالو تھی۔

یہ کیا تھا عائمہ۔تم اتنی پر سکون کیسے ہو۔"زارا کی بھڑکیلی آواز اسے سنائی دی۔"

جیسا میرا ماضی ہے۔میرے نصیب میں کوئی وفادار انسان تو نہیں آنا تھا نا۔وہ مجھے عزت" دیں وہی کافی ہے میرے لئے۔"آخر میں اسکی آواز بھیگ گئی تھی۔

عارش کی پیشانی کی رگیں ابھر آئی۔آنکھیں لال انگارا ہونے لگی۔

اتنی توہین۔۔!!وہ اسے کیا سمجھتی تھی۔غصے سے اس نے مٹھیاں بھینچ لی۔

مرے مرے قدموں سے چلتا وہ یونیورسٹی کے باہر آیا۔غصہ تھا کہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔

فون اٹھا کے اسنے پوری قوت سے زمین پر دے مارا۔

آس پاس کے لوگ چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

وہ بائیک پر بیٹھا اور پوری اسپیڈ سے اسے بھگا کر لے گیا۔

۔۔۔۔۔۔

عائمہ گھر پہنچی تو پتا چلا کہ اسکی امی لوگ اسکے نکاح کی شاپنگ کرنے گئے ہیں۔

سر میں درد کی ایک لہر اٹھی۔

اسکا ذہن کچھ بھی سوچنے سے قاصر تھا۔

تو یہ تھا اسکا نصیب۔۔۔!! اسطرح اسے اپنے گناہوں کا خمیازہ بھگتنا تھا۔

اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ دھاڑے مار مار کر روئے۔چیخے چلائے۔ مگر وہ اتنی سخت ہو چکی تھی کہ ایک آنسو بھی اسکی آنکھوں میں نہیں آیا۔

اسجد نے صحیح کہا تھا کہ وہ اس لائق ہی نہیں ہے کہ کوئی اس سے محبت کرے۔تو اس نے کیسے سوچ لیا کہ وہ اس سے محبت کر سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

آج اسکی ہر بات سچ ثابت ہوئی تھی۔

انہیں سوچوں میں گم وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

زوہیب اور عنیزہ اس وقت شاپنگ مال میں تھے۔

شادی کی شاپنگ وہ اپنی مرضی سے کرنا چاہتا تھا جبکہ عنیزہ کو اسکی یہ حرکت ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔

ممانی جان کر لیتیں نا شاپنگ۔آپ خواہ مخواہ ہی مجھے ساتھ لائے ہیں۔"وہ جب سے ملے" تھے وہ خاموش ہی تھا۔

کیونکہ وہ جب بھی ملتا بہت باتیں کرتا تھا اور وہ صرف سنتی رہتی۔

www.novelsclubb.com

"اور کہتی کہ "آپ کتنا بولتے ہیں۔

اور آج اسنے جانا کہ وہ تو اسکی خاموشی برداشت ہی نہیں کر سکتی تھی۔

وہ اب بھی نظر انداز کر رہا تھا۔

آپ کچھ بول کیوں نہیں رہے۔"اسنے اسکا بازو پکڑ کر پوچھا۔"

اسنے ایک نظر اسکے چہرے کو دیکھا پھر اپنے بازو کو۔

اور پھر دھیرے سے اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے بازو سے الگ کیا اور چلنے لگا۔

اسکی اس حرکت پہ اسے بہت غصہ آیا مگر وہ ضبط کر گئی۔

www.novelsclubb.com

اچھا نا آئے ایم سوری۔"وہ کان پکڑ کر کہنے لگی۔"

اسنے ایک نظر اسے دیکھا پھر واپس نظروں کا رخ سامنے کر لیا۔

اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔اور اسی لمحے اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔

"زوہیب پلیز۔"

زوہیب نے چونک کر اسے دیکھا۔آنسو دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا۔ایک دم غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

آپ بات کیوں نہیں کر رہے۔"آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔"

تم میری کال کیوں پک نہیں کر رہی تھیں۔"اسنے ہاتھ سینے پہ باندھتے ہوئے کہا۔"

وہ میں۔۔وہ میرے فون کی بیٹری۔۔"وہ کنفیوژ ہوئی۔"

پلیز کوئی بہانہ مت گھڑنا۔"اسنے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا۔"

وہ خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔

اب اور کتنے سال بعد شادی کرنی ہے تم نے۔میں مزید انتظار نہیں کر سکتا۔اپنا ماسٹرز تم یہاں بھی کمپلیٹ کر سکتی ہو۔"

مجھے پی-ایچ-ڈی بھی کرنی ہے۔"اسنے نظریں نیچی رکھتے ہوئے کہا۔"

واہ۔۔"اسنے تالی بجائی۔"

مجھ سے شادی سے بچنے کے لئے پتا نہیں تم کون کونسی ڈگریاں لو گی۔"طنزیہ کہا۔"

آپ مجھے طعنے مار رہے ہیں۔"اس کی آنکھوں میں ایک مان تھا۔یوں جیسے وہ تو یہ کر ہی نہیں سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

جی میں طعنے ہی مار رہا ہوں۔"اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔"

عنیزہ کی آنکھیں حیرت سے باہر آنے کو تھی۔

"اب چپ چاپ شاپنگ کر لو۔اور نکاح کی تیاری کرو۔"

اسکا ہاتھ پکڑے کھینچتے ہوئے وہاں سے لے جانے لگا۔

چھوڑیں مجھے۔میں بھائی کو بتادوں گی۔"اسنے احتجاجا کہا۔"

ہاں بتادینا۔ڈرتا نہیں ہوں تمہارے بھائیوں سے۔"اسنے اونچی آواز میں کہا۔"

عنیزہ مرتی کیا نہ کرتی۔اسکے ساتھ چلنے لگی۔

عنیزہ چار بھائیوں کی اکلوتی اور سب سے چھوٹی بہن تھی۔

یہی وجہ تھی کہ اس کے خوب لاڈ اٹھائے جاتے تھے۔اسلئے مزاج میں اب بھی تھوڑا بچپنا تھا۔

جب زوہیب نے عنیزہ سے شادی کی خواہش ظاہر کی تو وہ لوگ خوشی خوشی راضی ہو گئے۔ پرائے خاندان میں شادی کرنے کے بہت خدشے ہوتے اور وہ ان کی اکلوتی بہن تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ زوہیب کے لئے انکار نہیں کر پائے۔

لیکن وہ ہمیشہ پڑھائی کا بہانہ کر کے شادی کی بات گول مول کر جاتی۔اور اگر وہ لوگ اصرار کرتے تو رونا ڈال دیتی۔

www.novelsclubb.com

انہی وجوہات کی بنا پر جب سے ڈیٹ فکس ہوئی تھی وہ اسکی کال نہیں اٹھا رہی تھی۔لیکن اب زوہیب کی بس ہو گئی تھی۔

ایسے ہے تو ایسے ہی سہی۔

ساحل اور تابش اس وقت 'چھترپتی شیواجی مہاراج انٹرنیشنل ائیرپورٹ' پر موجود تھے۔

ساحل لندن کے لئے روانہ ہو رہا تھا۔

اسکے بھائی کے پاس۔ وہاں انکا بزنس تھا اور وہ چاہتے تھے کہ کچھ وقت کے لئے وہ آکر سب کچھ سنبھالے۔

چل جگری۔ جا رہا ہے تو گوری بھابھی لے کر ہی آنا۔" اسنے گلے لگاتے ہوئے کہا۔"

بھابھی تو تیری یہیں ہے۔ اور تجھے ہی اسکا خیال رکھنا ہے۔" اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے ساحل" نے کہا۔

کیا مطلب۔کون ہے بھابھی۔"تابش نے حیرانی سے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔"

میری بھابھی کی بیسٹ فرینڈ۔"اسنے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔"

"کیا مطلب۔وہ قصہ تو ختم ہو چکا نا۔"

قصہ تو اب شروع ہو گا میرے یار۔"اسنے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

تابش نے ایک لمحے کو سوچا کہ وہ بتادے عائمہ کی شادی کے بارے میں۔لیکن اگلے لمحے وہ سر جھٹک گیا۔

اسکے آنے سے پہلے تک شادی ہو چکی ہو گی۔ابھی اگر وہ بتادے گا تو خواہ مخواہ ساحل نے تماشہ بنادینا تھا۔

اچھا چل۔ تیری فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے۔ہندوستانی زمین کا بوجھ ہلکا کر۔"ایک بار پھر" اسے گلے سے لگایا۔

چل یار۔ول مس یو۔"اسنے بھی زور سے اسے خود میں بھینچ لیا۔"

www.novelsclubb.com

بس کر۔بھابھی کے ساتھ کریو یہ سب۔"تابش نے شرارت سے کہا۔"

دھیان رکھنا اس کا۔"اسنے آنکھیں دکھائی۔"

ہاں نا رکھوں گا۔" نپے تلے الفاظ میں کہا۔"

اس واقعہ کو ہوئے ہفتہ گزر چکا تھا۔ مگر ان دنوں عارش کی بے چینی بہت حد تک بڑھ گئی تھی۔

وہ عائمہ سے مسلسل بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسے تو جیسے پرواہ ہی نا تھی۔

زارا نے بھی اس سے قطع تعلق کر لیا تھا۔

وہ زارا سے ملنے گھر بھی گیا مگر اس نے بات نا کرنے کے لئے امتحانات کا بہانہ گھڑ دیا۔

تانیہ بھی اسے مسلسل کالز اور میسجز کر کے پریشان کر رہی تھی۔ اس چیز نے اسکا دماغ مزید گھما کر رکھ دیا تھا۔

اس پورے ہفتے میں اس نے اپنا زیادہ وقت روم میں ہی گزارا تھا۔ نازیہ بیگم یہی سمجھتی رہیں کہ وہ امتحانات کی تیاریوں میں مصروف ہے۔

وہ بھی ان کے سامنے نارمل رہنے کی کوشش کرتا۔

عمر صاحب اس وقت ملک سے باہر تھے ورنہ اب تک انہیں اسکی حالت کا اندازہ ہو چکا ہوتا۔

آج کچھ سوچ کے وہ بائیک پہ سوار یونیورسٹی پہنچ چکا تھا۔

اسے اپنے ایک پروجیکٹ پہ کام کرنا تھا اور ساتھ میں جونئرز کی مدد لینی تھی۔

اسلئے اس نے زارااور عائمہ سے مدد لینے کا سوچااسطرح اسے ان لوگوں سے بات کرنے کا موقع مل جاتا۔

ان لوگوں کی کلاس کا ٹائم ہو چکا تھااسلئے وہ دونوں بھاگتے ہوئے گراؤنڈ پار کر کے کلاس پہنچ رہیں تھی۔

ہانپتے کانپتے وہ کلاس تک پہنچیں۔ جھک کر ایک لمبا سانس لیااور جیسے ہی کلاس میں داخل ہونے لگیں پروفیسر کی آواز نے انکے قدم روک دئے۔

اسٹاپ دئیر۔"انہوں نے بلند آواز میں کہا۔"

www.novelsclubb.com

ان دونوں کی جان ہوا ہوئی کہ اب تو خیر نہیں۔وہ دونوں دروازے پر ہی رک گئیں۔

وائے ڈڈیو بوتھ کم لیٹ؟"انہوں نے سوال کیا۔"

پریشانی سے انکی ہتھیلیاں نم ہونے لگی۔

اب کوئی سخت سزا انکو سنائی جانی تھی یہ سوچ کر ہی وہ خوفزدہ ہو گئیں۔

سر وہ ٹریفک۔۔"زارا نے کہنا چاہا۔"

اسٹاپ۔۔آپ دونوں کو سینیرز کے ساتھ مل کر ایک پروجیکٹ کمپلیٹ کرنا ہے۔۳دن" ہے آپ کے پاس اینڈ اٹس آٹار گیٹ۔"انہوں نے ان دونوں کے سر پر بم پھوڑا۔

پوری کلاس میں سناٹا چھا گیا۔یہ بہت مشکل تھا کیونکہ ان لوگوں کے آخری سمیسٹرز کے امتحانات چل رہے تھے۔اور اب اسکے ساتھ ساتھ پروجیکٹ۔

سب کا سر ہی چکرا گیا۔

نو مورا یکسکیوز۔۔ گوٹو مائے آفس۔ سینئر زول ویٹنگ فار یو دیئر۔"انہوں نے حکمیہ کہا۔"

ان دونوں کو چار و ناچار وہاں سے جانا ہی پڑا۔

مر گئے زارا۔ کیسے ہو گا یہ سب۔"عائمہ رو دینے والی ہو گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

کیا پتا کس منحوس سے پالا پڑنا ہے اب۔"زارا نے جی بھر کر کوسا۔"

اور وہ دونوں جیسے ہی آفس میں داخل ہوئیں۔

عارش کو دیکھ کر ان دونوں کی آنکھیں پھیل گئی۔

"تم کیا کر رہے ہو یہاں؟"

آپ لوگوں کا انتظار۔"اسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"

اسکی مسکراہٹ سے دونوں کو آگ ہی لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

تمہارا پروجیکٹ ہے تو تم ہمیں کیوں گھسیٹ رہے ہو۔"زارا نے دانت پیسے۔"

پھر بہت دیر تک وہ اس سے بحث کرتی گئی۔ جبکہ عائمہ خالی ذہن کے ساتھ ان لوگوں کو دیکھے گئی۔

"ایک گھنٹے تک لائبریری پہنچ جانا۔ میں ویٹ کر رہا ہوں۔"

یہ کہ کر وہ وہاں سے نکل پڑا۔

جبکہ زاراتن فن کرتی اسکے پیچھے گئی۔

نکاح میں ۲۰ دن رہ گئے تھے۔ دونوں گھروں میں زور و شور سے تیاریاں چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

نازیہ بیگم کے اکلوتے بیٹے کی شادی میں وہ کوئی کمی نہیں چھوڑنا چاہتی تھیں۔

کیا ہینڈسم بوائے نے تمہیں ریجیکٹ کر دیا۔"ٹالی (تانیہ کی دوست) اس سے پوچھ رہی تھی۔

ایسی بات نہیں ہے۔اس کے کچھ پرسنل ایشوز کی وجہ سے وہ یونیورسٹی نہیں آرہا بس۔""" اسنے لاپرواہ انداز میں کہا۔

کیا آج بھی نہیں آیا؟"ٹالی عارش کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی جو لائبریری کی طرف بڑھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں کچھ دن بعد آئے گا۔کہ رہا تھا کہ۔۔۔"

وہ کہ رہی تھی جب لائبریری کی طرف اسکی نظر پڑی۔وہ ٹھٹھک گئی۔

تانیہ بے بی۔وہ تمہیں منہ بھی نہیں لگاتا۔"اسنے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس پہ زور" دیتے ہوئے کہا۔

تانیہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی اسکی بات پہ۔وہ تیز تیز قدموں سے چلتی لائبریری کی طرف بڑھی۔

تم میری کال کیوں نہیں پک کر رہے۔اور تم اتنے دنوں سے غائب بھی ہو۔"وہ عارش" کے پاس پہنچ کر اونچی آواز میں بولنے لگی۔

www.novelsclubb.com

عارش نے اسے سرے سے ہی نظر انداز کر دیا یوں جیسے وہ کسی اور سے مخاطب ہو۔

ایکسکیوزمی۔تم سے بات کر رہی ہوں میں۔"وہ اسکا راستہ روک کر کہنے لگی۔"

آس پاس کے لوگ سب اسطرف متوجہ ہو گئے۔

ابھی وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا جب لائبریرین نے اسے ٹوکا۔

"what is this behavior taniya."

انہوں نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"get out from here now."

انہوں نے ہاتھ دروازے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

وہ پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔

تھینک یو میم۔" عارش نے تشکرانہ لہجے میں کہا۔"

انہوں نے سر کو خم دے کر شکریہ قبول کیا۔

وہ جا کر ٹیبل پر بیٹھ گیا اور ان دونوں کا انتظار کرنے لگا۔

وہ دونوں لائبریری کی طرف بڑھ رہی تھی جب تانیہ اکھڑے تیور لئے نظر آئی۔

www.novelsclubb.com

"میں بتا رہی ہوں عائمہ تمہیں۔ یہ ابھی ابھی عارش سے بے عزت ہو کر آئی ہے۔"

بھاڑ میں جائے۔"عائمہ کا پسندیدہ جملہ اسکے لبوں کی زینت بنا۔"

زارا ہنس کر رہ گئی۔

پوری یونیورسٹی میں خبر پھیل چکی تھی کہ تانیہ نے عارش کو پرپوز کیا ہے اور عارش نے بہت بری طریقہ سے اسے ریجیکٹ کر دیا۔

یہ بات سن کر زارا کو تھوڑی تسلی ہوئی اور اسکا غصہ تھوڑا کم ہوا۔البتہ عائمہ اسی طرح ہر چیز سے بیزار تھی۔

---

www.novelsclubb.com

وہ لوگ کچھ ٹائم تک پروجیکٹ کے متعلق باتیں کرتے رہے۔

ٹھیک ہے کل تم لوگ ۸ بجے ہی آ جانا۔ پھر کام شروع کریں گے۔"اسنے ان دونوں کے " چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں حد درجہ بیزاری چھائی ہوئی تھی۔

لیکن کل ہمارا پیپر ہے۔"عائمہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔"

اٹس ناٹ مائے پرابلم۔"اسنے لاپرواہی سے کہا۔"

عائمہ اور زارا تپ گئیں اسکی بات پر۔

وہ دونوں وہاں سے جانے لگیں جب اسنے روکا۔

دونوں بیٹھی رہو۔ مجھے کچھ بات کرنی ہے دونوں سے۔"سنجیدہ لہجے میں کہا۔"

عائمہ کو سمجھنے میں لمحہ لگا کہ وہ کیا بات کرنا چاہ رہا ہے۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔میں نے پہلے ہی کلئیر کر دیا ہے کہ نکاح سے انکار نہیں کروں " گی۔"اسنے بنا کسی تمہید کے سیدھا مدعے کی بات کی۔

عارش کے ہاتھ اور پیشانی کی رگیں غصے سے ابھرنے لگی۔

اور اس کے علاوہ جو بات ہو گی وہ نکاح کے بعد ہو گی۔"اسنے اسکی آنکھوں میں آنکھیں" ڈال کر کہا۔

www.novelsclubb.com

زارا تو شاک رہ گئی اس کی جرات پہ۔

راتوں رات ہمت والی ہو گئی ہے میری بیسٹی۔"وہ بڑبڑائی۔"

اور یہ کہہ کر بنا کسی کو دیکھے وہ وہاں سے چلی گئی۔

زارا ابھی اسکے پیچھے جانے کی تیاری پکڑنے لگی تو عارش نے کہا۔

"سوچ لو۔اگر میری بات سن لو گی تو پروجیکٹ پر رعایت دے دوں گا۔"

اندھا کیا چاہے دو آنکھیں۔زارا کی آنکھیں چمک اٹھی اسکی آفر پہ۔

زارا پھر سے کرسی کے کر بیٹھ گئی۔

بولو۔کیا بولنا ہے۔"ایک ہاتھ گال تلے ٹکا کر کہا۔"

عارش نے مختصر سا قصہ سنا کر اسے اعتماد میں لیا۔

اور زارا بھی اسے جانتی تھی کہ وہ ایسی حرکت نہیں کر سکتا لیکن عائمہ اسے زیادہ عزیز تھی۔

اسکی ذات کو تکلیف پہنچتی تو زارا سے بھی برداشت نہیں ہونا تھا۔

اپنی دوست کو تو مناؤ کہ وہ میری بات تو سنے۔"اسنے بے بسی سے کہا۔"

وہ اپنا فیصلہ نہیں بدلتی۔سو میں کچھ نہیں کر سکتی۔"اسنے شانے اچکا کر کہا۔"

"کسی کام کی نہیں ہو تم۔"

دن گزرتے گئے اور نکاح کا دن آ پہنچا۔

زارا اس وقت روم میں تیار ہو رہی تھی۔ کیونکہ زوہیب کا نکاح اور رخصتی آج ہی کے دن تھی۔

اسکے بقول اسے تو پوری رسم وغیرہ سب کچھ کر کے پیسے لوٹنے تھے۔

اسی وقت تابش روم میں داخل ہوا۔

www.novelsclubb.com

وہ پیچ کلر کی پاؤں تک آتی گھیر دار نفیس سی فراک کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ لئے جس پہ گولڈن کڑھائی کی ہوئی تھی۔

کندھے سے تھوڑے نیچے آتے براؤن بال پنکھے کی ہوا سے اڑاڑ کر اسکا گال چوم رہے تھے۔

ہلکے سے خوبصورت میک اپ کے ساتھ کانوں میں ائیر نگ پہنے ماتھے پہ بندیا سیٹ کر رہی تھی۔

وہ اپنی تیاری میں اتنی مگن تھی کہ تابش کی موجودگی محسوس نہیں کر پائی۔

تیرے ماتھے پہ بندیا،"

تیری آنکھوں میں کاجل۔

www.novelsclubb.com

ہے تمنا ہمیں۔۔۔۔

وہ گنگناتا ہوا پیچھے سے آیا اور اسے اپنے حصار میں لیا۔

زارا اس اچانک افتاد پہ اچھل پڑی۔

چھوڑو مجھے تمہارا منہ نوچ لوں گی میں۔" وہ اسکی گرفت میں کسمسائی۔"

تمہارا ہی ہوں جو جی میں آئے میرے ساتھ کرو۔ برا نہیں مانوں گا" اسنے کان کے "
قریب آکر ذو معنی خیز انداز میں کہا۔

زارا اسکی بات پر ہاتھ سے لیکر پیر تک سرخ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اوہ ہو کوئی بلش کر رہا ہے۔" وہ اسکی زلفیں کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہنے لگا۔"

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی، عارش عجلت میں دروازہ کھول کر داخل ہوا۔

استغفراللہ۔۔!! یہ کوئی جگہ ہے رومینس کرنے کی۔"وہ آنکھوں پہ ہاتھ رکھے بڑبڑایا۔"

آج نکاح کے بعد تم سے پوچھتا ہوں کونسی صحیح جگہ ہوتی ہے رومینس کرنے کی۔"زارا" کو خود سے الگ کرتے ہوئے کہا۔

انشاءاللہ۔۔!! اللہ مجھے بھی یہ دن نصیب کرے۔"اسنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔"

www.novelsclubb.com

بھائی اور بہن نیچے چلو۔ نکاح کا وقت ہو چکا ہے۔"اسنے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔"

زوہیب اور عنیزہ کا نکاح ہو چکا تھا۔اور وہ دونوں اب سب سے مبارکباد وصول کر رہے تھے۔

عارش اور عائمہ کا نکاح شروع ہو چکا تھا۔

پہلے عارش سے منظوری لی جا رہی تھی۔

عارش بلوچ ولد عمر بلوچ آپکا نکاح عائمہ حیات ولد توقیر حیات سے بعوض پانچ لاکھ "روپے سکہ رائج الوقت طے کیا جاتا ہے۔کیا آپ کو قبول ہے؟"

مولوی صاحب کی آواز ہال میں گونجی۔

www.novelsclubb.com

عارش نے نظریں اٹھا کر مخالف سمت بیٹھی دشمنِ جاں کو دیکھا۔

جو مہرون رنگ کی قمیض پہ گولڈن کلر کا گرارا اور گولڈن ہی رنگ کا دوپٹہ سیٹ کئے ہوئے تھی۔

اوپر سے اسے سرخ چنری اڑھائی گئی تھی جو عموماً دلہنوں کو پہنائی جاتی ہے۔

بال جوڑے کی شکل میں بندھے ہوئے تھے۔ ہلکی سی جویلری اور مہارت سے کیا ہوا ہلکا سا میک اپ کئے نظریں نیچے جھکائے اس کے دل کے تار چھیڑ گئی۔

قبول ہے۔" اسنے خود کو کہتے سنا۔"

www.novelsclubb.com

"کیا آپ کو قبول ہے؟"

اس کی نظریں ہنوز عائمہ کے سراپے کا طواف کر رہی تھیں۔

"قبول ہے۔"

عائمہ نے دوپٹے کا کونہ مٹھی میں دبایا۔اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔

"کیا آپ کو قبول ہے؟"

اسنے نظریں اسکے چہرے سے نیچے لاتے ہوئے اسکے گود میں رکھے ہاتھوں کو دیکھا۔

ہاتھوں کو دیکھ کر وہ ساکت ہوا۔اسکے چہرے کے تاثرات بدلے۔کیونکہ اسکے ہاتھ مہندی سے پاک تھے۔

مطلب اسنے مہندی نہیں لگائی مگر کیوں۔؟

عمر صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ خیالات سے باہر آیا۔

قبول ہے۔" وہ دل و جان سے مسکرایا۔"

پھر نکاح نامے پر دستخط کئے۔

اب عائمہ سے منظوری لینے کی باری تھی۔

عائمہ حیات ولد توقیر حیات آپ کا نکاح عارش بلوچ ولد عمر بلوچ سے بعوض پانچ لاکھ "روپے سکہ رائج الوقت طے کیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟"

عائمہ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔

تم محبت کرنے کے قابل نہیں ہو۔ تمہارا کردار داغدار ہے۔" یہ آواز پھر اس کے کانوں" میں گونجنے لگی۔

یادِ ماضی عذاب ہے یارب

چھین لے مجھ سے حافظہ میرا۔

اسنے خوف سے آنکھیں میچی اور گہرا سانس لیا۔

"قبول ہے۔"

آنسو روانی سے اسکا چہرہ بھگونے لگے۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ کو قبول ہے؟"

اسنے نظریں اٹھا کر عارش کی طرف دیکھنا چاہا تو اسے خود کو ہی تکتا ہوا پایا۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھے گئی۔اسے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی اسکی آنکھیں اسکے جذبات بیان کر رہی تھیں۔

وہ ان جذبات پر یقین کرنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"قبول ہے۔"

عارش اندر تک سرشار ہوا۔

وہ ابھی تک اسے ہی تک رہی تھی۔اسکی مسکراہٹ بہت کچھ کہہ رہی تھی اور وہ اس پہ یقین کرنا چاہتی تھی۔

"کیا آپ کو قبول ہے؟"

اس مرتبہ وہ تھر تھر کانپنے لگی۔سلطانہ بیگم نے اسے سہارا دیا۔

زارا نے اسے اپنے حصار میں لیا۔

قبول ہے۔"اسکی آواز میں ساتھ ساتھ اسکا دل بھی کانپا۔"

وہ نکاح نامے پر دستخط کرنے لگی۔اسے عجیب گھبراہٹ نے آگھیرا۔اسکی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگیں۔

مسٹر عارش عمر بلوچ۔"کسی اجنبی آواز پہ سب کے سر اٹھے۔"

لیکن نظر پڑتے ہی سب کی پلکیں جھپکنا بھول گئی۔کیونکہ پولیس آفیسر اپنی پوری ٹیم کے ساتھ ہتھکڑی لئے سامنے سے چلا آرہا تھا۔

تو دوسروں کی زندگی برباد کر کے آپ اپنا گھر بسا رہے ہیں۔تالیاں۔"انہوں نے سرد" تاثرات سے بلند آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

ایک دم سے قیامت سا ماحول برپا ہو گیا۔ہر طرف سناٹا چھا گیا۔

کیا مطلب ہے آپکا۔"عمر صاحب آگے بڑھ کر پوچھنے لگے۔"

"ہمارے پاس مسٹر عارش کا اریسٹ وارنٹ ہے۔"

کیا مطلب۔ کیا کیا ہے میرے بیٹے نے۔"نازیہ بیگم نے بھیگی آواز میں پوچھا۔"

مس تانیہ شرما کے سوسائیڈ کرنے کے جرم میں آپکے بیٹے کو گرفتار کیا جاتا ہے۔"انہوں" نے آگے بڑھ کر عارش کے ہاتھ میں ہتھکڑی لگائی۔

عارش کا ذہن مفلوج ہو چکا تھا۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

اسے یاد تھا تو صرف اتنا کہ اسے عائمہ کا اعتبار جیتنا تھا اور اب پھر سے ایک بار وہ چھن سے ٹوٹ گیا تھا۔۔۔۔

اسنے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ منہ پہ ہاتھ رکھے بے یقینی کے عالم میں اسے تک رہی تھی۔آنسو لڑیوں کی صورت میں اسکے چہرے کو بھگا رہے تھے۔

وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔اسکا دل سینہ چیر کر باہر آجانے کو تھا۔

یہ منظر بہت تکلیف دہ تھا۔

وہ آفیسر کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے چلا جا رہا تھا۔لیکن اسکی گردن پیچھے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

اب کے اسنے اپنی ماں کو دیکھا جو صدمے سے زمین پر ڈھے گئیں۔وہ بھاگ کر انکو تھامنا چاہتا تھا لیکن اسکے قدم اسکا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

عائمہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو رہا تھا۔ دھیرے دھیرے اسکے ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑنے لگے۔

اسکے قدم لڑکھائے اسے پہلے کے وہ زمین بوس ہوتی زارا نے آگے بڑھ کر اسے تھام لیا۔

عائمہ بیڈ پہ لیٹے سونے کی کوشش کی تگ ودو میں تھی۔ لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

حالانکہ اس نے عارش سے کسی قسم کی کوئی امید نہیں لگائی تھی۔

لیکن پھر بھی اسکے اظہارِ محبت، اسکے لہجے کی سچائی، کچھ تو تھا اس میں کہ وہ نکاح سے انکار نہیں کر پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور اب یہ سب۔۔۔۔

سوچ کے ہی اس نے آنکھیں بند کی۔

دل کہتا کہ وہ سچا تھا۔اسکی کوئی غلطی نہیں ہے۔وہ بے قصور ہے۔وہ تم سے محبت کرتا ہے۔وہ دھوکہ باز نہیں ہے۔

لیکن دماغ کہتا کہ وہ قصوروار ہے۔کوئی بھی لڑکی اتنا بڑا قدم بنا کسی وجہ کے نہیں اٹھاتی۔ اسنے کوئی امید دلائی ہو گی۔

اور جب اسکی شادی کی خبر ہوئی ہو گی تو یہ سب۔۔۔۔

اور بھی بہت کچھ اسے عارش کے خلاف لے جا رہا تھا۔

وہ کسی بھی نتیجے پہ پہنچنے سے قاصر تھی۔تھک ہار کر وہ بیڈ سے اٹھ کر وضو کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھی۔

نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے لیکن سمجھ نہیں آیا کہ کیا مانگے۔

آج کے واقعہ نے اسے کافی حد تک توڑ کر رکھ دیا تھا۔

وہ جیسا بھی تھا اب اسکا شوہر تھا۔ہزاروں لوگوں کے مجموعے میں اس پہ الزام عائد ہوا تھا۔

وہ اس سے کسی قسم کی ہمدردی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن وہ اس سے منسلک تھی۔

شاید نکاح کے دو بول میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ اسکے دل میں نرم گوشہ پیدا کر گیا۔

www.novelsclubb.com

"یااللہ۔۔!!اس کے حق میں بہتر کرنا۔"

ناچاہتے ہوئے بھی اسکی زبان سے دعا نکلی۔

وہ جواب تک ضبط کئے ہوئے تھی۔آنسو لڑیوں کی صورت میں بہنا شروع ہو گئے۔وہ ہر بار کے رونے سے تنگ آچکی تھی مگر اسے خود پہ اختیار نہیں تھا۔

"یااللہ۔۔!!میرے گناہوں کی سزا اسے مت دیں۔"

یہ اسکے ضمیر کی آواز تھی۔وہ چونک گئی۔

میرے گناہوں کی سزا۔۔؟؟"وہ بڑبڑائی۔"

سمجھ آنے پر منہ پہ ہاتھ رکھ کہ وہ بے یقینی سے اطراف میں دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ اللہ۔۔یہ میں نے کیا کر دیا۔نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

وہ ٹانگیں موڑ کر اسکے اطراف بازو پھیلائے خود میں سمٹ گئی۔

اسکا ضمیر کبھی اسے اسکا ماضی نہیں بھولنے دیتا تھا۔

وہ آئینے کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی۔اپنی اجڑی ہوئی حالت آئینے میں دیکھنے لگی۔

"تم بدکردار ہو عائمہ حیات۔تم لوگوں کی زندگی برباد کرنے ہی اس دنیا میں آئی ہو۔"

"تم کسی کا گھر کیا بساؤ گی۔۔کیا تم اس قابل ہو کہ تم کسی کو خوشی دے سکو۔"

اسکا عکس اسے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے اسے کہا تھا کہ وہ مجھ سے دور رہے۔میری کوئی غلطی نہیں ہے۔وہ خود میرے"

"پیچھے آیا تھا۔

ہاں۔میری کوئی غلطی نہیں ہے۔وہ خود تانیہ سے باتیں کرتا تھا۔وہ خود کی وجہ سے یہ سزا" "کاٹ رہا ہے میرا کوئی قصور نہیں ہے۔

وہ اپنے عکس کو ہی اپنے کردار کی صفائی دے رہی تھی۔

یہی تو اسکی زندگی تھی۔اسکے گناہوں کا خمیازہ اسے بھگتنا ہی تھا وہ یہ بات جانتی تھی لیکن اسطرح۔۔۔؟؟

اتنے لوگوں کو تکلیف دے کر۔وہ سب کیوں بھگتیں؟؟

www.novelsclubb.com

خوف سے اسکا وجود کپکپانے لگا۔

کیا یہ سزا کبھی ختم نہیں ہو گی۔۔؟کیا اسے کبھی معافی نہیں ملے گی۔؟؟اسکے گناہ اسکا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔۔؟

لیکن۔۔

گناہ گن کے میں کیوں اپنے دل کو چھوٹا کروں'

'سنا ہے تیرے کرم کا کوئی حساب نہیں۔

(یاس یگانہ)

اللہ رحمٰن ورحیم ہے"۔اللہ تعالی کی ذات ہماری ماؤں سے زیادہ ہم پر مہربان ہے۔ "

بے شک وہ نہایت مہربان،اور معاف کرنے والا ہے۔

www.novelsclubb.com

زوہیب عجلت میں روم میں داخل ہوا۔ تبھی اسکی نظر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے وجود پر پڑی۔

بال ایک طرف کو کندھے پہ کئے ہوئے وہ جویلری نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اسے دیکھ کر ایک پل کو ساری پریشانی اسے بھول گئی۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس تک آیا۔اسے اپنی ٹینشن میں آس پاس کا کوئی ہوش نہ تھا۔

اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکے پیچھے گردن پہ لاکٹ کا ہک کھولتے ہوئے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیا۔

www.novelsclubb.com

ایک پل کو وہ چونک گئی۔ مگر آئینے پر نظر پڑتے اسکی سانس میں سانس آئی۔

آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔" وہ گہرے سانس لیتے بولی۔"

چلو کوئی تو ہے جو مجھ سے ڈرتا ہے۔"اسنے لاکٹ گلے سے نکال کر اسکی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے کہا۔

بھول ہے آپکی۔جو میں آپ سے ڈروں گی۔"اسنے نروٹھے پن سے کہا۔"

ہونہہ۔۔!کوئی مجھ سے جان چھڑانے کے لئے پی-ایچ-ڈی کرنے جارہا تھااور"

"اب۔۔۔

www.novelsclubb.com

زوہیب۔۔!!!"وہ صدمے سے چلائی۔"

اچھا اچھا کچھ نہیں کہ رہا۔"اسنے سرینڈر کرنے والے انداز میں کہا۔"

اسی لمحے اسکا فون بجنے لگا۔

اسنے کال ریسیو کی اور لمحے بھر میں اسکے تاثرات بدلے۔

تھوڑی دیر پہلے والا شرارت آمیز لہجہ سنجیدہ ہو چکا تھا۔

عنیزہ کی پریشانی میں بھی اضافہ ہوا۔

وہ فون بیڈ پر رکھ کر تیزی سے واڈروب کی جانب بڑھا۔اور جلدی سے کپڑے نکال کر واشروم میں گھسا۔

www.novelsclubb.com

وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ کر اسکا انتظار کرنے لگی۔ لیکن پیٹھ میں درد کے باعث وہ وہیں آڑا ترچھا لیٹ گئی مگر تھکاوٹ اتنی تھی کہ وہ اگلے لمحے نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

واشروم سے نکل کر وہ تیزی سے باہر جانے کی غرض سے دروازے کی جانب بڑھا۔ تبھی اسکی نظر عنیزہ پر پڑی۔

اسے اس صورتحال پر افسوس ہوا۔

عنیزہ۔۔!!عنیزہ!!"وہ اسکا کندھا ہلاتے ہوئے آواز دے رہا تھا۔"

وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"چینج کر کے آرام سے سو جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

آپ کہیں جا رہے ہیں؟"وہ اسکی تیاری دیکھ کر پوچھنے لگی۔"

ہاں۔عارش کے کیس کے سلسلے میں جانا ہے نا۔بابا اور خالو جان اکیلے ہیں۔"وہ اسکے" ماتھے پہ آئے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا۔

اسکی بات سن کر عنیزہ کے چہرے پر ایک سایہ سا گزرا۔جو زوہیب نے بخوبی محسوس کیا۔

فکر مت کرو وہ بے قصور ہے۔بس تم یہاں پر امی، خالہ جان اور زارا کو سنبھالے رکھنا۔" پلیز۔۔۔"ہاتھ پہ ہلکا سا دباؤ ڈالتے ہوئے اسنے منت کرتے ہوئے کہا۔

آف کورس زوہیب وہ لوگ اب میری ذمہ داری ہے۔آپ بے فکر رہیں۔"اسکا لہجہ پر" سکون تھا۔

www.novelsclubb.com

تھینک یو۔میرا مان رکھنے کے لئے۔" یہ کہتے ہوئے اسکے ہاتھ کی پشت پہ اپنے لب رکھے" اور مسکراتے ہوئے وہاں سے نکل آیا۔

جب تک پیشنٹ کی رپورٹ نہیں آجاتی ہم کچھ نہیں کر سکتے عمر صاحب۔۔!!"انسپکٹر" ان سے کہ رہا تھا۔

وہ اپنا سر ہاتھوں میں گرائے وہیں بیٹھ گئے۔

حوصلہ رکھیں بھائی جان۔سب ٹھیک ہو جائے گا انشاءاللہ۔" ظفر صاحب نے انکے" کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ڈاکٹر؟ وہ ٹھیک ہے نا۔"تابش نے انکی جانب لپکتے ہوئے کہا۔"

ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔انکا بہت خون بہہ گیا ہے۔" یہ کہتے ہوئے وہ تیزی سے وہاں سے نکل گئے۔

تابش کی پریشانی میں اضافہ ہوا۔زارا اسے مسلسل کالز کر رہی تھی جسے وہ نظر انداز کر رہا تھا۔

اس مرتبہ اسنے کال ریسیو کر لی تھی۔

ہیلو تابش۔کیا ہوا کچھ پتا چلا وہ لوگ عارش کو کیوں لے کر گئے ہیں؟"زارا روتے ہوئے پوچھنے لگی۔

اسکا بہت خون بہ گیا ہے۔دعا کرو کہ وہ بچ جائے۔"اسنے بے بسی سے کہا۔"

"لیکن وہ لوگ عارش کو کیوں لے گئے۔عارش نے کیا کیا تھا؟"

تانیہ کے کانٹیکٹ لسٹ کے مطابق اسنے عارش کو ہی لاسٹ ۵۰ کالز کی تھی جس میں " سے ایک بھی ریسیو نہیں کی گئی ہے۔اور سارے میسجز بھی اسی کے ہیں لاسٹ ۱۵ سے ۲۰ دن کے۔جسے عارش اگنور کر رہا تھا۔"اسنے تفصیل دی۔

جب عارش کو بات نہیں کرنی تھی تو وہ کیوں ریسیو کرتا۔"پل میں اسکی آواز میں غصہ در" آیا۔

www.novelsclubb.com

انکے اندھے قانون کے مطابق۔۔۔"وہ ابھی کہہ رہا تھا جب ڈاکٹر باہر نکلا تو وہ اسطرف" بھاگا۔

"She is out of danger now."

ڈاکٹر کی آواز زارا کے کانوں میں پڑی۔

تابش نے شکر کا سانس لیا۔

آپ پولیس کو انفارم کر دیں۔ اگھنٹہ تک انہیں ہوش آجائے گا تو وہ انکا بیان لے سکتے ہیں۔" پیشہ ورانہ انداز میں کہا کر ڈاکٹر چلا گیا۔

اب تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا نا تابش۔" زارا امید سے پوچھنے لگی۔"

بس دعا کرو کہ وہ صحیح بیان دے۔" تابش نے دھیمی آواز میں کہا۔"

انشاءاللہ۔۔!!میں امی اور خالہ جان کو بتادوں۔اللہ حافظ۔"یہ کہتے ہوئے اسنے کال کٹ کردی۔

۔۔۔۔۔۔

عائمہ کچی نیند سے اٹھ کر روم میں ٹہل رہی تھی جب دروازے پہ ہوئی دستخط نے اسکی توجہ کھینچی۔

آجائیں۔"اسنے وہیں کھڑے کھڑے بلند آواز میں کہا۔"

www.novelsclubb.com

توقیر صاحب دروازہ دھکیلتے ہوئے روم میں داخل ہوئے۔

بابا آپ۔کوئی کام تھا مجھے بلا لیتے۔"اسنے انکی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔"

بیٹا بیٹھو ادھر۔"ہاتھ پکڑتے ہوئے بیڈ پر بٹھایا۔ "

انکے انداز سے لگ رہا تھا وہ کوئی بہت ضروری بات کرنے آئے ہوں۔

"بیٹا وہ لڑکی بچ گئی ہے۔دیکھو اب وہ بیان کیا دیتی ہے وہ بعد کی بات ہے۔مگر۔۔"

یہ کہ کر انہوں نے اسکے چہرے کو دیکھا۔جو یک دم سپاٹ تھا۔

مجھے لگتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہو گئی تمہارے معاملے میں۔"ناچاہتے ہوئے بھی انکی آواز"

میں درد ابھر آیا۔

بابا اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔یہ سب میری قسمت کا لکھا ہوا تھا جو ہونا ہی تھا۔" بہت ہی سرد لہجہ تھا۔

توقیر صاحب نے شدت سے اسکے لہجے کی ویرانی محسوس کی۔انکی تکلیف اور بڑھی۔

"بیٹا اگر تم اس شادی سے راضی نہیں ہو تو میں خلع۔۔۔"

"بابا پلیز۔۔میں یہ نہیں کر سکتی۔ہو سکتا ہے وہ سچ میں بے قصور ہو۔"

وہ اسکی بیوی تھی اسکا لباس۔اسے اپنے شوہر کا پردہ رکھنا تھا۔

بیٹا تم پر کوئی اس رشتے کے لئے دباؤ نہیں ڈالے گا۔مزید سوچ کر جواب دینا مجھے۔""

انہوں نے اسکا سر چومتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ماما اور عائفہ کہاں ہیں؟"

وہ دونوں سو رہی ہیں۔"انہوں نے مسکرا کر کہا۔"

اور اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے چلے گئے۔

انکے جاتے ہی اسکا ضبط ٹوٹا۔یہ سب ایک بار ہی ختم کیوں نہیں ہو جاتا۔

کہ تو دیا اس نے کہ وہ بے قصور ہے لیکن کیا وہ سچ میں ہے؟

مختلف سوچیں ذہن میں گردش کرنے لگی۔کیوں اسکا ضبط بار بار آزمایا جا رہا تھا۔

اسکا دل کرچی کرچی ہوا تھا۔درد سے اسکا سر پھٹنے لگا تھا۔

کیوں آتے ہیں زندگی میں ایسے لوگ جو وعدے تو بہت کرتے ہیں لیکن اسے نبھا نہیں پاتے۔

ناچاہتے ہوئے بھی ایک امید تو اسکے دل میں بھی بندھ گئی تھی۔

کیوں تھی اتنی آزمائش اسکی زندگی میں؟؟

کہ دو میرے ان بندوں سے جو ہار گئے ہیں۔

"میں کسی بھی جان کو اسکی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا۔"

(سورۃ البقرہ "۲۸۶)

www.novelsclubb.com

زارا، عمر صاحب اور ظفر صاحب ہاسپٹل پہنچ چکے تھے کیونکہ کچھ ہی دیر میں تانیہ کا بیان لیا جانا تھا۔

ان سب کی جان سولی پہ اٹکی ہوئی تھی۔

سب خاموشی سے ایک طرف کو کھڑے تھے۔کوئی کسی سے بات نہیں کر رہا تھا۔

تابش ابھی ابھی روم سے نکلا تھا۔زارا دوڑ کر اسکی طرف بڑھی۔

کیا کہہ رہی تھی وہ؟"اسنے پریشانی سے پوچھا۔"

جو سچ ہے وہی بتائے گی ایسا کہہ رہی ہے۔"تابش نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

زارا مایوسی سے واپس مڑی۔تابش نے اسی کہنی پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔

ٹینشن مت لو۔اچھے سے طبیعت سیٹ کی ہے اسکی۔"اسنے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔"

کیا مطلب؟"زارا نے ابرو اچکائے۔"

کچھ نہیں۔"اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ ان لوگوں کی جانب بڑھا۔"

مجھے بتاؤ تابش کیا کہا ہے تم نے اسے۔"دانت پہ دانت جما کر اسنے کہا۔"

تابش نے سرے سے نظر انداز کیا۔

www.novelsclubb.com

میں بتا رہی ہوں تابش۔اگر اسنے تمہارے ڈرانے پر کچھ الٹا سیدھا کہا نا تمہارا سر پھاڑ دینا" ہے میں نے۔"زارا نے سلگتے لہجے میں کہا۔

شوق سے۔آپ کی خدمت میں حاضر رہیں گے ہم۔"اسنے سر کو خم دے کر اطمینان" سے کہا۔

زارا کو اسکی اطمینانی دیکھ کر آگ ہی لگ گئی۔وہ جھٹکے سے ہاتھ چھڑا کر پیر پٹکتے ہوئے آگے کو نکلی۔

---

www.novelsclubb.com

ہاں مس تانیہ۔آپ مسٹر عارش کے متعلق کیا کہنا چاہیں گی۔کیا آپ کی خودکشی کرنے" کی وجہ وہی ہیں یا کوئی اور۔"انسپکٹر اس سے پوچھ رہا تھا۔

سامنے ایک اور حوالدار بیان نوٹ کر رہا تھا۔

باقی سب بھی روم کے اندر ہی دم سادھے کھڑے تھے۔

تانیہ نے کہنا شروع کیا۔

"I love him.

میں نے اسے پرو پوز کیا تھا لیکن اس نے مجھے ریجیکٹ کر دیا۔

میں اس کے لئے اپنا مذہب تبدیل کرنے بھی تیار تھی لیکن اس کی بے رخی۔۔۔"اسے شاید بولنے میں تکلیف ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ہے۔آپ کھل کر کہیں۔"انسپکٹر نے کہا۔"

سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔تابش کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

زارا نے غصے سے تابش کی جانب دیکھا۔

اسے کسی اور سے محبت ہے ایسا اس نے مجھ سے کہا۔"

لیکن میں اس سے سچی محبت کرتی ہوں اور اپنی محبت کا یقین دلانے کے لئے میں نے یہ قدم اٹھایا۔

اور مجھے افسوس ہے کہ میں زندہ بچ گئی۔

لیکن اس میں عارش کا کوئی قصور نہیں ہے کیونکہ اسنے مجھے کبھی کوئی امید نہیں دلائی، کسی آسرے میں نہیں رکھا۔"

www.novelsclubb.com

سب کی سانسیں بحال ہوئی۔زارا کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

اسنے تشکر بھری نظروں سے تابش کی طرف دیکھا۔تابش نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

عمر صاحب نے شکر ادا کیا۔اور ایک ایک کر کے وہ لوگ وہاں سے نکل گئے۔

عارش کے طرف کی کارروائی بھی مکمل کرنی تھی۔

وائٹ ٹی شرٹ پہ بلیو جینز پہنے، بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے چہرے پر زمانے بھر کی تھکان لئے وہ گھر میں داخل ہوا۔

www.novelsclubb.com

اسکو دیکھ کے نازیہ بیگم آنسو پونچھتے ہوئے کھڑی ہوئیں۔

وہ چلتے ہوئے ان کے پاس گیا اور انکے گرد حصار بنایا۔وہ اسکے سینے پر سر رکھ کر رونے لگیں۔

وہ انکو تسلی دیتے ہوئے انکا سر چوما۔انہیں اس حالت میں دیکھ کر اسکا دل بری طرح دکھا۔ ناکردہ غلطیوں کی سزا اس سمیت پوری فیملی کو بھگتنی پڑی۔

مامابس کر دیں۔"وہ انکا ہاتھ پکڑ کر چومتے ہوئے کہنا لگا۔"

تم ٹھیک ہو نا بیٹا۔"وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں لئے پوچھنے لگیں۔"

"آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔آپ کیوں فکر کر رہی ہیں۔"

وہ پھر سے رونے لگ گئیں۔رضیہ بیگم نے انہیں اپنے ساتھ لگا کر تسلی دی۔

تم جا کر فریش ہو جاؤ بیٹا۔ میں کھانا لگواتی ہوں۔" رضیہ بیگم نے اس سے کہا۔"

"آتا ہوں ماما میں۔ پلیز چپ کر جائیں۔"

ہاں بیٹا جلدی سے آؤ۔" عمر صاحب نے کہا۔"

وہ اپنے روم کی طرف بڑھ رہا تھا جب زارا بھی اسکے پیچھے گئی۔

اسے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تو وہ پیچھے پلٹا۔

کیسے ہو؟" زارا نے اس سے پوچھا۔"

کیسا ہو سکتا ہوں۔ تم سے تو جھوٹ نہیں بولوں گا نا۔" اسنے بازو سینے پہ لپیٹتے ہوئے سر دیوار سے ٹکاتے ہوئے کہا۔

زارا نے اس کے تاثرات دیکھے۔ اس لمحے اسے اس پر ترس آیا۔

کیسی ہے وہ؟" بالآخر عارش نے پوچھ ہی لیا۔"

"ٹھیک ہے۔"

کچھ پوچھا نہیں اس نے میرے بارے میں۔" اسنے آنکھ بند کر کے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

نہیں۔"یک لفظی جواب دیا۔"

اسنے تکلیف سے آنکھیں بند کی۔

یقین کرے گی وہ میرا؟"عارش کی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔"

"کیا پتا۔"

"اسکے سامنے جانے کی ہمت نہیں ہو رہی۔"

www.novelsclubb.com

میں تمہارے ساتھ ہوں۔فکر مت کرو۔"اسنے تسلی دینی چاہی۔"

"ہمم۔ چلو آتا ہوں میں نیچے۔"

اوکے۔" یہ کہہ کر زارا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔"

عائمہ بیڈ پر نیم دراز تھی۔ عارش کی رہائی کی خبر سن کر بھی بے چینی کم نہیں ہوئی تھی۔

کیا سچ تھا کیا جھوٹ۔ دماغ اس چیز میں فرق نہیں کر پا رہا تھا۔

دماغ اسی ایک نقطہ پر اٹک گیا تھا کہ آگے کیا ہو گا؟ وہ کیسے یہ سب برداشت کر پائے گی۔

اس میں تو اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ وہ کسی کا سامنا کرے۔

www.novelsclubb.com

نکاح کے بعد بھی لوگوں نے اتنی باتیں بنائی کہ لڑکی میں کچھ کمی ہو گی تبھی لڑکا کسی اور میں دلچسپی لے رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔

!!لوگ اور لوگوں کی باتیں۔۔

لوگ اسی پر انگلی اٹھا رہے تھے اور اگر طلاق کا دھبہ لگ جاتا ہے تب تو اس پر قیامت ہی ٹوٹ پڑے گی۔۔

فون کی رنگ نے اسکی سوچوں کا تسلسل توڑا۔

کسی اجنبی نمبر سے کال تھی۔پہلے تو سوچا کہ نا اٹھائے لیکن پھر اٹھا ہی لیا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو۔"دھیمی اور ملائم آواز میں کہا۔"

ہیلو۔۔سویٹ ہارٹ!!"دوسری طرف سے جواب آیا۔"

عائمہ نے فون ہٹا کر اسکرین دیکھی پھر فون کان سے لگایا۔

"رانگ نمبر۔"

"مس عائمہ سے ہی بات ہو رہی ہے۔ایم آئے رائٹ۔"

وہ جو کال کٹ کرنے لگی تھی اپنے نام پر چونک گئی۔یک دم ہی اسے کسی خوف نے آ گھیرا۔

کون؟"اسنے اپنا اعتماد برقرار رکھنا چاہا۔"

میں سمندر پار کیا گیا تم تو مجھے پہچاننے سے ہی انکار کر رہی ہو۔"ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے" جواب دیا۔

"کون ہو تم؟"

ساحل بات کر رہا ہوں یار۔۔"پر سکون لہجے میں جواب دیا۔"

www.novelsclubb.com

عائمہ کو اسی لمحے ٹھنڈے پسینے چھوٹنے لگ گئے تھے۔یہ انسان اب کیا چاہ رہا ہے اس سے۔

کیوں کال کی ہے؟"اس مرتبہ اس نے تھوڑی اونچی آواز میں کہا۔"

"ویٹ سویٹی۔اتنی بھی کیا جلدی ہے۔"

بات کرنے کی تمیز نہیں ہے کیا بے ہودہ انسان۔"اسنے کڑے تیور لئے کہا۔"

اب ہونے والی وائف سے انسان اور کیسے بات کرے۔وہ کیا ہے نا میں بہت رومینٹک ہوں۔" گھٹیا پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

کون ہونے والی وائف۔تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔"اسنے تقریباً چلا کر کہا۔"

اوہ۔۔بے بی کے پر نکل آئے ہیں۔آواز نیچی رکھ کر بات کرو۔"اسنے بھی جواباً چلا کر" کہا۔

آئندہ کال مت کرنا۔"اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ فون اٹھا کر پھینک دے۔"

فون تو میں اب کرتا رہوں گا۔آخر تمہیں بھی تو راضی کرنا ہے نا شادی کے لئے۔"اسنے" خباثت سے کہا۔

شاید تم جانتے نہیں ہو میں شادی شدہ ہوں۔اوہ۔۔!!تم ادھر تھے نہیں ناورنہ تم شادی" میں شرکت ضرور کرتے۔"نجانے اسکے اندر اتنی ہمت کہاں سے آئی جو وہ بول پڑی۔

www.novelsclubb.com

اچھا مذاق کر لیتی ہو۔ لیکن پھر بھی میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ بتانا ذرا اپنے خیالی شوہر کا" نام۔" اسنے ہنستے ہوئے کہا۔

عارش عمر بلوچ۔" اسنے پر سکون انداز میں کہا۔"

جو بھی تھا وہ اسکا محرم تھا۔ اسکا نام لیتے ہوئے اسے کوئی جھجک محسوس نہیں ہوئی۔

اسطرح کا مذاق میرے ساتھ مت کرنا مس عائمہ حیات۔" اسنے غصے سے چلاتے ہوئے" کہا۔

www.novelsclubb.com

" تصحیح کرو۔ مس عائمہ عارش بلوچ۔"

"اس (گالی) کی اتنی ہمت۔۔ اب تم دیکھو میں تم لوگوں کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔"

اسکے لہجے سے عائمہ کو خوف آنے لگا۔وہ ہلکا سا کانپی۔

لیکن اسے خود کو مضبوط رکھنا تھا۔

مثلاً کیا کرو گے تم۔۔؟"اسنے سوال کیا۔"

"ہاہا۔۔عارش سے تو میں بعد میں نپٹتا ہوں۔پہلے تم سے تو نپٹ لوں۔"

بحر حال۔میں کچھ فوٹوز بھیج رہا ہوں۔اسے دیکھ کر مجھے بتانا کہ تم میرے ساتھ شادی"
"کے اور اس (گالی) سے طلاق کے لئے تیار ہو کے نہیں۔

عائمہ کا ہاتھ کانپنے لگا۔یہ کیا ہو رہا تھا اسکے ساتھ۔۔

کیا مطلب۔میں کیوں طلاق لوں گی۔؟"اسنے آج ہمت نہ ہارنے کا تہیہ کر لیا تھا۔"

مرضی ہے تمہاری۔وہ فوٹوز میں کہیں بھی بھیج سکتا ہوں تم سمجھ رہی ہو کہیں بھی۔۔""

اسنے اسے باور کرایا۔

سوچ ہے تمہاری کہ میں تم سے ڈر جاؤں گی۔"اسنے مصنوعی ہنستے ہوئے کہا۔"

ورنہ اندر سے وہ خوف سے مرنے والی ہو گئی تھی۔

پہلے دیکھ تو لو سویٹ ہارٹ۔پھر بات کرتے ہیں۔"یہ کہتے ہوئے اسنے فون بند کر دیا۔"

عائمہ نے تاریک اسکرین کو دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے نوٹیفکیشن کی وجہ سے اسکرین دوبارہ روشن ہوئی۔

اسنے نوٹیفکیشن پہ کلک کیا۔

جیسے جیسے وہ دیکھتی جارہی تھی اسکا چہرہ سفید پڑتا جارہا تھا۔

ایسا معلوم ہورہا تھا کسی نے پگھلتا ہوا سیسہ اسکے کانوں آنکھوں میں انڈیل دیا ہو۔

اسکی پلکیں جھپکنے کو انکاری تھیں۔اسکا پورا وجود تھر تھر کانپنے لگا۔

کیونکہ وہ اسکی اور اسجد کی پرانی تصاویر تھیں۔

وہ اسکی سوچ سے بھی بہت آگے نکلا تھا۔

اسکی شرط کے مطابق اسے طلاق لینی ہو گی رونہ وہ یہ تصویریں۔۔۔۔

یہ سوچ ہی قیامت برپا کر رہی تھی کے پھر کیا ہو گا۔

فون اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہو گیا اور وہ وہیں بیڈ پر ڈھے گئی۔

!!!اذیت ہی اذیت تھی۔۔

!!!آزمائش ہی آزمائش تھی۔

تو آخر کار اسکے گناہوں کی سزا، اسکی منزل اسے بتادی گئی تھی۔

اب اسکا خمیازہ بھگتنے، سزا کاٹنے کا وقت آ ہی گیا تھا۔

مطلب عارش کے ہوئے واقعے کے بعد جو اسنے سوچا تھا کہ یہ اسکی سزا ہے۔اسکے گناہوں کا کفارہ ہے۔

وہ تو شروعات تھی۔اصل سزا تو اب شروع ہوئی تھی۔

یہ تو اس سے کئی زیادہ اذیت ناک تھا۔

آسمانوں پہ بجلی کڑکنے لگی تھی۔اسکی آواز خوفناک تھی۔

ایک لمحے کو وہ کانپ گئی۔پھر زوردار بارش کی آواز کانوں میں پڑی۔

گویا پوری دنیا اسکی ناہوئی موت پر رو رہی ہو۔

یہ موت سے کم تو نا تھا۔اب تو وہ بے جان وجود کے مانند ہو گئی تھی۔

اب موت ہی اسے اسکی سزا سے بچا سکتی تھی۔

سب کے چلے جانے کے بعد عارش بھی اپنے روم میں آ چکا تھا۔کچھ دیر وہ بھی تنہائی چاہتا تھا۔

ٹی شرٹ پہ ٹراوزر پہنے وہ رف سے حلیے میں ملبوس تھا۔بیڈ پہ سیدھا چت لیٹا وہ چھت کو گھورتے ہوئے عائمہ کو سوچ رہا تھا۔

پھر کسی خیال کے تحت اسنے فون میں عائمہ کا نمبر نکالا۔

اسکے فون میں بہت پہلے سے اسکا نمبر محفوظ تھا۔

لیکن اسنے آج تک اپنے نمبر سے اسے کال نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب بھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ کال کرے یا نہیں؟

پھر اسکے رد عمل کا سوچ کر اسنے ارادہ ترک کر دیا۔ لیکن دل کی تڑپ کم ہونے کو نہیں آ رہی تھی۔

آخر کار اسنے کال ملا ہی دی۔

عائمہ دونوں پیروں کے اطراف بازو لپیٹے زمین پر بیٹھی تھی۔

اسنے سوچ لیا تھا کہ اسے چاہے ساحل کے پیر پڑنے پڑ جائے وہ کر لے گی لیکن وہ طلاق نہیں لے گی۔

کیونکہ طلاق ہم مشرقی لڑکیوں کے لئے ایک دھبہ ہوتا ہے، بہت بڑی ذلت ہوتی ہے۔

اور ہر مشرقی لڑکیوں کی طرح وہ بھی طلاق لفظ سن کے ہی کھار کھاتی تھی۔

اسی لمحے اسکا فون دوبارہ رنگ ہوا۔ اسے لگا کہ ساحل اسے دوبارہ کال کر رہا تھا۔

وہ لپک کر زمین پر پڑے فون کی جانب بڑھی۔اور بنا نمبر دیکھے اسنے کال اٹھالی۔

ہیلو۔۔!!پلیز تم جو بولو گے میں وہ کرنے تیار ہوں لیکن پلیز میں عارش سے طلاق نہیں" "لے سکتی۔پلیز یہ ظلم مجھ پر مت کرو۔

وہ روتے ہوئے سسکی لیتے ہوئے بولنا شروع ہو گئی یہ جانے بغیر کے دوسری طرف کون ہے۔

عائمہ کی اسطرح کی عجیب باتیں سن کے عارش کو ایک لمحے تک تو کچھ سمجھ نہیں آیا لیکن اسکی روتی تڑپتی آواز سن کر اسکا دماغ گھوم گیا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے عائمہ ؟میں عارش بات کر رہا ہوں۔کس سے بات کر رہی ہیں آپ ؟"وہ" الجھن سے پوچھنے لگا۔

عا۔۔عار۔۔عارش۔۔"وہ بے یقینی سے ہکلا کر بولنے لگی۔"

ہاں۔کیا ہوا ہے؟کوئی برا خواب دیکھا ہے کیا؟"اسنے اپنے تئیں اندازہ لگایا۔"

ن۔نہیں تو۔"وہ ہکلاتے ہوئے بولنے لگی۔"

تو آپ کس سے طلاق کی بات کر رہی تھیں؟"اس نے سنجیدہ آواز میں پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

وہ۔۔میں۔۔"وہ بولنے سے انکاری ہوئی۔"

میں پوچھ رہا ہوں کہ کس سے طلاق کی بات کر رہی تھیں آپ؟"وہ دھاڑا۔"

"کیا آپکو مجھ سے طلاق چاہیئے؟آپکو لگتا ہے کہ میں قصوروار ہوں؟"

آپ ایک بار میرا یقین تو کریں،بس ایک بار۔یقین نہیں تو ترس ہی کھا لیں عائمہ۔""" آواز میں بے بسی سے نرمی در آئی تھی۔

کس بات کی سزا دے رہی ہیں آپ مجھے؟کیوں مجھے میری ہی نظروں میں گرانا چاہتی" ہیں؟"آنکھیں اور ناک، حتیٰ کے پورا چہرہ غصے اور بے بسی سے سرخ ہو گیا تھا۔

جبکہ دوسری طرف سے مکمل خاموشی تھی۔کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

وہ بھی چپ ہو گیا اور اسکے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔

لیکن کچھ لمحے بعد اسکی سسکی سنائی دی۔دونوں ہی تڑپ رہے تھے۔دونوں ہی تکلیف میں تھے۔

عارش کی تکلیف کا باعث عائمہ تھی جبکہ عائمہ کی تکلیف کا باعث کوئی اور تھا۔

اسکے آنسو اسے اپنے دل پہ گرتے محسوس ہو رہے تھے۔

اسکا ضبط یہیں ٹوٹ گیا اور اسنے فون اٹھا کر پوری قوت سے دیوار پہ دے مارا۔ایک آنسو پھسل کر گال پر بہ گیا۔

ایک انسان کی محبت آپکو اتنا لاچار کر دیتی ہے۔!!اتنا مجبور کر دیتی ہے۔!!آپ کس قدر بے بس ہو جاتے ہیں۔

وہ بیڈ پر سے اٹھا اور سگریٹ کا پیکٹ اٹھا کر بالکونی میں آ گیا۔

اب اسنے سوچ لیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔

!!لیکن عائمہ کا سوچ کر اسکا دل درد سے بلک اٹھا۔اس قدر اذیت۔

ایک لاتعلق سا شخص تھا

!!میرا دل چیر گیا وہ ظالم

(حمیرا خان)

عائمہ اور زارا کی یونیورسٹی سے چھٹیاں چل رہی تھی۔

تابش اور عارش وغیرہ کی ڈگری کمپلیٹ ہو چکی تھی اسلئے وہ لوگ اب یونیورسٹی سے فارغ تھے۔

رات عارش کی کال کے بعد کب روتے روتے وہ سو چکی تھی اسے خود بھی خبر نہ تھی۔

صبح کی تر و تازہ دھوپ کی تپش اسے اپنے چہرے پر محسوس ہوئی تو اس نے موندی موندی آنکھیں کھول کر دھندلا سا منظر دیکھنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ کا سہارا لے کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگی تو پورے وجود میں درد کی لہریں اٹھنے لگی۔

بے بسی سے اسنے اپنا سر تھام لیا۔ وقت دیکھا تو ۱۱ بج رہے تھے۔

اتنی دیر تک سوتی رہی میں۔" وہ خود سے بڑبڑائی۔"

وہ بھاری سر کے ساتھ اٹھتی ہوئی بمشکل دروازے تک پہنچی جب ناب گھما کر سلطانہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

انہوں نے اسے کہنی سے پکڑ کر سہارا دیا۔

"شکر ہے تم اٹھ گئی۔"

پھر انہوں نے اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر چیک کیا۔

www.novelsclubb.com

ابھی بھی بخار ہے تمہیں بیٹا۔ آرام کرو چلو آؤ۔" وہ اسے پکڑ کر بیڈ تک کے آئیں۔"

پوری رات تم بخار میں تپ رہی تھیں۔وہ تو میں فجر میں تمہیں اٹھانے آئی تو پتا چلا ورنہ" ایسی رہتی تم اور ہمیں پتا بھی نہ چلتا۔"وہ خفگی اور فکر مندی سے کہنے لگیں۔

بخار۔۔مجھے۔"اسنے اپنے ماتھے کو چھو کر غائب دماغی سے پوچھا۔"

پھر اسکا دھیان باہر سے آتی آوازوں پر پڑا۔اتنی آوازیں تو صرف کسی مہمان وغیرہ کی آمد پر ہی آتی تھی۔

کوئی آیا ہے کیا نیچے؟"اسنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں تمہارے سسرال والے آئے ہیں۔زارا ابھی بس پہنچ رہی ہے۔اگر تم بہتر محسوس" کر رہی ہو تو نیچے آجاؤ ورنہ کوئی بات نہیں۔"انہوں نے وضاحت دی۔

کیوں آئے ہیں؟"اسکا دماغ اسی چیز پر اٹک گیا تھا۔"

وہی بس۔معافیاں تلافیاں۔"انہوں نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔"

"اچھا۔"

"تمہارے لئے دودھ لے کر آتی ہوں۔دوائی لینی ہے،پھر ڈاکٹر کے پاس بھی جانا ہے۔"

www.novelsclubb.com

امی۔۔!!"اسنے منہ بنایا۔"

کوئی بہانہ نہیں چلے گا عائمہ۔"انہوں نے اسے گھورا۔"

ماما۔"اسنے پیار سے بولتے ہوئے انہیں منانا چاہا۔"

نہیں بس۔امی ہی ٹھیک ہوں میں۔"انہوں نے بگڑ کر کہا۔"

کیونکہ جب اسے کسی چیز کے لئے منانا ہوتا تو وہ پیار سے ماما کہتی۔

وہ منہ بسور کر رہ گئی۔

۔۔۔۔۔

دوائی کھا کر اسے تھوڑا بہتر محسوس ہو رہا تھا لیکن پھر بھی نیچے جا کر ان لوگوں کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب زارا دروازہ کھول کر روم میں داخل ہوئی۔

کیسی ہے اب طبیعت جانِ من؟"اسکے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے اسنے کہا۔"

سلام دعا کر لیتا ہے یار بندہ۔"عائمہ نے منہ بنایا۔"

میری ساس مت بنا کرو یار۔کتنی بار کہا ہے۔"زارا نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔"

ڈرامے بازی مت کرو یار۔"اسنے بوریت سے کہا۔"

www.novelsclubb.com

اچھا بیٹا ڈرامے بازی میں کر رہی ہوں یا تم؟"زارا نے کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا عورتوں کی طرح کہا۔"

"مطلب؟"

"یہ بیمار ہو کر سب کی ہمدردیاں سمیٹنے کا ناٹک۔"

باز آجاؤ زارا۔ نہیں تو میں نے بالکل بھی لحاظ نہیں کرنا ہے تمہارا۔" عائمہ نے اسے وارن کیا۔

اب بھی کونسا کرتی ہو ہونہہ۔ ویسے تمہاری محبت میں پورا سسرال تمہارا ٹپکا ہے یہاں۔" زارا نے شرارت سے آنکھیں گھمائی۔

میری محبت میں یا اپنی غلطیوں کے سبب۔" ناچاہتے ہوئے بھی وہ تلخ ہوئی۔"

زارا اسکی بات پر تیر کی مانند سیدھی ہوئی۔ابھی وہ کچھ بولنے کے لئے منہ ہی کھول رہی تھی جب نازیہ بیگم سمیت سب لوگ روم میں داخل ہوئے۔

چلو جی۔آ گیا ٹیپر۔"زارا بڑبڑائی۔"

عائمہ نے اسے چٹکی کاٹی جس پر وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

السلام علیکم۔!!"اسنے ان سب کو دیکھ کر سنجیدہ لہجے میں سلام کیا اور بیڈ پر سے اٹھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام۔ارے بیٹے لیٹے رہو۔"نازیہ بیگم نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔"

کیسی ہو پرنسس؟"عمر صاحب نے مسکراتے ہوئے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔"

وہ سر اٹھا کر انکو دیکھے گئی۔کیسے لوگ تھے یہ۔

اس سے اتنی محبت کرتے تھے۔لیکن پھر کچھ تو انکے بیچ آ گیا تھا جو اسے ان لوگوں کے خلوص،پیار اور محبت سے محروم رکھ گیا۔

میں ٹھیک ہوں۔"اسنے زبردستی مسکرا کر کہا۔"

عمر صاحب نے شدت سے اسکی بے رخی محسوس کی۔

وہ بھلے انکے بیٹے سے کھار کھاتی تھی لیکن ان لوگوں سے وہ ہمیشہ عزت واحترام سے ملی تھی۔یہ اسکی تربیت کا نتیجہ تھا۔

لیکن آج اس عزت واحترام کی کمی انہیں شدت سے محسوس ہوئی تھی۔اسکی آنکھوں میں وہ بے رخی، ناراضگی صاف ظاہر ہو رہی تھی۔

وہ اسکی آنکھوں سے ہی جان گئے تھے کہ اسکے اندر کیا چل رہا ہے، وہ کیا سوچ رہی ہے۔ ایک تو دونوں باپ بیٹوں کا اسکی آنکھوں سے لگاؤ۔اف۔!!

کیسی ہے بیٹا طبیعت؟"زارا کی امی اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔"

الحمدللہ آنٹی۔ بیٹھیے نا پلیز۔"اس نے مسکرا کر جواب دیا۔"

www.novelsclubb.com

نہیں بیٹا۔آپ لوگ باتیں کرو۔میں ذرا بھابھی (عائمہ کی امی) کو دیکھ لوں۔"یہ کہتے" ہوئے وہ اسکا گال چوم کر وہاں سے چلی گئیں۔

ہماری پرنسس ناراض ہے کیا ہم سے ؟"عمر صاحب نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔"

نازیہ بیگم تو بس اسے ہی تکے جا رہی تھیں۔

"میں ذرا عائفہ سے مل کر آتی ہوں۔"

زارا نے موقع کے مطابق وہاں سے ہٹ جانا ہی بہتر سمجھا۔

نہیں انکل ایسی بات نہیں ہے۔"اسنے نظریں نیچی کر کے انگلیاں چٹخاتے ہوئے کہا۔"

تو پھر ہم سے بات نہیں کر رہیں۔ کیوں ایسا؟"اس بار نازیہ بیگم نے اپنا حصہ ڈالا۔"

"ایسی بات نہیں ہے۔ سر میں درد ہے بس اسی لئے۔"

بیٹا ہم آپکی شکایتیں ہی دور کرنے آئے ہیں۔جو پوچھنا ہے پوچھیے۔اپنی بیٹی مانا ہے تو اسی طرح پیش آئیں گے آپ سے۔"عمر صاحب نے بات کا آغاز کیا۔

"دیکھو بیٹا۔میں نہیں جانتی کہ تم کیا جانتی ہو اس بارے میں لیکن پلیز میرے عارش کو مت چھوڑنا۔وہ جیتے جی مر جائے گا۔"یہ کہتے ہوئے انکا لہجہ بھیگ گیا۔

عائمہ نے تڑپ کر انکی طرف دیکھا۔وہ سیکنڈ میں اٹھ کر انکے پاس آئی اور انکے اطراف اپنے بازو پھیلائے۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے اسے شدت سے خود میں بھینچ لیا۔پھر اسکا سر چوما۔

میں سمجھ سکتی ہوں تم پر کیا بیت رہی ہے۔ ہم آج عارش کے ماں باپ نہیں تمہارے ماں" "باپ بن کر آئے ہیں۔

انہوں نے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں تھامتے ہوئے کہا۔

عائمہ بس مسکرا ہی سکی۔ عمر صاحب نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔ وہ آنکھیں بند کئے محسوس کرنے لگی۔

جو پوچھنا چاہتی ہو پوچھو بیٹا۔" نازیہ بیگم نے اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

وہ بس ان لوگوں کو سنے جا رہی تھی۔ کیسے وہ اپنے بیٹے کے لئے تڑپ رہے تھے۔ کیسے وہ اس سے اتنی محبت سے پیش آ رہے تھے۔

کوئی اور لڑکی ہوتی تو ان لوگوں کو پا کر بہت خوش ہوتی۔ کیونکہ ہر لڑکی چاہتی ہے کہ اسکے ساس سسر اسکے ماں باپ جیسا ہی پیار کریں۔

لیکن اسے کوئی خوشی محسوس نہیں ہوتی تھی۔

شاید ماضی کی چھاپ بہت گہری تھی جو اسے اپنے دکھ بھولنے نہیں دیتی تھی۔

بولو بیٹا۔"اسے چپ پا کر انہوں نے پھر سے اصرار کیا۔"

ہاں وہ۔۔۔اس دن۔۔ مطلب۔۔پہلے سے۔۔"اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ" کسطرح پوچھے۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ دور اندر وہ بھی سچائی جاننا چاہتی تھی۔

کوئی بات نہیں پرنسس۔میں بتاتا ہوں آپ کو کیا ہوا تھا اور کیا نہیں۔"انہوں نے اسے" کنفیوژ پا کر خود ہی بولنا شروع کیا۔

وہ شرمندہ ہوئی انکی بات پر۔لیکن اور کوئی چارہ نہ تھا اسکے علاوہ۔

پھر انہوں نے پوری کہانی تفصیل سے اسے بتائی۔جسے سن کر ایک لمحے تو اسے یقین نہیں آیا کہ یہ کسطرح کا کھیل کھیلا گیا تھا عارش کے ساتھ۔

لیکن ساتھ ہی دل پر سے ایک بوجھ کم ہوا کہ وہ اسکے ساتھ وفادار تھا۔اسنے لمبی سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

امید ہے اب ہماری پرنسس کو کوئی شکایت نہیں ہو گی ہم سے۔"انہوں نے محبت سے"

اسے پوچھا۔

آپ شرمندہ کر رہے ہیں انکل مجھے۔"وہ منمنائی۔"

انکل نہیں بیٹا ڈیڈ۔ کتنی مرتبہ کہا ہے۔"انہوں نے خفگی سے منہ بنایا۔"

انکا اسطرح کا منہ دیکھ کر اسکا اور نازیہ بیگم کا ساتھ قہقہہ گونجا۔

www.novelsclubb.com

ماشاءاللہ۔۔ماشاءاللہ۔!! نظر نا لگے۔"زوہیب روم میں داخل ہوتے ہوئے کہنے لگا۔"

"یہاں تو فل فیملی سین چالو ہے۔ صحیح ہے ہمیں مچھر مارنے کے لئے نیچے چھوڑ رکھا تھا۔"

اسکی اس بات پر اس بار ان تینوں کا قہقہہ بلند ہوا۔

اب تو آم کی طبیعت بالکل ٹھیک ہو گئی ہو گی۔ ہے نا؟"اسنے عائمہ کو چھیڑا۔"

اسکی اور عائمہ کی بچپن سے ہی اندر اسٹینڈنگ تھی۔ وہ اسے زارا کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا۔

عائمہ کا کوئی بھائی نہ تھا اس وجہ سے اسے بھی زوہیب سے ہی ایک دم بھائیوں والا لگاؤ تھا۔

www.novelsclubb.com

زوہیب بھائی۔ ی۔ ی۔"وہ دبا دبا سا چلائی۔"

اووپسس۔۔تمہارا نام ان لوگوں کو پتا چل گیا۔"اسنے معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپاتے" ہوئے کہا۔

آم۔م۔م۔"اسنے کھینچ کر دوبارہ دہرایا۔"

خبردار۔۔!!جو میری بہو کو کچھ کہا۔"نازیہ بیگم نے مصنوعی غصے سے کہا۔"

خالہ جان نے پارٹی بدل لی ہے۔خیر اٹھیے یہاں سے۔عارش کا پیغام ہے کہ اسے بھی" اپنی زوجہ محترمہ سے ملنے دیا جائے۔"اسنے گویا اعلان کیا۔

www.novelsclubb.com

عائمہ کی تو آنکھیں باہر نکل کر آنے کو تھی۔

ہاں بیٹا۔اب ہم چلتے ہیں۔نیچے ملاقات ہوتی ہے۔"ان دونوں نے بیک وقت ایک" ساتھ اٹھتے ہوئے کہا۔

عائمہ کو تو پسینے ہی چھوٹنے لگ گئے تھے۔

بائے۔۔آم۔۔"زوہیب نے دروازے سے منہ نکال کر کہا۔"

لیکن اپنی پریشانی کے باعث اسنے کان نہیں دھرے۔وہ ہتھیلیاں مسلنے لگی۔

کل رات والا واقعہ سوچ کر اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ اب اسکا ری ایکشن کیا ہو گا۔

تبھی اسے ساحل کی باتیں یاد آئی جو اسے سرے سے ہی بھول چکی تھی۔

اسکا پورا وجود ڈر و خوف سے کپکپانے لگا۔

اسکی نظریں دروازے پر ٹکی اسکی آمد کا انتظار کر رہی تھی۔ایک طرف خوف سے اسکا برا حال تھا لیکن دوسری طرف اسکا انتظار بھی تھا۔

جب چند منٹ گزرنے کے بعد بھی وہ نہیں آیا تو اسکی سانسیں بحال ہوئی۔

شاید زوہیب بھائی مذاق کر رہے تھے۔"وہ خود سے مخاطب تھی۔"

وہ اپنا دوپٹہ اتار کر ایک سائیڈ کور کھتی بالوں کو برش کرنے لگی۔ان لوگوں کے رویے، خوش مزاجی اور پیار کا نتیجہ تھا کہ اسکی ٹینشن تھوڑی کم ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

عارش چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔آج اسے سارے حساب برابر کرنے تھے۔اسے جاننا تھا کہ عائمہ کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔

عائمہ کے والدین اس سے سخت ناراض تھے۔وہ عزت و پیار جو وہ اسے دیتے تھے آج اس سے محروم کر دیا تو پتا چلا کہ اسے اس پیار اور توجہ کی عادت ہو گئی تھی۔

وہ لوگ بھی اسے اپنے ماں باپ کی طرح ہی عزیز تھے اسلئے انکی غلط فہمی دور کرنا اسنے اپنا فرض سمجھا۔

وہ اسے اپنا بیٹا سمجھتے تھے تو اسے بھی بیٹے ہونے کا فرض بھی نبھانا تھا۔

حالانکہ یہ اتنا آسان نہیں تھا لیکن اسے کرنا تھا۔۔اسے یہ جنگ لڑنی تھی۔۔اپنی محبت !! کے لئے۔!!اس شخص کے لئے جو اسے جان سے زیادہ عزیز تھا۔

انہی سوچوں میں مگن وہ دروازے تک پہنچا لیکن وہاں کا منظر دیکھ کر اسکے قدم خود بخود رک گئے۔

وہ دروازے سے سر ٹکائے بازو سینے پہ لپیٹے اپنی زندگی کا حسین منظر دیکھ رہا تھا۔

نیوی بلیو کلر کی گھٹنوں تک آتی شرٹ پر گرے کلر کا ٹراؤزر میں ملبوس وہ شیشے کے آگے کھڑی اپنے لمبے کالے بالوں میں برش کر رہی تھی۔

بخار کے باعث چہرے پہ سرخی اور تھکن صاف ظاہر تھی۔

بالوں میں برش کرنے کے بعد اسنے بالوں کو ہاتھ میں سمیٹا اور باندھنے کے انداز سے اوپر کی طرف کئے، لیکن پھر کچھ سوچ کر اسنے بال پیٹھ کی پشت پر کھلے چھوڑ دئے۔

پھر وہ بیڈ کی طرف پلٹی اور وہاں سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر اچھے سے کندھے پہ پھیلایا۔

وہ انہماک سے اسے تک رہا تھا۔ لیکن وہ اس قدر مگن تھی کہ اسے احساس نہیں ہوا۔

وہ دو قدم آگے کو بڑھاتا روم کی دہلیز پر قدم رکھ گیا۔ پھر خیال آنے پر اسنے گلا کنکھارا۔

"آ۔ہم۔م۔"

وہ جو اسکی آمد کو بھول چکی تھی، آواز سن کر اسکے حرکت کرتے ہاتھ ساکت ہوئے وہ اپنی جگہ پر جم کر رہ گئی۔

وہ قدم بڑھاتا بالکل اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ اپنے پیچھے اسکا وجود محسوس کرتی وہ منجمد ہو گئی۔

السلام علیکم۔!!" اسنے مضبوط مگر نرم آواز میں اسے سلام کیا۔"

اسکا پورا وجود کپکپانے لگا۔اتنی قربت اسکی برداشت سے باہر تھی۔اسکی زبان کو قفل لگ گیا تھا۔

ایسی بھی کیا ناراضگی کہ بندہ سلام کا جواب بھی نا دے۔"اسکی آواز ایک بار پھر اسکے کانوں میں گونجی۔

وہ خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیرتے حلق تر کرنے لگی۔

وعلیکم السلام۔!!"جواب دیا گیا۔"

www.novelsclubb.com

عارش کے چہرے پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔ہنوز اسکی طرف پشت کئے وہ کھڑی تھی۔

کیسی ہیں؟"اسنے گفتگو لمبی کرنا چاہی۔"

جبکہ عائمہ کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا۔

ٹھ۔ٹھیک۔۔"آواز حلق سے نکل کے نہیں دے رہی تھی۔"

یہ نہیں پوچھیں گی کہ میں کیسا ہوں؟"اسنے ناراضگی کا اظہار کرنا چاہا۔"

کیسے ہیں آپ؟"اسنے خود میں تھوڑا اعتماد لانا چاہا۔"

www.novelsclubb.com

"اب بالکل ٹھیک ہوں۔"

اسکا چہرہ سامنے نہیں تھا لیکن وہ جانتی تھی کہ اس وقت وہ مسکرا رہا تھا۔

اسنے اسکے دونوں ہاتھ نرمی سے کہنی سے تھامتے ہوئے اسے اپنے سامنے کیا۔

ایک لمحے اسے سمجھ نہیں آیا کہ ہوا کیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ سنبھل گئی۔

اسکے دونوں ہاتھوں کو اب اسنے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا اور وہ مزاحمت بھی نہ کر سکی۔

سر نیچے کو جھکا لیا تھا۔ چہرے پر پسینے کے چھوٹے چھوٹے قطرے نمودار ہوئے تھے۔

اب جو میں پوچھوں گا اسکا سچ سچ جواب دینا ہے آپ نے۔" اسنے اسکی ہتھیلی کی پشت"

سہلاتے ہوئے نرمی سے مگر سنجیدہ آواز میں کہا۔

اسکے ہاتھ خوف سے لرزنے لگے۔ جس وقت سے وہ فرار چاہ رہی تھی وہ آ ہی چکا تھا۔

دھیرے دھیرے اسکے ہاتھ سرد پڑنے لگے۔

میں کسی کٹہرے میں نہیں کھڑا کر رہا آپکو۔ لیکن کچھ باتیں ہے جو میں جاننا چاہتا ہوں اور" حق بھی رکھتا ہوں۔" اسنے وضاحت دی۔

لاکھ وضاحت سہی لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ کیا اور کیوں پوچھنا چاہ رہا ہے۔

اسنے محض اثبات میں سر ہلایا۔

کل رات کیا ہوا تھا آپکو؟" اسنے پہلا سوال کیا۔"

اسکا سوال سن کر کل رات کا واقعہ اسکی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔ کپکپی سی جسم پر طاری ہوئی۔

کچھ نہیں۔"اسنے بہت سے آنسوؤں کو اپنے اندر اتارا۔"

آپ مجھ سے طلاق لینا چاہتی ہیں؟"بہت ہی سنجیدہ آواز میں دوسرا سوال کیا۔"

ن۔نہ۔ نہیں۔"اسنے زور سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔یہی ایک چیز تھی جس سے" وہ دور بھاگتی تھی۔

یقیناً کچھ ہوا تھا تبھی آپ ایسا کہہ رہی تھیں۔میں جاننا چاہتا ہوں عائمہ کہ کیا چیز آپکو" پریشان کر رہی ہے۔"اسنے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ کچھ اور کہتا جب کمرے میں فون کی رنگ نے ارتعاش پیدا کیا۔

"آپکا فون بج رہا ہے۔"

اسکے وجود میں کوئی حرکت نا دیکھ کر عارش نے کہا۔

اسنے گردن گھما کر ٹیبل پر پڑے فون کی جانب دیکھا پھر اپنے ہاتھ کی طرف جو اسکی گرفت میں تھے۔

عارش نے اسکے نظروں کا زاویہ دیکھا تو ہلکا سا مسکرایا اور ہاتھ چھوڑ دیا۔

وہ قدم قدم اٹھاتے ٹیبل تک پہنچی لیکن جب تک فون بج بج کر بند ہو چکا تھا۔

اسنے فون اٹھا کر چیک کیا کہ کس کی کال تھی مگر وہ دیکھنے کے بعد اسکا دل خوف سے زور و شور سے دھڑکنے لگا۔

عارش اسکے تاثرات بغور دیکھ رہا تھا۔

یہاں آئیں۔"اسنے اگلا حکم جاری کیا۔"

وہ نا سمجھی سے فون ہاتھ میں ہی پکڑے اس تک پہنچی لیکن اگلے لمحے فون پھر بجنے لگا۔عائمہ کے اوسان خطا ہوئے۔

اٹھالیں فون۔"اسنے توجہ فون کی جانب مبذول کراتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

اسنے کانپتے ہاتھوں سے فون کان سے لگایا اور آنکھیں بند کیں۔

ہیلو سویٹ ہارٹ۔!!"ساحل کی آواز دوسری طرف سے اسکے کانوں میں گونجی۔"

اسکی ٹانگیں کانپنے لگی۔یک دم ہر جگہ جیسے ساکت سی ہو گئی تھی۔

پھر کیا سوچا تم نے کب لے رہی ہو طلاق؟"ساحل نے اسے خاموش پا کر اگلا سوال کر" ڈالا۔

طلاق سنتے ہی عائمہ کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔اسے عارش کی موجودگی بھول گئی تھی۔اسکا رنگ سفید پڑنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

عارش کب سے غور کر رہا تھا ابھی وہ کچھ بولنے کے لئے منہ ہی کھولتا کہ عائمہ کے اگلے لفظ نے اسے ساکت کر دیا۔

ط۔طل۔طلاق۔ن۔نہیں لوں گی۔۔میں۔"اسنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنی بات مکمل کی۔

عارش کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔غصے سے اسکے تاثرات سخت ہوئے۔

اسنے لمحہ ضائع کئے بنا اس کے ہاتھ سے فون چھینا اور کان سے لگایا۔

طلاق تو تمہیں لینی پڑے گی جانم۔!!"ساحل کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔"

ورنہ تم جانتی نہیں ہو میں کیا کر سکتا ہوں۔"اسنے دھمکی دی۔"

اسکی دھمکی سن کر عارش کا خون کھولنے لگا۔اسنے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی اور عائمہ کی طرف سرد نگاہوں سے دیکھا۔

عائمہ اسکی نگاہوں کی تپش سے کانپ گئی۔یوں لگ رہا تھا کہ اسکی آنکھوں میں ہی آگ جل رہی ہو۔

کون۔"عارش نے بلند آواز میں دھاڑتے ہوئے کہا۔"

اسکی دھاڑ سن کر عائمہ اپنی جگہ سے اچھلی لیکن اگلے ہی لمحے عارش نے اسکی کمر کر گرد گرفت مضبوط کی۔

اسکے لمس میں اتنی شدت تھی کہ عائمہ کی سانسیں ہوا ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

ارے۔۔!!عارش میرے بھائی۔تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں۔"ساحل کی شرارت سے" آواز گونجی۔

عارش ایک پل کو حیران رہ گیا کہ یہ کون ہے جو اسے جانتا ہے۔

"دماغ پہ زور مت دو۔ ساحل بات کر رہا ہوں۔"

لیکن اگلے ہی لمحے یوں مانو کہ کسی نے پگھلتا سیسہ اسکے کانوں میں انڈیل دیا ہو۔

ساحل۔!!"اسنے بے یقینی سے عائمہ کی طرف دیکھ کر دہرایا۔"

عائمہ کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں حد درجہ خوف عارش نے دیکھا تھا۔وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

www.novelsclubb.com

ہاں۔بولو کیا بول رہے تھے۔"عارش کی سرد آواز کمرے میں گونجی۔"

تم طلاق دے دو اسے۔اور میں اس سے شادی کروں گا بس اتنی سی بات۔"ساحل نے" پر سکون سے آواز میں کہا۔

عارش کا غصہ ساتویں آسمان کو چھونے لگا۔

اور میں کیوں دوں اسے طلاق۔"عارش غرایا۔"

کیونکہ میرے پاس کچھ ہے جسے دیکھ کر تم خود اسے طلاق دے دو گے۔"یہ کہ کر وہ" طنزیہ قہقہہ لگایا۔

عارش نے اگر عائمہ کو پکڑا ہوتا تو وہ اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔

اسکی سانسیں دھیمی پڑنے لگی تھی۔

تم تو ضرور دیکھنا چاہو گے۔"ساحل خوشی سے بھرپور لہجے میں کہنے لگا۔"

ضرور دیکھنا چاہوں گا، کیوں نہیں۔"اسنے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔"

یہ سن کر عائمہ کے اندر تو جیسے جان ہی ختم ہو گئی تھی۔

اگلے کچھ سیکنڈ ایسے ہی گزرے جب اسکے فون میں نوٹیفکیشن بجا۔اسنے عائمہ کا فون کان سے لگائے ہی اپنا فون جیب سے نکالا۔

اور پھر اسنے وہ دیکھا جو دیکھنے کے بعد اسے خود کو بھی سنبھالنا محال ہو گیا تھا۔

اسکی گرفت عائمہ پر ڈھیلی پڑی۔عائمہ کو جھٹکا لگا۔

اسنے ایڑی پر اونچا ہوئے فون میں دیکھنے کی کوشش کی تو اسے تصویروں کی ہلکی سی جھلک دکھی۔

اسکی بچی کچی امید بھی ختم ہو گئی تھی۔اب تو سب کچھ برباد ہو گیا تھا۔

یہ دیکھنے کے بعد تو کوئی مرد اسے اپنانا نہیں چاہے گا۔یقیناً عارش نے بھی ایسا ہی کرنا تھا۔

یہ سوچ ہی اسکے لئے جان لیوا تھی۔

واٹ ربش اس دز۔"عارش فون پر پھنکارا۔"

پلیز یار۔تو سوچ کے مجھے بتادے کہ تو کب طلاق دے رہا ہے۔اس حساب سے میں اپنی" شادی کی تیاری کروں۔"یہ کہ کر اسنے تو کال کٹ کر دی۔

لیکن یہ سننے کے بعد عارش کا ضبط ٹوٹا۔غصے سے اسے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا۔طلاق وہ بھی عائمہ کو۔۔!!

سوچ کے ہی وہ کانپ گیا۔وہ کیسے اسے خود سے دور کر سکتا تھا۔

وہ تو آج رخصتی کی بات کرنے آیا تھا اور یہ سب کچھ۔

اسکی دماغ کی نسیں ابھنے لگی۔مٹھیاں اسنے مضبوطی سے بھینچ رکھی تھی۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا سے کیا کر جائے۔

عائمہ اسکے عمل کو بغور دیکھ رہی تھی۔خوف سے اسکا وجود کانپ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسکی طرف گھوما اور بہت ہی تحمل سے پوچھا۔

"کب سے بلیک میل کر رہا ہے وہ آپکو؟"

عائمہ کو لگا اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔اسے تو لگا تھا کہ وہ اس پر چلائے گا، غصہ کرے گا اور ہو سکتا ہے یہ دیکھنے کے بعد تو طلاق بھی دے دے۔

لیکن سب کچھ اسکے بر عکس ہو رہا تھا۔

"میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔"

وہ۔۔ن۔۔نکاح والے دن۔"اسنے روتے ہوئے جواب دیا۔"

اسے لگ رہا تھا کہ شاید وہ اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہی ہو۔

اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔

وہ۔۔پ۔پرانی تصویریں ہے۔اور۔۔اب۔ بھی ایسا کچھ۔۔"وہ اور بھی کچھ بولتی اگر" عارش نے اسکے لبوں پر اپنی انگلی نہیں رکھی ہوتی۔

پلیز۔۔مجھے اپنی صفائی مت دیں۔"اسنے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔"

عائمہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔کس قدر مہربان تھا وہ اس پر۔

!!کیا خدا اس قدر بھی اس پر مہربان ہو سکتا تھا کہ اسے ایسے شخص سے باندھ دیا۔۔

!!بیشک وہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

عائمہ کی آنکھوں سے لگاتار آنسو بہنے لگے۔ایک بوجھ دل پر سے کم ہوا تھا جیسے۔

روتے روتے اسکی ہچکیاں بندھ گئی۔

عارش نے تڑپ کر اسکا سر اپنے سینے پر رکھا اور اسے گرد ایک ہاتھ سے حصار بنایا۔

اور ایک ہاتھ سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے اسے پر سکون کرنے لگا۔

وہ اسکی شرٹ سختی سے مٹھی میں پکڑے اپنے آنسو بہا رہی تھی۔یوں جیسے وہ یک دم دھوپ سے کسی چھاؤں تلے آگئی تھی۔

وہ شوہر تھا اسکا محافظ۔!! یہ اسنے ثابت کر دیا تھا۔

کچھ دیر رونے کے بعد وہ خود ہی اس سے الگ ہوئی۔اور سر جھکائے کھڑی ہو گئی۔

عارش نے اسکی ٹھوڑی تلے انگلی رکھ کر اسکا چہرہ اوپر کیا۔

"اگلی بار میں یہ سر جھکا ہوا نہ دیکھوں۔"

اسطرح آپکا ٹوٹا اور بکھرا ہوا وجود دیکھنا میرے لئے موت کے برابر ہے عائمہ۔" اسنے کرب سے کہا۔

آپ میرا فخر ہیں۔" وہ جذبات سے بوجھل آواز میں کہتا جا رہا تھا اور وہ اسکے لفظوں کے سحر میں جکڑتی جا رہی تھی۔

اور میں اپنے فخر کا سر ہمیشہ اونچا ہی دیکھنا پسند کروں گا۔" اسنے یہ کہتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا اور اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھئے گا۔ میں صرف آپکی بات کا یقین کرتا ہوں اور کسی کی نہیں۔"

"اسلئے ڈرنا چھوڑ دیجئے۔

کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سب دیکھ لوں گا۔" وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں" تھامے کہہ رہا تھا۔

!! وہ اسکی طرف دیوانہ وار تکے جا رہی تھی۔ کیسا شخص تھا وہ۔۔

!! کیا محبت ایسی ہوتی ہے۔۔؟ اس قدر خوبصورت۔

www.novelsclubb.com

اسنے آنکھیں بند کر کے اس لمحے کو محسوس کرنا چاہا کہ یہ سب حقیقت تھا۔ تبھی اسے اپنی آنکھوں پر اسکا نرم لمس محسوس ہوا۔

اسنے اسکی آنکھوں کو اپنے لبوں سے ہلکے سے چھوا اور پیچھے ہٹ گیا۔

رخصتی کے لئے تیار رہیئے گا مسز۔بہت جلد آپ کو لینے آؤں گا۔"وہ پیچھے کی طرف قدم" لیتے ہوئے کہنے لگا۔

اللہ حافظ۔اپنا خیال رکھیئے گا میرے لئے۔۔!!"یہ کہ کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے" سے باہر نکل گیا۔

اور وہ اب تک اسکے لفظوں اور لمس کے سحر میں جکڑی کھڑی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

وہ لوگ گھر پہنچے تو سب لاؤنج میں بیٹھ کر گپ شپ کرنے لگے جبکہ وہ سیدھا اپنے روم کی طرف بڑھا۔

جب سے وہ عائمہ سے مل کر آیا تھا ایسے ہی خاموش سا تھا جو کسی اور نے تو نہیں مگر عمر صاحب نے ضرور محسوس کیا تھا۔

روم میں پہنچ کر وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔یہ سب اسکی برداشت کی حد سے آگے تھا۔اسکے سر میں درد کی ٹیسیں اٹھنے لگی۔

!! جتنا آسان وہ سمجھ رہا تھا اتنا تھا نہیں یہ سب۔۔

اسکی آنکھیں لال انگارا ہو رہی تھی۔وہ خود بھی اندر سے جل رہا تھا۔اسکے اندر بھی آگ لگی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ کہتا تھا کہ اسے اسکے ماضی سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اسے فرق پڑ رہا تھا۔

اسے کسی اور کے ساتھ دیکھنا۔۔!!اسکے لئے کٹھن تھا۔حالانکہ وہ ماضی تھا، پھر بھی اسکے دل دکھا تھا۔

لیکن اسنے عائمہ پر یہ چیز ظاہر نہیں ہونے دی۔یہی تو تھا اسکی محبت کا امتحان۔

وہ ہاتھ سے اپنی پیشانی مسلنے لگا۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔

آجائیں۔"اسنے بیٹھے بیٹھے جواب دیا۔"

عمر صاحب دروازہ کھول کر داخل ہوئے۔لیکن اسکی حالت انہیں کچھ اچھے سگنل نہیں دے رہی تھی۔

انہوں نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

وہ چونک کر سیدھا ہوا اور انکی طرف دیکھا۔ تو وہ اسکی حالت سے باخبر تھے تبھی یہاں موجود تھے۔

کیا ہوا ہمت ہار گئے ابھی سے؟" انہوں نے اسکے دائیں طرف بیٹھتے ہوئے کہا۔"

ہمت نہیں ہارا۔ لیکن مستقبل میں ہار جاؤں گا لگ رہا ہے۔" وہ سچائی بیان کر رہا تھا۔" ان سے وہ کبھی جھوٹ نہیں کہہ سکتا تھا۔

محبت کی ہے تو نبھانی بھی پڑے گی۔" انہوں نے سرد آہ خارج کی۔"

"کوشش کر رہا ہوں۔"

پیچھے ہٹنے کا تو نہیں سوچ رہے؟"انہوں نے بڑے غور سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔"

وہ حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات لئے انکی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا آپ مجھے اتنا کمزور سمجھ رہے ہیں۔"

میں سمجھ نہیں رہا۔ محبت کمزور بنا دیتی ہے۔"انہوں نے بھی حقیقت بیان کی۔"

خیر۔۔!!ایک مرتبہ پرنسس آجائے تو خود ہی سارے وسوسے اور گلے شکوے دور ہو"

"جائیں گے۔

"مجھے ان سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔"

گڈ چلتا ہوں اور جلدی سو جانا۔ کل سے میری بیگم نے تمہاری نیند حرام کر دینی ہے۔""

انہوں نے اسے تنبیہ کی۔

وہ نا سمجھی سے انکی طرف دیکھنے لگا۔

شادی کی شاپنگ۔۔!!"انہوں نے وضاحت دی۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ہنس پڑے۔

ایک ہفتے کے بعد کی تاریخ رخصتی کے لئے طے پائی تھی۔

عارش کے لاکھ منع کرنے کے باوجود کہ سب کچھ سادگی سے ہو، دونوں طرف تیاریاں زور و شور سے شروع ہو چکی تھی۔

جیسے تیسے عائمہ اور عارش کے دن گزر رہے تھے۔ عائمہ کو تو سوچ سوچ کے ہی ہول اٹھ رہے تھے آگے نہ جانے عارش کیا کرنے والا ہے۔ اسکے رویہ سے تو اسے خوش ہی ہونا چاہیئے تھا پھر بھی دور کہیں انسکیورٹی تھی۔

عارش کی تو ہر رات ہی آنکھوں پہ کٹتی تھی۔ نیند نے اس سے جیسے قطع تعلق کر لیا تھا۔ اسکا سارا سکون ہی عائمہ نے چھین لیا تھا۔ اب اسکے آنے کے بعد ہی اسے سکون آنا تھا۔ اور اس وقت کا اسے شدت سے انتظار تھا۔

www.novelsclubb.com

آج مہندی کا دن تھا۔ وہ مایوں بیٹھ چکی تھی جس کی وجہ سے اسکا کہیں بھی آنا جانا منسوخ ہو گیا تھا۔

زارا بھی اسی کے پاس ٹھہری ہوئی تھی اور اس بات پر نازیہ بیگم سخت ناراض ہوئیں کہ انکے اکلوتے بیٹے کی شادی پر وہ انکے ساتھ ایسا کر رہی ہے۔

میں تو پس کر رہ گئی ہوں ان لوگوں کے بیچ۔" یہ اسکا کہنا تھا۔"

ابھی بھی وہ مہندی کے فنکشن کے لئے تیار ہو رہی تھی لیکن اس بیچ تابش نے کوئی سو دفعہ کال کر کے اسے پریشان کر دیا تھا کہ کب پہنچ رہی ہو؟

www.novelsclubb.com

اب دوبارہ اسکا فون رنگ ہوا تھا اسنے غصے سے فون کو گھورا جیسے تابش کو ہی گھور رہی ہو۔

دو منٹ صبر نہیں ہے کیا تمہیں۔ ٹھیک سے تیار تو ہونے دو۔" وہ جھنجھلا اٹھی۔"

"دو منٹ میں باہر آؤ۔ میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔"

میں اب تک تیار بھی نہیں ہوئی ہوں تابش۔" وہ روہانسی ہوئی۔"

زی جان پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ہوں نا۔" اسنے اتراتے ہوئے کہا۔"

تم کیا میرا میک اپ کرو گے؟" اسنے چڑ کر کہا۔"

www.novelsclubb.com

" کبھی اپنے شوہر کی صلاحیتوں کو آزما کر تو دیکھو۔"

آتی ہوں۔"اسنے دانت پہ دانت جما کر غصے سے کہا۔"

یہ کہ کر وہ اپنا کلچ اٹھاتے لپ اسٹک کو آخری ٹچ اپ دیتے بھاگتے ہوئے نیچے اترنے لگی۔

مہندی کلر کی کرتی پر مہندی کلر کا ہی گرارا پہنے جس کے بارڈر پر خوبصورت کڑھائی کا کام کیا ہوا تھا۔ہم رنگ دوپٹہ اسنے ایک طرف کو ڈالا ہوا تھا۔

تھوڑا ڈارک میک اپ کئے بال پیچھے کو کھلے رکھے تھے۔

ایک ہاتھ میں کلچ لئے اور ایک ہاتھ میں سینڈل پکڑے وہ بجلی کی سپیڈ سے بھاگتی ہوئی باہر نکلی۔

www.novelsclubb.com

اور سینڈل والے ہاتھ سے گاڑی کا شیشہ بجانے لگی۔

تابش جو موبائل پر مصروف تھا۔ ٹک ٹک کی آواز سے شیشے کی طرف متوجہ ہوا۔اور شیشہ نیچے کیا۔

دروازہ کھولو تابش۔"اسنے گھورتے ہوئے کہا۔"

ہیں۔۔!!بہن جی میں دروازہ کیوں کھولوں؟"تابش تو اسے پہچاننے سے ہی انکاری تھا۔"

میں تمہیں بہن دکھتی ہوں؟"زارا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسکا منہ نوچ لے۔"

www.novelsclubb.com

تابش نے ایک لمحے غور سے اسے دیکھا پھر اگلے لمحے اسکی آنکھیں باہر آنے کو تھی۔

زارا یہ تم ہو؟"اسنے حیرانی سے پوچھا۔"

جواباً زارا نے اسے زبردست گھوری سے نوازا۔

تابش نے جلدی سے ہینڈل ان لاک کیا اور دروازہ کھولا۔

زارا فوراً اندر آکر بیٹھی اور کمفرٹیبل ہونے لگی۔سینڈل اسنے ہاتھ میں ہی پکڑی ہوئی تھی۔

تابش بغور اسکی کارروائی دیکھ رہا تھا۔

اسنے اپنا دوپٹہ درست کرنے کے لئے جب سینڈل والا ہاتھ اوپر کیا تو سینڈل کی ہیل جا کر تابش کے سر سے ٹکرائی۔

www.novelsclubb.com

آؤچ۔!!"تابش چلایا۔"

کیا ہو گیا ہے کیوں چلا رہے ہو؟"زارا نے منہ بنایا۔"

ظالم عورت۔۔ایک تو مار دیا اوپر سے پوچھ رہی ہو کیوں چلا رہا؟"تابش اپنا سر پکڑتے" ہوئے کہنے لگا۔

اسکے عورت کہنے پر زارا کی آنکھیں پھیلی۔اسنے وہی ہیل واپس اٹھا کر اسکے کندھے پر دے ماری۔

"اب کہو ظالم عورت۔"

www.novelsclubb.com

تابش کی تو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کر کیا رہی تھی اسکے ساتھ۔

"کس گناہ کی سزا مل رہی ہے۔یا اللہ مدد۔"

اسنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتے ہوئے بے بسی سے کہا۔

زیادہ نخرے مت کرو اور گاڑی چلاؤ۔"زارا نے دروازہ زور سے بند کرتے ہوئے اسے" آرڈر دیا۔

تابش محض گھور کر ہی رہ گیا اور گاڑی اسٹارٹ کی۔

زوہیب عنیزہ کو لینے آیا ہوا تھا کیونکہ زارا تو تابش کے ساتھ ہی جا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ روم میں داخل ہوا لیکن وہ اسے کہیں بھی نظر نہ آئی۔

"!!عنیزہ۔۔"

اسنے آواز دی۔ لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔

وہ دروازہ بند کر کے باہر آیا اور پورے گھر میں اسے آوازیں دینے لگا لیکن ندارد۔

اسے اب پریشانی ہونے لگی تھی۔

فاطمہ بی۔!! عنیزہ کہاں ہے؟" اسنے اس گھر کی ملازمہ جو کہ عمر دراز تھیں ان سے ادب سے پوچھا۔

"بیٹے وہ تو روم سے باہر ہی نہیں آئیں۔"

اچھا۔ لیکن میں روم میں چیک کر چکا ہوں۔" اسنے نظریں ادھر ادھر دوڑاتے ہوئے کہا۔

چلیں۔ایک بار پھر دیکھ لیتا ہوں۔" یہ کہ کر وہ روم کی طرف بڑھ گیا۔"

وہ روم کا دروازہ کھول کر داخل ہوا تب اسکی نظر بیڈ پر پڑے کمفرٹر پر پڑی۔اسنے پہلے عجلت میں دھیان ہی نہیں دیا۔

ابھی تو میڈم نے کال کر کے پوچھا تھا کہ کہاں ہو اور اب سو رہی ہیں۔" وہ بڑبڑاتے" ہوئے اسکی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

اسنے کمفرٹر ہلکا سا ہٹایا تو وہ معصومیت کی ساری حدیں پار کرتے ایک ہاتھ گال تلے ٹکائے سو رہی تھی۔

اور مزے کی بات تو یہ تھی کہ وہ مہندی کی رسم کے لئے پوری تیار ہونے کے بعد سو رہی تھی۔

بال وقفہ وقفہ سے اسکے چہرے پر آ رہے تھے۔

وہ ایک گھٹنہ موڑ کر بیڈ پر بیٹھا اور اسے تکنے لگا۔ جو اس روپ میں سیدھا اسکے دل میں اتر رہی تھی۔

اسنے انگلیوں سے اسکے چہرے پر آئے بال ہٹائے۔ کسی کا لمس محسوس کرتے وہ ہلکا سا کسمسائی۔ اسکی حرکت پہ اسکے لب مسکرائے۔

www.novelsclubb.com

اسکی گرم سانسیں اسکے چہرے پر پڑنے لگی تو اسنے پٹ سے آنکھیں کھولی۔

اور سامنے اسے دیکھ کر چلائی۔ زوہیب نے فوراً اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔

لڑکی شوہر ہوں تمہارا۔ بھوت نہیں۔"اسنے اسے سہارا دیتے ہوئے اٹھایا۔"

آپ لب آئے؟"اسنے حیرانی سے پوچھا۔"

جب تم سو رہی تھیں۔ویسے اتنا سج دھج کے کون سوتا ہے۔"اسنے اسکی تیاری پر چوٹ کی۔

آپکا انتظار کرتے کرتے ہی سوئی ہوں۔"اسنے الزام اسکے سر دیا۔"

www.novelsclubb.com

واہ۔!!الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔"اسنے طنز کیا۔"

آپ تو مجھے طعنے مارنے کے بہانے ڈھونڈتے رہتے ہیں۔"اسنے ناراضگی سے منہ بنایا۔"

اتنا کون سوتا ہے یار۔"زوہیب نے اکتا کر کہا۔"

عنیزہ نے اسکی بات پہ اسے چٹکی کاٹی جس پر وہ اچھل کر کھڑا ہوا۔

چلیں اب۔"عنیزہ نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔"

ہاں چلو۔"زوہیب بھی اسکے پیچھے چل دیا۔"

www.novelsclubb.com

وہ جا کر گاڑی کا دروازہ کھول کر سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندے بیٹھ گئی۔دوسری طرف سے زوہیب نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

جب کچھ دیر گزرنے کے بعد بھی گاڑی چلنے کی آواز نہیں آئی تو عنیزہ نے آنکھیں کھول کر زوہیب کو دیکھا جو اسے ہی تک رہا تھا۔

کیا ہوا؟چلنا نہیں ہے کیا؟"اسنے پوچھا۔"

بس ایک منٹ۔"یہ کہ کر اسنے پیچھے کی سیٹ سے کوئی شاپر نکالا اور اس میں سے کچھ " تلاشنے لگا۔

www.novelsclubb.com

عنیزہ بس اسکی کارروائی دیکھ رہی تھی۔پھر اسنے اس میں سے گجرے نکالے اور عنیزہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے گجرے پہنانے لگا۔

عنیزہ شرم وحیا سے نظریں نیچی کر گئی۔اسکی حرکت پہ زوہیب کا قہقہہ بلند ہوا۔

پھر اسنے اسکے دونوں ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھے اور اسکے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"!!پرفیکٹ۔"

تھینک یو۔!!"اسنے تشکرانہ لہجے میں کہا۔"

یور موسٹ ویلکم۔"اسنے سر کو خم دیتے ہوئے شکریہ قبول کیا اور گاڑی اسٹارٹ کی۔"

www.novelsclubb.com

زارا عائمہ کے گھر پہنچ چکی تھی اور اب مہندی کی رسم شروع کرنی تھی۔

نازیہ بیگم، رضیہ بیگم سب دلہن کی رسم کرنے عائمہ کے گھر آئی ہوئی تھیں۔

سب سے پہلے نازیہ بیگم نے رسم شروع کی۔

انہوں نے پہلے اسے میٹھا کھلایا، پھر کچھ پیسے اس پہ سے وار کر تھال میں رکھے۔

پھر انہوں نے مہندی کی کٹوری میں سے مہندی لی اور عائمہ کو لگانے کے لئے ہاتھ بڑھا رہی تھیں تو عائمہ نے انکا ہاتھ پکڑ لیا۔

وہ نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھنے لگیں۔ باقی سب کو بھی اس حرکت پر سانپ سونگھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"خالہ جان۔ وہ عائمہ مہندی نہیں لگا سکتی۔"

زارا نے وضاحت دی۔

کیوں؟"انکے ماتھے پہ بل پڑے۔"

اسے مہندی سے الرجی ہے۔"سلطانہ بیگم نے کہا۔"

انکی بات سن کر انکے ابرو اٹھے اور ماتھے کے بل مزید بڑھے۔

"!!اچھا۔"

انہیں جیسے یہ بات بہت ناگوار گزری تھی۔

www.novelsclubb.com

عائمہ نے انکے بگڑے تیور دیکھے ہوئے سچویشن کو سنبھالنے کے لئے بات کو مزید بڑھانے سے روکنا چاہا۔

اٹس اوکے آنٹی۔آپ لگادیں۔"اسنے مسکراتے ہوئے کہا۔"

لیکن عائمہ۔۔"زارااور سلطانہ بیگم نے یکجا کہا۔"

تھوڑے سے کچھ نہیں ہوتا۔"اسنے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے دلاسہ دیا۔"

وہ دونوں بس پہلو بدل کر رہ گئیں۔

نازیہ بیگم نے خوشی خوشی اسکے ہاتھ پر مہندی لگائی۔پھر باقیوں نے بھی رسم ادا کی۔

www.novelsclubb.com

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ عائمہ نے اپنے ہاتھ مسلنا شروع کر دیے۔

بری طرح سے اسکی جلد جلنے لگی تھی۔اسنے آس پاس زارایا اسکی امی کو تلاشنا چاہا مگر وہ کون نظر نہیں آرہے تھے۔

جلن سے اسکی آنکھوں میں پانی آنے لگا تھا اور چہرہ بھی سرخ پڑنے لگا تھا۔

نازیہ بیگم شگن کا تھال لے کر وہاں سے گزر رہی تھیں جب انکی نظر عائمہ پر پڑی۔اسکے چہرے سے ہی پریشانی جھلک رہی تھی۔

کیا ہوا بیٹا۔کوئی تکلیف ہے کیا؟"انہوں نے اسکے قریب آتے ہوئے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

لیکن پھر اسکا چہرہ دیکھ کر ٹھٹھک گئیں۔جو بہت حد تک سرخ ہو رہا تھا۔

کیا ہوا عائمہ؟"انہوں نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکی طرف جھکتے ہوئے کہا۔"

وہ۔۔ہاتھ۔۔بہت جلن۔۔"تکلیف کی وجہ سے اسے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔تو اسنے" ہاتھ آگے کر کے دکھایا۔

نازیہ بیگم اسکا ہاتھ دیکھ کر چونک گئیں۔اسی وقت زارا بھی وہاں آ گئی۔

"کیا ہوا عائمہ؟تم نے بلوایا تھا۔"

ہاں بیٹا دیکھو اسے اچانک کیا ہو گیا۔"نازیہ بیگم نے پریشانی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر زارا کی" طرف کیا۔

www.novelsclubb.com

دیکھا۔۔اسی لئے کہہ رہی تھی کہ مت لگاؤ مہندی۔"زارا نے بگڑ کر کہا۔"

چلو روم میں دوا لگاتی ہوں میں اس پر۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر سہارا دیتے ہوئے کھڑا کرنے لگی۔

رہنے دو بیٹا میں لے جاتی ہوں۔" نازیہ بیگم نے اسکا دوسرا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔"

خالہ جان آپ۔۔" زارا نے منع کرنا چاہا۔"

تم جاؤ باہر کا کام دیکھو۔ میں لے جاتی ہوں۔" انہوں نے جس انداز میں کہا۔ زارا کو پیچھے ہٹنا ہی پڑا۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ اسکا ہاتھ پکڑتی اسکا گرارا سنبھالتی اسے روم تک لے گئیں۔ لیکن عائمہ کو اپنی تکلیف کے باعث کچھ سمجھ ہی نہیں رہا تھا۔

روم میں پہنچ کر انہوں نے اسے بیڈ پر بٹھایا اور پوچھا۔

"بیٹا کہاں رکھی ہے دوائی؟"

اسنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا تو وہ ڈراور سے دوائی نکال کر لائیں اور اسکے ہاتھوں پر لگانا شروع کیا۔

بیٹا مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تمہیں اتنی تکلیف ہو گی ورنہ میں کبھی نہ لگاتی۔"پورے" ہاتھوں پر دوائی لگانے کے بعد انہوں نے شرمندگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

آنٹی آپ اسطرح کیوں کہ رہی ہیں۔اتنا تو ہوتا رہتا ہے۔"عائمہ نے انکی شرمندگی کم" کرنے کی کوشش کی ورنہ تو وہ ہی جانتی تھی کہ اسے کس قدر جلن ہو رہی تھی۔

آئندہ خیال رکھوں گی۔اپنی ماں سمجھ کر معاف کر دینا۔"انہوں نے اسکا ہاتھ پکر کر کہا۔"

عائمہ نے انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا پھر انکے کندھے پر سر ٹکا گئی۔وہ جانتی تھی کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتی تھیں۔

"!!ایسا تو مت کہیں پلیز۔۔"

اسکے اس رویہ پر انکا دل باغ باغ ہو گیا۔انہوں نے خوشی سے اسکا سر چوما۔

www.novelsclubb.com

اب چلتی ہوں۔اپنا بہت خیال رکھنا اور اب آرام کرو۔نیچے آنے کی کوئی ضرورت نہیں"

"ہے۔

پہلے پیار بھرے انداز میں پھر تنبیہی انداز میں کہا۔

اوکے جو آپکا حکم۔"اسنے سر کو خم دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔"

"آپ بھی اپنا خیال رکھئے گا۔"

پھر دوبارہ سے اسکا ماتھا چومتی وہ وہاں سے چلی گئیں۔انکے جانے کے بعد عائمہ جو کب سے برداشت کئے ہوئے تھی۔

اٹھ کر پورے کمرے میں تیز تیز چکر لگانے لگی۔جلن تھی کہ کم ہی نہیں ہو رہی تھی۔

!!!آنسو ایک بار پھر آنکھوں میں جگہ کرنے لگے۔تکلیف ہی تکلیف تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آج رخصتی کا دن تھا اور دونوں گھروں میں ہر طرف گہما گہمی تھی۔

زارا ہر بار کی طرح اس بار بھی جھنجھلائی ہوئی تھی۔اسکی تیاری پوری ہونے کو نہیں آ رہی تھی۔

زوہیب بھی کب سے کمرے میں بیٹھا عنیزہ کے میک اپ ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا جو آج کی تاریخ میں ناممکن سا لگ رہا تھا۔

بس کرو۔اب کیا رہ گیا ہے۔ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔"اسنے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔"

بس مسکارا لگا رہی ہوں۔"اسنے ٹیبل پر سے مسکارا ڈھونڈتے ہوئے کہا۔"

کیا۔۔؟مسکا کیوں لگا رہی ہو؟"اسنے چونک کر چلاتے ہوئے کہا۔"

"مسکارا زوہیب مسکارا۔جو پلکوں پر لگاتے ہیں۔"

عنیزہ نے اسے گھورا اور ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔

اچھا اچھا۔ جلدی کرو۔" اسنے خفگی سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔"

سب لوگ میرج ہال پہنچ چکے تھے۔ اب بس دلہا اور دلہن کی اینٹری ہونے والی تھی۔

پہلے دلہے عرف عارش کی اینٹری ہوئی۔ جس میں دودھ پلائی کی رسم میں عائفہ اور زارا نے اسے خوب لوٹا۔

www.novelsclubb.com

گولڈن کلر کے کرتے پہ وائٹ پاجامہ اور اسکے ساتھ مہرون کلر کی شال ایک طرف کو لئے ہوئے وہ اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ سب کی توجہ کا مرکز بنے ہال میں داخل ہوا۔ بہت سی ستائشی نظریں اس پر اٹھی تھی۔

خوشی اسکے چہرے سے صاف جھلک رہی تھی۔ بالآخر اسکی محبت آج اسکی دسترس میں آنے والی تھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔۔!! اسکا رواں رواں آج جشن منا رہا تھا۔

وہ مسکراتے ہوئے سب کی مبارکباد وصول کرتے اسٹیج پر جا بیٹھا۔

اب دلہن کی اینٹری کی باری تھی۔ عائمہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔

زارا نے ایک طرف سے اسے پکڑ رکھا تھا اور ایک طرف سے عنیزہ نے۔

باقی اور لوگ آگے پیچھے اسکا لہنگا پکڑے چل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

مہرون رنگ جو کہ عارش کی شال کا رنگ تھا، بالکل اسی رنگ کا اسکا لہنگا تھا جس پر گولڈن ایمبرو ئیڈری کی ہوئی تھی۔ یہ عارش کی فرمائش پر ہی بنایا گیا تھا۔

لہنگا بہت بھاری تھا جس کی بدولت اسے چلنے میں کافی دقت آرہی تھی۔

دوپٹہ ایک ہاتھ سے پکڑے اور ایک ہاتھ زارا کے ہاتھ میں دئے، عارش کی پسند کی جویلری اور برائیدل میک اپ جو عارش کی ہی فرمائش کے مطابق تھا۔اس کے رنگ میں ڈھلے وہ سامنے سے چلی آرہی تھی۔

روشنی میں اسکا دمکتا چہرہ جس پہ گھبراہٹ عارش دور سے ہی محسوس کر سکتا تھا۔

عارش کی آنکھیں کسی اور چیز کو دیکھنے سے انکاری تھی۔

!! یہ لمحہ بہت نازک اور خوشیوں سے بھرپور تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی زندگی میں شاید کبھی کوئی ایسا لمحہ آیا ہو جس میں اسنے خود کو اس قدر خوش محسوس کیا کو۔

وہ پروردگار کا بہت شکر گزار تھا۔

"I am blessed."

دھیمی چال چلتے وہ اسٹیج کے قریب پہنچ چکی تھی۔اسنے آگے بڑھ کر اسے ریسیو کیا۔

اور اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا جسے تھامنے کے لئے اسنے زارا کی طرف دیکھا۔

زارا نے اثبات میں سر ہلایا۔اسنے ہاتھ آگے کیا پر اسکی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ

عارش کا ہاتھ تھامے۔

زارا اسکی حالت کو سمجھتے ہوئے اسکا ہاتھ اٹھا کر عارش کے ہاتھ میں دے دیا۔

جس پر عارش نے گرفت مضبوط کی اور اسے اوپر چڑھنے میں مدد دی۔

فنکشن چلتا رہا اور وہ لوگ سب کی مبارکباد وصول کرتے رہے۔عارش وقفے وقفے سے اس پر نگاہ ڈال رہا تھا جو بہت نروس تھی۔

آخر رخصتی کا وقت بھی آن پہنچا۔جو کہ سب سے مشکل مرحلہ تھا۔

پورے فنکشن کے بعد توقیر صاحب اب اس سے ملنے آئے تھے اور انہیں دیکھ کر جیسے اسکا ضبط ٹوٹ گیا۔

وہ انکے سینے سے لگے بے آواز آنسو بہاتی رہی اور وہ اسکا سر تھپکتے رہے۔

اسکے بعد باری باری وہ سب سے ملتی انکی دعاؤں کے سائے میں رخصت ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

گاڑی میں بیٹھنے کے بعد بھی اسکے آنسو نہیں تھمے تھے۔عارش نے جیب سے ٹشو نکال کر اسکا گھونگھٹ اوپر کیا اور نرمی سے اسکے آنسو پوچھنے لگا۔

اسکے اس انداز پر وہ اپنی سانس روک گئی۔

روئیں مت۔"پورے فنکشن میں اسنے اس سے بات نہیں کی تھی اور اب کہا بھی تو"

صرف یہ دو لفظ۔

اسے لا کر عارش کے روم میں بٹھا دیا گیا تھا جو اب اسکا بھی تھا۔

یہ لمحے، یہ رشتے بہت نازک تھے۔

پورے بیڈ پر اسکا لہنگا پھیلا یا گیا تھا۔اور گھونگھٹ بھی آگے کو کر دیا تھا۔اب اسے بس عارش کا انتظار کرنا تھا ورنہ وہ کب کا اس بھاری کپڑے سے جان چھڑانا چاہتی تھی۔

وہ روم میں جانے سے پہلے انکے گھر ایک چھوٹی سی لائبریری جو کہ عمر صاحب کی بنائی ہوئی تھی۔اس جانب چل دیا۔

وہ جانتا تھا کہ وہ اس وقت اسے وہیں ملیں گے۔اسنے دروازے پہ دستک دی۔

آجاؤ بیٹا۔"وہ بھی جانتے تھے کہ اس وقت کون ہو گا۔انکی بات سن کر اسکے چہرے پہ" مسکراہٹ پھیلی۔

وہ اندر کی جانب بڑھا تو وہ وہیں کھڑے تھے جیسے اسی کے انتظار میں ہو۔

وہ تقریباً چھوٹے بچے کی طرح بھاگتے ہوئے ان کے گلے لگا۔انہوں نے بھی اسے خود میں بھینچ لیا۔

میں بہت خوش ہوں بابا۔"اسنے چہکتے ہوئے کہا۔"

اللہ تمہاری خوشی اسی طرح سلامت رکھے۔"انہوں نے بھی اسکی خوشی میں اسکا ساتھ" دیا۔

مسکراہٹ اسکے چہرے سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔ایک الوہی سی چمک اسکی آنکھوں میں تھی۔تو بالآخر اسکا امتحان، صبر ،اذیت سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔

اب تو بس خوشی ہی خوشی تھی۔

ماشاءاللہ۔!!"عمر صاحب کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تو وہ حقیقی دنیا میں واپس آیا۔"

بابا۔۔!!"وہ منمنایا۔"

اسکی حرکت پر انکا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

جاؤ۔انتظار کر رہی ہوں گی پرنسس تمہارا۔"انہوں نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"بہت بھولی ہے وہ، دنیا کی حقیقت نہیں جانتی۔تم اسکے شوہر ہو اسکے محافظ۔تمہیں ہر حال میں اسکا ساتھ دینا ہے۔وہ بہت سی امیدوں کے ساتھ اس گھر میں رخصت ہو کر آئی ہے۔

تمہارا کام ہے کے اسے اپنے ہونے کا احساس دلاؤ۔اپنی محبت کا احساس دلاؤ۔امید ہے کہ تم سمجھ رہے ہو گے۔"انہوں نے سنجیدہ ہو کر اسے حقیقت بیان کی۔

www.novelsclubb.com

"جی بابا۔"

انہوں نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔ پھر اسے ساتھ کے کر وہاں سے نکل گئے۔

تھکاوٹ سے اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔ مگر وہ سو بھی نہیں سکتی تھی اس کپڑے میں۔

دروازے پہ ہوئی دستخط نے اسکا تسلسل توڑا۔ وہ جانتی تھی کہ کون آیا ہو گا۔ اسلئے نظر اٹھا کر دیکھنا ضروری نہیں سمجھا۔

وہ دروازہ لاک کرتے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس تک آیا اور اسکے برابر سامنے بیٹھ گیا۔ اسکا وجود اپنے قریب محسوس کرتے ہی وہ کانپنے لگ گئی۔

عارش اسکی حالت محسوس کرتے اسکی گود میں رکھا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ نظریں اسکے گھونگھٹ کے پیچھے چھپے چہرے پر تھی۔

اسنے اسکا ہاتھ ہلکے سے مسلنا شروع کیا کیونکہ وہ خطرناک حد تک سرد ہو رہا تھا۔

پھر ہاتھ بڑھا کر اسنے اسکا گھونگھٹ اٹھایا۔اسکی نظریں نیچے تھیں۔گال پر آنسوؤں کے نشان تھے۔وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔

میک اپ بھی ہلکا ہلکا سا خراب ہو چکا تھا لیکن اسکا یہ روپ بھی جان لیوا تھا۔

اسکی پر تپش نظریں اسکا چہرہ جھلسا رہی تھی

www.novelsclubb.com

نظروں کا زاویہ بدلتے اسنے اسکے ہاتھوں پر نظریں مرکوز کی۔لیکن مہندی سے عاری ہاتھ دیکھ کر اسکے ماتھے پہ بل پڑے۔

میری خواہش ہے کہ میں آپ کے ہاتھ پر اپنے نام کی مہندی دیکھوں۔"اسکی آواز نے ماحول کا سکوت توڑا۔

اسکی بات سن کر آنسوؤں کا گولا اسکے گلے میں اٹکنے لگا۔

یہ شخص اس سے ہر مرتبہ کسی ناممکن سی چیز کی خواہش کرتا تھا۔

ایک مخصوص ڈیزائن میں بنا کر پرویا گیا تھا AA پھر اسنے ایک نازک سا بریسلٹ جس پر وہ اسکی کلائی میں پہنایا۔اسنے کوئی چیز اپنے ہاتھ پر محسوس کی لیکن دیکھنے کی ہمت نہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

عارش نے باری باری اسکے دونوں ہاتھوں کی پشت پر اپنے لب رکھے۔اسکا رواں رواں اسکے لمس کو محسوس کرتے کانپ گیا۔پھر اس نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھے ان پر گرفت مضبوط کی۔

آپ مہندی کیوں نہیں لگاتیں؟"اسکی سوئی اسی بات پر اٹکی ہوئی تھی۔"

مجھے بہت شوق ہے آپکے ہاتھوں پر مہندی دیکھنے کا۔اب تو میں آپکا محرم ہوں۔یہ" خواہش کر سکتا ہوں۔"اسنے جیسے اسے جتایا۔

آپکی یہ خواہش نہیں پوری ہو سکتی۔"پہلا جملہ اسنے بولا بھی تو کیا۔یہ؟؟"

وہ ہمیشہ اسکے درد کا سامان اکٹھا کر کے لاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا آپکو مجھ پر ترس نہیں آتا عائمہ۔؟ایسی اذیت مت دیں مجھے جسکا مداوا آپ بھی نہ کر" سکیں۔"یہ بولتے ہوئے اسکی سسکی نکلی۔

عائمہ نے چونک کر اسے دیکھا جو بے آواز رو رہا تھا۔اسکے آنسو گالوں پر بہ رہے تھے۔

اسنے عائمہ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

پھر اٹھ کر وہ اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا اور آنکھیں بند کی۔عائمہ کا پورا وجود برف بن گیا تھا۔

اتنی آزمائش تو نا لیں نا پلیز۔ایسے تو میں مر جاؤں گا لیکن میں ابھی آپکے ساتھ اور جینا" چاہتا ہوں۔

پہلے مجھے زندگی جینے کی کوئی حسرت نہیں تھی لیکن جب سے آپ ملی ہیں میں لالچی ہو گیا ہوں۔

www.novelsclubb.com

"مجھے آپ کے ساتھ زندگی جینی ہے۔

اسنے اسکے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھتے ہوئے کہا۔

عا۔ر۔ش۔پلیز۔"اسنے لڑکھڑاتے انداز میں کہا۔"

"آج مجھے بول لینے دیں۔عائمہ آپ بہت ظالم ہیں۔"

اسکی بات سن کر عائمہ کی آنکھوں سے اشک رواں تھے۔آج وہ دونوں رو رہے تھے۔آج کی رات بہت خوبصورت تھی جو وہ ایک دوسرے سے گلے شکوے کرنے میں گزار رہے تھے۔

آپ میری پہلی نظر کا عشق ہیں۔ہاں میں پہلی نظر میں ہی دل ہار چکا تھا۔لیکن اسکے بعد"
"میں نے بہت اذیت کاٹی ہے جس کا تحفہ مجھے آپکی صورت میں ملا ہے۔

یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

پھر اسنے اسکا گھونگھٹ نکال کر ایک سائیڈ پر رکھا اور اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔

پھر اسکے دونوں ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور کہا۔

"آپ میری روح کو مکمل کرتی ہیں۔"

اسکے اس طرح کے اظہارِ محبت نے عائمہ کا دل پگھلا دیا تھا۔

!!! یہ شخص ہمیشہ اسے حیران کر دیتا تھا۔ وہ تھا ہی ایسا۔

www.novelsclubb.com

جواباً اسنے اپنا سر اسکے سینے پر رکھ دیا۔

عارش اسکی حرکت پر اندر تک سرشار ہوا۔ اسنے بھی اسکے گرد بازو حمائل کر کے اپنے ہونے کا احساس دلایا۔

اسی طرح ایک خوبصورت رات کا اختتام ہوا۔

سرخ رنگ کی گھیر دار نفیس سی فراک جس پر جگہ جگہ کڑھائی کی ہوئی تھی اور جو زمین کو چھو رہی تھی۔

وہ پہنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے آئینے میں دکھتے وہ آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی۔ لمبے سیاہ بال کمر پہ بکھرے تھے جسے وہ بار بار اپنی انگلیوں کے پوروں سے پیچھے کر رہی تھی۔

اب وہ ٹیبل سے جھمکے اٹھا کر کانوں میں ڈال رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"عارش پلیز۔۔ میرے بال ابھی سیٹ نہیں ہوئے۔ ابھی اندر مت آئیں۔"

وہ برش اٹھا کر اپنے بالوں میں پھیرتے ہوئے اسے تاکید کر رہی تھی۔

کچھ سیکنڈ بعد دوبارہ دستک ہوئی۔

عارش میں اتنی محنت سے تیار ہوئی ہوں۔میری تیاری مت خراب کریں، جائیں"
"ابھی۔

وہ خفگی سے ناک پھلاتے ہوئے اسے کہہ رہی تھی۔

ابھی وہ اپنی ہی دھن میں بال بنا رہی تھی جب دروازہ کھلا اور قدموں کی چاپ اسے سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھا آپ میری بات نہیں مانتے پھر مجھے غصہ۔۔۔"

وہ برش ہاتھ میں لئے پلٹی اور بولنا شروع کیا جب اسکی نظر سامنے کھڑے شخص پر پڑی اور برش اسکے ہاتھوں سے چھوٹ کر زمین پر گرا۔

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

س۔۔سا۔۔ساح۔۔حل۔۔تم۔۔"خوف سے اسکی آواز نکلنے کو انکاری تھی۔"

کیسی ہو سویٹ ہارٹ؟"وہ مسکراتے ہوئے اسکی طرف قدم بڑھانے لگا۔"

"پ۔پی۔۔پیچھ۔۔پیچھے رہو۔"

وہ بھی الٹے قدم بڑھانے لگی۔

مجھے مس نہیں کیا کیا؟"وہ شیطانی مسکراہٹ لئے اس سے پوچھ رہا تھا۔"

اسکی مسکراہٹ پہ اسے غصہ آنے لگا۔ڈر کہیں دور جانے لگا۔

غلیظ انسان۔۔"وہ پوری قوت سے پھنکاری۔"

کیا کہا تم نے۔۔"وہ غصے سے اسکی طرف بڑھا اور اسکی گردن کو دبوچا۔"

"میں غلیظ۔۔اچھا اور تم۔خود کیا ہو؟"

اسے اپنی سانسیں اٹکتی ہوئی محسوس ہوئی۔وہ کھانسنے لگی۔

"چھ۔۔چھوڑو مجھے۔"

وہ خباثت سے ہنستے ہوئے اسکے اور قریب آیا اور اسکی گردن پر جھکا۔

اسکے ارادے بھانپتے اسکا وجود تھر تھر کانپنے لگا۔ وہ اپنی گردن اسکی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔

چھوڑو۔ مجھے۔ پلیز۔" اپنی عزت اسے بہت پیاری تھی جس وجہ سے اسکے آنسو نکل آئے۔

چھوڑو۔۔ مجھے۔" وہ چلا رہی تھی لیکن وہ اسکی گردن کے قریب بڑھتا ہی جا رہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

چھوڑو۔۔ مجھے۔۔ ساحل۔۔ پلیز۔۔۔" وہ روتے ہوئے پوری قوت سے چلانے لگی۔"

"عائمہ۔۔ عائمہ۔۔ کیا ہوا؟"

عارش اسکی آواز سن کر ہڑ بڑا کر اٹھا اور اپنے سائیڈ کا لیمپ آن کر کے عائمہ کو دیکھا۔

رات کے اس پہر اسکے چہرے پہ حد درجہ خوف تھا اور آنسو بہ رہے تھے۔

عائمہ اٹھیں۔عائمہ۔۔"وہ اسکا کندھا جھنجھوڑ رہا تھا۔شاید وہ کوئی برا خواب دیکھ رہی تھی۔

وہ مسلسل نفی میں گردن ہلاتے ہوئے رو رہی تھی۔اسنے اٹھ کر کمرے کی ساری بتیاں روشن کر دی اور اسکی طرف آیا۔

www.novelsclubb.com

روشنی سے اسکی آنکھیں چندھیانے لگی جس کے باعث اسنے دھیرے سے آنکھیں کھول کر دیکھا۔

کوئی براخواب دیکھا ہے کیا؟"وہ اسکے قریب بیٹھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھنے لگا۔"

وہ خالی خالی ذہن سے اسکی طرف دیکھ کر سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔

ریلیکس۔۔!! براخواب تھا بھول جائیں۔"وہ اسکے ہاتھ کی پشت سہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اوہ گاڈ۔یہ خواب تھا۔اتنا براخواب۔۔!!اسکا دل معمول سے زیادہ دھڑک رہا تھا۔

اسنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر گہرا سانس خارج کیا۔

پانی پی لیں۔"وہ پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔"

اسنے بناسوچے سمجھے گلاس تھام لیااور ایک سانس میں پانی پی گئی۔

اسنے اسے کندھے سے تھامے بیڈ پر لٹایااور کمفرٹر اسکے اوپر ڈالا۔

وہ کسی روبوٹ کی مانند لیٹ گئی۔

لائٹ آف کر دوں؟"وہ اسکے پاس سے اٹھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔"

اسنے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ لائٹ آف کر کے اسکی دوسری سائیڈ پر آیااور اسکے قریب بیٹھتے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے اسے پر سکون کرنے لگا۔

عائمہ کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہو چکی تھی۔اسے بس سکون چاہیے تھا اور کچھ نہیں۔!!

عارش اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا رہا جب تک وہ سو نہیں گئی۔

کمفرٹر اسکے اوپر اچھے سے اوڑھاتے اے۔سی آن کرتے وہ بالکونی میں آ گیا۔

بالکونی کی ریلنگ پر ہاتھ ٹکائے پچھلے ایک گھنٹے سے وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔اسنے بہت سی امیدیں لگائی ہوئی تھی کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر لے گا مگر اس رشتے کی شروعات !!!ہی اسطرح ہوئی تھی۔۔

ہر ایک کی طرح اسکی بھی خواہش تھی کہ اسکا ہمسفر ایسا ہو ویسا ہو وغیرہ وغیرہ۔

مگر عائمہ کی محبت میں گرفتار ہونے کے بعد اسکی ساری خواہشات جیسے دور کہیں پیچھے رہ گئی تھی۔

وہ جیسی تھی اسے ویسی ہی قبول تھی۔اسکا خیال تھا کہ وہ اسے اپنے رنگ میں رنگ لے گا مگر یہ بھی ناممکن سا ہی لگتا تھا۔ابھی اور بھی سوچیں جنم لیتی جب فجر کی اذان اسکے کانوں میں پڑی۔

اذان کا جواب دینے کے بعد نماز پڑھنے کی غرض سے وہ روم میں آیا۔روم میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر بیڈ پر پڑی جو خالی تھا۔

www.novelsclubb.com

عائمہ وہاں موجود نہیں تھی۔۔پھر کہاں تھی وہ۔۔؟

بے ساختہ ہی اسکے قدم دروازے کی طرف بڑھے مگر وہ تو اندر سے بند تھا تو وہ کہاں جا سکتی تھی۔ تبھی وہ واشروم کا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔

عارش نے اسے دیکھ کر گہرا سانس لیا۔

"!!السلام علیکم۔"

عائمہ نے چونک کر گردن اٹھائی تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ بے ساختہ ہی اسکے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی۔

"!!وعلیکم السلام۔۔"

اسنے دھڑکتے دل کے ساتھ جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ وہیں کھڑا اسے تکنے میں مصروف تھا۔جواب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے بالوں میں برش کر رہی تھی۔

اسکی پر تپش نظریں وہ اپنی پشت پر بخوبی محسوس کر رہی تھی۔

اسے اسکی نظروں سے کوفت ہونے لگی مگر وہ کیا کرے۔

بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھتے وہ واڈروب کی طرف بڑھی اور نماز پڑھنے کے لئے دوپٹہ نکالا اور اسے چہرے کے گرد لپیٹنے لگی۔

وہ اسکی ایک ایک کارروائی کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔اس سے زیادہ حسین منظر بھی !!کوئی ہو سکتا تھا بھلا۔۔

اسے مصلہ بچھاتے دیکھ کر اسے یاد آیا کہ اسے بھی نماز پڑھنی تھی۔ وہ نیت ہی باندھنے لگی تھی کہ اسنے ٹوک دیا۔

"میں وضو کر کے آیا۔ پھر ساتھ ہی نماز ادا کریں گے۔"

یہ کہہ کر وہ واشروم میں بند ہو گیا۔

عائمہ کی تو حیرت سے آنکھیں ہی کھلی رہ گئی۔ کیسے وہ اسے حکم دے کر سرے سے ہی غائب ہو گیا تھا۔

!! خیر وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

پھر کچھ سوچ کر اسنے دوسرا مصلہ نکال کر آگے کی طرف بچھا دیا اور اسکا انتظار کرنے لگی۔

وہ وضو کر کے باہر نکلا تو اپنے لئے مصلہ بچھا دیکھ کر اسکا دل خوشی سے ناچنے والا ہو گیا تھا۔

مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر رقص کرنے لگی۔

اب آ بھی جائیں کتنا ٹائم لگائیں گے۔"اسکی جھنجھلاہٹ بھری آواز اسکے کانوں میں پڑی۔"

تو وہ اس پر غصہ بھی کر رہی تھی۔اسکی سوچ کے مطابق آج کا دن ہی بہت اچھا تھا۔

ہائے یہ چھوٹی چھوٹی خوشیاں۔۔!!اسنے دل ہی دل میں کہا۔

وہ جا کر مصلے پر کھڑا ہو گیا اور نماز شروع کی۔عائمہ نے بھی اسکی امامت میں نماز ادا کرنا شروع کی۔

www.novelsclubb.com

نماز ادا کرنے کے بعد دونوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔

"یااللہ مجھے اتنی ہی آزمائش دینا جس پر میں پورا اتر سکوں۔مجھے صبر و طاقت دے۔"

عائمہ کی دعا کچھ اسطرح شروع ہوئی تھی۔

الحمدللہ۔!!اللہ تیرا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔تو نے مجھے میری محبت سے نواز کر میری" "زندگی مکمل کر دی۔

!!اور عارش کی دعا کچھ اسطرح۔۔

مصلہ رکھنے کے بعد دوپٹہ اوڑھتی وہ باہر نکل رہی تھی جب پھر سے عارش نے اسے ٹوکا۔

"کہاں جا رہی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

بھاڑ میں۔"اسنے دل ہی دل میں کہا۔اس شخص کا مسئلہ کیا تھا آخر۔۔؟"

نیچے جارہی ہوں۔"کہاتو صرف اتنا۔"

!!کیوں؟"ایک نیاسوال۔"

آنٹی انکل سے ملنے۔"بناپلٹے جواب دیا۔"

ادھر ہی رک جائیں۔"حکمیہ لہجے میں سخت آواز میں کہا گیا۔"

عائمہ کے قدم اسکی بلند آواز سن کرز نجیر ہوئے۔گھبراہٹ کی وجہ سے دل معمول سے زیادہ دھڑکنے لگااور ہتھیلیاں پسینے سے بھر گئی۔

واپس ادھر آ کر بیٹھیں۔"ایک نیا حکم صادر ہوا۔"

مرتی کیا نہ کرتی۔۔!!عائمہ مرے مرے قدموں سے چلتی بیڈ کے ایک کونے پہ جا کر چپک کر بیٹھ گئی۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں، پھر ساتھ ہی چلیں گے نیچے۔"اسنے تفصیل دی۔"

اسکی بات سن کر عائمہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

"اس کے لئے روکا تھا۔۔!!!پاگل نا ہو تو۔"

زارا کی فیملی رات یہیں رکی تھی اسلئے صبح صبح وہ لوگ ناشتے پہ موجود تھے۔عائمہ کے گھر سے بھی اسکی فیملی ناشتہ لے کر آئی ہوئی تھے۔

نیز ناشتے کی میز پر خوب رونق لگی ہوئی تھی۔

چلو بھئی۔ناشتہ شروع کرو۔"عمر صاحب نے بلند آواز میں کہا۔"

سب نے اپنی اپنی پلیٹ کھسکا کر آگے کی طرف کی۔اسی وقت زارا نے اچک کر عائمہ کی پلیٹ کھینچ کر اوپر کر لی۔عائمہ کی گردن بے ساختہ ہی پلیٹ دیکھنے اوپر ہوئی۔باقی سب نے بھی زارا کی حرکت نوٹ کی۔

کیا بدتمیزی ہے یہ زارا؟"عائمہ دبی دبی آواز میں چیخی۔"

اٹس ناٹ بدتمیزی۔"زارا نے دانت دکھائے۔"

پلیٹ واپس کرو۔"عائمہ نے تنبیہی انداز میں کہا۔"

نا بابا۔پلیٹ تو واپس نہیں ملنے والی۔"زارا نے پلیٹ اور پیچھے کر لی۔"

بیٹا اسے ناشتہ کرنا ہے۔پلیٹ دے دو۔"رضیہ بیگم نے اسے گھورتے ہوئے ایک ایک" لفظ چبا چبا کر کہا۔

ہاں تو منع کس نے کیا ہے۔اپنے شوہر کی پلیٹ سے ناشتہ کرے۔"زارا نے لاپرواہ انداز" میں کہا۔

www.novelsclubb.com

عائمہ کو تو غوطے ہی لگ گئے اسکی بات پہ۔

دیکھو عائمہ ایسا ہے کہ ہمارے یہاں رسم ہوتی ہے کہ شادی کے بعد بیوی شوہر کی پلیٹ" سے کھاتی ہے۔ کیوں سہی کہا نا عارش؟"زارا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے آخر میں عارش سے سوال کر ڈالا۔

بالکل بالکل۔"عمر صاحب اور زوہیب نے زارا کا بھرپور ساتھ دیتے ہوئے کہا۔"

عارش نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی ہوئی تھی۔ باقی لوگوں کی بھی دبی دبی ہنسی نکل رہی تھی۔ سب عائمہ کی بے بسی انجوائے کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

چلو بیٹا۔ آپ کے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے سوائے عارش کی پلیٹ میں کھانے کے۔"""
ظفر صاحب نے دہائی دی۔

عارش نے پلیٹ کھسکا کر اپنے اور عائمہ کے درمیان رکھی۔عائمہ اسکی اس حرکت پر تپ گئی۔

کھانا شروع کریں۔"عارش نے عائمہ کی طرف جھک کر کہا۔"

عائمہ کی تو ساری بھوک ہی مر گئی تھی۔یک دم ہی ہر چیز سے دل اچاٹ ہو گیا تھا۔

اور ہاں ایک بات تو میں بھول ہی گئی۔!!"زارا نے پھر سے درمیان میں سب کو ٹوکا۔"

www.novelsclubb.com

کیا؟؟"سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔"

یہی کہ پہلا نوالہ عائمہ کو عارش کھلائے گا۔"بہت ہی معصومیت سے کہا۔"

عارش تو زارا کی بات پر عش عش کر اٹھا۔زارا اسکی ساری خواہشات کو جیسے زبان دے رہی تھی۔

بس کرو زارا۔بچی کو کھانے دو اب۔"رضیہ بیگم نے اسے زبردست گھوری سے نوازا۔"

نہیں بھئی۔یہ تو رسم ہوتی ہے نا۔"اسنے اٹل انداز میں کہا۔"

www.novelsclubb.com

پھر سب کے اصرار پر عائمہ کو ماننے ہی بنی۔

اب منظر یوں تھا کہ سب نے اپنے اپنے موبائل کے کیمرے عارش اور عائمہ کی طرف کئے ہوئے تھے۔ان سب کے بقول اس منظر کو یادگار بنانا چاہیئے۔

عارش نے پلیٹ سے نوالہ بنا کر عائمہ کی طرف کیا جسے بمشکل عائمہ نے کھایا۔حیا و شرم کے باعث اسکی نظریں نیچے ہی تھی۔سب نے تالیاں بجا کر سراہا۔

اب تم کھلاؤ عائمہ۔"زوہیب کی آواز آئی۔"

یہ تو طے ہے کہ ان دونوں بھائی بہن کا قتل میرے ہی ہاتھوں ہونا ہے۔"عائمہ نے دل" میں سوچا۔

پھر اسنے بھی نوالہ بنا کر عارش کی طرف کیا لیکن نظریں کہیں اور ہی تھی۔

ادھر دیکھ کر کھلائیں۔"اس مرتبہ عارش نے دھیمی آواز میں عائمہ سے کہا۔"

عائمہ کی حالت رونے والی ہو گئی تھی۔اسنے عارش کی طرف دیکھ کر نوالہ آگے کی طرف کیا۔

سیاہ آنکھیں براؤن آنکھوں سے ٹکرائی۔وہ اسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھے گیا۔جواباً عائمہ نے اسے آنکھوں سے ہی گھور کر کھانے کا اشارہ کیا۔

اسکے اشارہ کرنے پر عارش مسکرایا اور آگے ہو کر اسکے ہاتھوں سے نوالہ منہ میں رکھا۔

www.novelsclubb.com

ناشتے کے دوران بھی عارش وقفہ وقفہ سے عائمہ کو اپنے ہاتھوں سے کھلا رہا تھا۔اسکی اس حرکت نے سب کے چہرے پر ایک انوکھی مسکراہٹ لائی۔عارش کے اس رویہ کی وجہ سے سلطانہ بیگم اور توقیر صاحب کا دل بھی عائمہ کی طرف سے مطمئن ہو گیا۔

ناشتے کے بعد گپ شپ کا دور چلا۔سب باہر لان میں براجمان تھے۔جب عائمہ اور زارا کی یونیورسٹی کی بات نکلی تو عمر صاحب نے کہا۔

"بیٹا آپ اپنی پڑھائی جاری رکھ سکتی ہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

عائمہ ان کی بات پر مسکرائی۔اسے اس بات کا خدشہ تھا کہ یہ لوگ اسے پڑھنے دیں گے یا نہیں اور اب یہ خدشہ بھی انہوں نے دور کر دیا تھا۔

دراصل میں آپ لوگوں کو کچھ بتانا چاہتا تھا۔"عارش نے گلا کھنکارتے ہوئے سب کو" اپنی طرف متوجہ کیا۔

ہاں بیٹا بولو کیا بات ہے۔"ظفر صاحب نے کہا۔"

اصل میں مجھے لندن سے ایک یونیورسٹی اور اپنی یونیورسٹی کی طرف سے جونئر پروفیسر کی" جاب آفر ہوئی تھی جو میں نے قبول کر لی۔"اسنے گویا سب کے سروں پہ دھماکہ کیا۔

کونسی یونیورسٹی کی جاب قبول کی؟"عمر صاحب نے ہوچھا۔"

اپنی یونیورسٹی بابا۔ مطلب جہاں ابھی عائمہ اور زار اپڑھ رہے ہیں۔"سب کی سانسیں" بحال ہوئی کہ اسنے لندن کا نہیں کہا لیکن عائمہ کے سر پر تو بم ہی پھوٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

کتنے چیپڑے ہو تم بتایا بھی نہیں۔"زار انے ناراضگی ظاہر کی۔"

اوہ لڑکی تمیز سے۔ تمہارا ہونے والا پروفیسر ہوں میں۔"عارش نے اسے باور کرایا۔"

کیا؟"عائمہ اور زارا کی چیخ ایک ساتھ نکلی۔"

جی ہاں۔تم لوگوں کے کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کا پروفیسر۔"اسنے اپنا کالر جھاڑتے ہوئے گردن اکڑا کر کہا۔

ایک شوہر اپنی بیوی کی محبت میں ہوا اتنا مجنوں کہ بن گیا اسکا پروفیسر۔واہ واہ واہ۔۔!!!"" زوہیب نے تڑی ماری۔

www.novelsclubb.com

واہ واہ واہ۔۔"زارا نے دہائی دی۔باقیوں کا بھی چھت پھاڑ قہقہہ بلند ہوا۔"

عائمہ بس ان دونوں کو دل ہی دل میں کوس کر رہ گئی۔

کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا؟"عارش نے سوال پوچھا جو کہ بالخصوص عائمہ کے " لئے ہی تھا۔

عائمہ نے سرے سے ہی نظر انداز کیا کیونکہ وہ بھی جانتی تھی کہ عارش اس سے ہی پوچھ رہا ہے۔

بھلا ہمیں کیا اعتراض ہو گا۔بلکہ اچھا ہے تم عائمہ اور زارا کے ساتھ رہو گے تو انکا دھیان " رکھ پاؤ گے۔"نازیہ بیگم نے کہا۔

www.novelsclubb.com

عارش نے انکی بات پر مسکراتے ہوئے عائمہ کی طرف دیکھا۔اسکے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔یقیناً اسے یہ بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔عارش کی مسکراہٹ ماند پڑی۔

وہ کبھی اسکی خوشی میں شامل نہیں ہوتی تھی۔حالانکہ وہ تو بہت خوش تھا کہ ایک پل بھی اسے عائمہ سے دور نہیں ہونا پڑے گا۔یونیورسٹی میں بھی وہ اسکے آس پاس ہی ہو گی۔

!!!خیر کیا کیا جا سکتا تھا۔۔

سب کے چلے جانے کے بعد نازیہ بیگم نے عائمہ کو آرام کرنے کے لئے کمرے میں بھیج دیا۔پھر تھکن ہو ہی جانی تھی چونکہ رات کو ولیمہ تھا۔

عارش بھی عائمہ کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوا۔جب عائمہ نے عارش کو پیچھے آتے دیکھا تو وہ جل بھن کر رہ گئی۔

پتا نہیں کونسی کسر رہ گئی ہے جو پوری کرنے یہ اوپر آ رہے ہیں۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے"
تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگی کہ اسکے پہنچنے سے پہلے ہی وہ دروازہ بند کر لے گی۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں داخل ہوتے جیسے ہی دروازہ بند کرنے کے لئے پلٹی وہ سینے پہ بازو لپیٹے بڑے ہی سکون سے سامنے کھڑا تھا۔

عائمہ نے منہ بنایا کہ یہ پلان تو فیل ہو گیا۔

کیا مجھے بے کمرہ کرنے کا ارادہ ہے؟"پر سکون انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔"

یہ بے کمرہ کیا ہوتا ہے؟"تیکھی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔"

لوگوں کو گھر سے نکال دیتے ہیں تو وہ بے گھر ہوتے ہیں اور آپ مجھے کمرہ سے نکال کر بے کمرہ کر رہی ہیں۔"تفصیل سے جواب دیا گیا۔

بہت فضول بات کہی ہے ویسے۔"اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔"

فضول بات نہیں اسے لطیفہ کہتے ہیں۔" یہ کہہ کر وہ عائمہ کو سمجھنے کا موقع دئے بغیر ہی" کمرے میں داخل ہو گیا۔

اسکی اس بات کا عائمہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں۔" عارش نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔"

عائمہ جو آرام کرنے کی غرض سے لیٹنے جا رہی تھی اسکی بات سن کر سیدھی ہوئی۔

کس بات پر؟"ابرو اچکا کر پوچھا۔"

"میرے یونیورسٹی جوائن کرنے پر۔"

اسکی بات پر عائمہ کا دل کیا اسکا سر پھاڑ دے۔جلے پہ نمک چھڑکنے کا کام وہ خوب جانتا تھا۔

نہیں۔"دل کو نظر انداز کرتے ہوئے یک لفظی جواب دیا۔"

گریٹ۔ویسے آپ کو میری ساری کلاس اٹینڈ کرنی ہو گی۔وہ کیا ہے نا میں پڑھائی کے معاملے میں ذرا سخت ہوں۔"وہ شاید اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا۔"

میں پہلے بھی چھٹی نہیں کرتی تھی۔"عائمہ نے اتراتے ہوئے کہا۔"

عارش تو بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔مطلب وہ اسکی بات پر رتی برابر بھی دھیان نہیں دے رہی تھی۔

اب تو چاہ کر بھی کر نہیں سکتیں۔کیونکہ میں ہی یونیورسٹی ڈراپ کروں گا اب سے۔""

ایک نیا شوشہ چھوڑا۔

پتا ہے اس وقت اگر میرے پاس ٹیپ ہوتا نا اسے میں آپ کے منہ پر لگا دیتی۔"عائمہ "

نے جل کر اسے باور کراتے ہوئے کہا۔

اچھا نہیں بولتا بس۔آرام کریں۔جا رہا ہوں۔"اسنے برا مناتے ہوئے کہا۔"

ہاں پلیز جلدی جائیں۔"عائمہ نے لیٹ کر کمفرٹر منہ پر کرتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

آپ بے کمرہ کر کے ہی چھوڑیں گی۔"وہ بلند آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے باہر "

نکل گیا۔

مجھ سے دھوکہ بازی تجھے بہت مہنگی پڑے گی تابش۔!!"ساحل غرایا۔"

تو سکون سے بیٹھ کر میری بات کیوں نہیں سن لیتا۔"تابش بھی غصے اور بے بسی کی ملی جلی کیفیت میں کہہ رہا تھا۔

سننے کے لئے تو نے کچھ چھوڑا ہو تب سنوں نا۔تو نے مجھے دھوکہ دیا ہے تابش۔"اسنے تابش کے سینے پر انگلی رکھ کر اسے پیچھے دھکیلا۔

www.novelsclubb.com

میں نے تجھے کوئی دھوکہ نہیں دیا۔میں بس تیری بھلائی چاہتا تھا اسلئے تجھے اس سب سے بے خبر رکھا۔"تابش اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

بھلائی مائے فٹ۔۔!!دھوکہ کو بھلائی کا نام مت دے تابش۔"ساحل چیخ رہا تھا۔"

میں نہیں چاہتا تھا کہ تو کوئی تماشہ کرے اسلئے میں نے نہیں بتایا۔خوش اب۔!!"تابش" غصے سے سرخ ہوتی آنکھیں لئے ساحل کو کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا۔

تماشہ تو اب ہو گا۔تو دیکھتا جا بس۔!!"اسنے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی اور وہیں صوفے پر" بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

زارا مسلسل ۲ گھنٹے سے تابش کو کال کر رہی تھی،اسے سینڈل خریدنے جانا تھا اور گھر پر سب ولیمہ کی تیاریوں میں مصروف تھے۔

اسلئے مجبوراً اسے تابش کے ساتھ جانے پر حامی بھرنی پڑی۔اور اب وہ کال ریسیو ہی نہیں کر رہا تھا۔اسکا غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا۔

پتا نہیں اسکی اور کونسی بیوی ہے جو اسے میں یاد ہی نہیں رہتی۔"وہ چڑ کر رہ گئی تھی۔"

اب سیدھا گھر جا کر چھاپہ مارتی ہوں اور دیکھتی ہوں موصوف کیا کر رہے ہیں۔"وہ خود" سے ہی بڑبڑاتے گھر سے باہر نکل آئی تھی۔اور اب رکشا لے کر وہ تابش کے گھر کے باہر موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی وہ گیٹ کے اندر داخل ہوئی تو چوکیدار سے پتا چلا کہ کہ تابش گھر پر اکیلا ہے۔ احسن صاحب کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے۔

اسنے قدم اندر کی طرف بڑھادئے۔ جیسے ہی وہ لاؤنج کے قریب پہنچی، چیخنے چلانے کی آواز پہ اس کے قدم وہیں رک گئے۔

وہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ تابش کس پر چلا رہا ہے؟

تو اسطرح کی کوئی حرکت نہیں کرے گا ساحل۔"تابش خود پر ضبط کئے کہہ رہا تھا۔"

اب میں پوری دنیا کے سامنے اسکا تماشہ بناؤں گا۔آج جو اسکا ولیمہ کا تماشہ لگنے والا ہے نا" اسی میں ایک اور تماشہ کا اضافہ میں کروں گا۔"وہ حسد اور بدلے کی آگ میں جل کر زہر اگل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تو چاہے تو اپنی سوکالڈ سالی۔۔ سوری۔۔ سوکالڈ بہن کو بتا دینا کہ عائمہ حیات، ساحل چودھری کے ہاتھوں برباد ہونے کے لئے تیار ہو جائے۔" اسکے ارادے کی پختگی دیکھ کر تابش ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا۔ اور زارا کے پیروں سے تو مانو زمین ہی کھسک گئی تھی۔

اگلے ہی لمحے تابش اس پر جھپٹا اور زوردار گھونسا اسکے منہ پر دے مارا۔ ساحل حیرت اور شاک سے تابش کو دیکھ رہا تھا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ واقعی تابش نے اس پر ہاتھ اٹھایا۔

تو اس حد تک گر جائے گا اور اسطرح کی گھٹیا حرکت کرے گا۔ میں نے گمان بھی نہیں" کیا تھا۔" تابش اسے جھٹکے سے چھوڑتے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف زارا اب تک صدمے میں تھی۔ بہت دیر بعد اسے سمجھ آیا کہ آخر معاملہ کیا تھا۔ اور اب اسے تابش پر بے حد غصہ آ رہا تھا کہ اسنے اتنا سب کچھ اس سے چھپایا۔

وہ تابش کی طرف سے بے حد بد گمان ہو رہی تھی۔

ایک انسان کے بدلے اور حسد کی آگ اور بھی بہت لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔۔!!

ساحل کرسی کو لات مارتے بجلی کی تیزی سے باہر کی طرف نکلا۔تابش بھی اسکے پیچھے ہی لپکا۔

زارا دیوار کی اوٹ میں چھپ گئی جس کی وجہ سے وہ دونوں ہی اسے نہیں دیکھ پائے۔

اب زارا مسلسل دماغ پر زور ڈال رہی تھی کہ کسطرح اس معاملے کو ہینڈل کرنا ہے۔

کیونکہ اب جو کرنا تھا وہ اسے ہی کرنا تھا۔۔!!

تابش کی مدد لینے کا تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور کسی اور کو بتانے کا رسک بھی نہیں لے سکتی تھی کیونکہ اس صورت بات اور آگے نکل جاتی۔

ولیمہ میں صرف پانچ گھنٹے بچے تھے۔اسے جو کرنا تھا جلدی کرنا تھا۔اسکے پاس سوچنے کا وقت نہیں تھا۔پھر کچھ سوچتے وہ چھپتے چھپاتے وہاں سے باہر نکلی اور اپنے گھر کی طرف چل دی۔

اب اسے اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانا تھا۔

زارا اس وقت عائمہ اور عارش کے مشترکہ روم میں بیٹھی عائمہ کے ساتھ اسکی تیاری میں مدد کروا رہی تھی۔

چونکہ عائمہ نے پارلر سے تیار ہونے کے لئے منع کر دیا تھا اسلئے اسے تیار کرنے کی ذمہ داری بھی زارا کی تھی۔اسے جلد سے جلد وہاں سے نکلنا تھا لیکن عائمہ اسکے لئے رکاوٹ بن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہے زارا گنجا کرنے کا ارادہ ہے کیا؟"عائمہ جھنجھلا کر بولی۔"

تمہارے اتنے لمبے بال مجھ سے نہیں بندھ رہے یار۔میں عنیزہ بھابھی سے کہہ دیتی ہوں" نا۔"وہ بہانے تلاش کر رہی تھی تاکہ وہ کسی طرح وہاں سے نکل سکے۔

سدا کی پھوہڑ ہو تم۔جاؤ بھیجو جلدی۔"عائمہ تنک کر بولی۔"

زارا کنگھا وغیرہ سب ٹیبل پر پٹک کر باہر کی طرف بھاگی۔

www.novelsclubb.com

یہ والا بھی نہیں۔"زوہیب نے وہ ائیر نگ بھی ریجیکٹ کر دیا۔"

زوہیب میں آپکو پچھلے ایک گھنٹے سے دکھا رہی ہوں اور آپکو پسند ہی نہیں آرہا۔"عنیزہ کا" پارہ چڑھ گیا۔

اچھا تم چینج تو کر کے آؤ۔میں نکال کر رکھتا ہوں۔"وہ بیڈ سے اٹھ کر اسے ڈریسنگ روم" کی طرف بھیجتے ہوئے کہنے لگا۔

اس کے جانے کے بعد اسنے جیب سے ایک گفٹ باکس نکال کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیا۔ اور مسکراتے ہوئے دیوار سے ٹیک لگا کر اسکا انتظار کرنے گا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد وہ ہلکے مہرون رنگ کی پاؤں تک آتی گھیر دار فراک جس پر گولڈن کلر کے نقش و نگار بُنے ہوئے تھے، پہن کر باہر نکلی۔

وہ دونوں ہاتھوں سے فراک اٹھاتے چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

زوہیب اس پر سے نظریں اٹھانا بھول گیا۔اسکی رنگت ہلکی سانولی تھی لیکن اسکے پرکشش نین نقوش اسے خوبصورت بناتے تھے۔

زوہیب کو وہ بچپن سے ہی پسند تھی پھر یہ پسند محبت میں بدل گئی۔اور پھر اس نے شادی کی خواہش ظاہر کی تھی جس پر سب سے زیادہ اعتراض ہی عنیرہ کو تھا۔

آپ نے نکالا ائیر نگ؟"وہ اس سے سوال کرتے پیچھے مڑی تو اسے خود کو تکتا ہوا پایا۔"

www.novelsclubb.com

میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں زوہیب؟"وہ اس کے سامنے ہاتھ ہلا کر کہنے لگی۔"

لیکن اس نے نظروں کا زاویہ نہ بدلا۔

کیوں آنکھ پھاڑے دیکھ رہے ہیں۔"اسنے اسکے اسطرح دیکھنے پر چوٹ کی۔"

دیکھ رہا ہوں کہ تم۔۔"ابھی وہ اسکی تعریف میں کچھ کہتا جب عنیزہ نے اسکی بات کاٹی۔"

میرے ائیر نگ کہاں رکھے ہیں؟"وہ مدعے پر آئی۔"

زوہیب نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اسکا رخ شیشے کی جانب کیا، پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکی ہتھیلی پر گفٹ باکس رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

عنیزہ کی آنکھوں میں حیران کن تاثرات وہ بخوبی دیکھ سکتا تھا۔

کیا ہے یہ؟"اسنے رخ موڑتے ہوئے سوال کیا۔"

"خود کھول کر دیکھ لو۔"

اسنے گفٹ ریپر کھولا تو اسکے اندر ایک چھوٹا جویلری باکس تھا۔اسنے تجسس سے باکس کھولا تو اسکے اندر موجود ائیر نگ دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔

اندر موجود ائیر نگ سونے کا تھا اور اسکی ڈیزائن بہت ہی نفاست اور خوبصورتی سے بنائی گئی تھی۔

UZ جو دور سے دیکھنے پہ سادہ سی لگتی تھی لیکن نزدیک سے دیکھنے پر اسکے اندر موجود چمکتے حروف اسکی خوبصورتی کو دوبالا کرتے تھے۔

کیسا لگا؟"زوہیب اشتیاق سے پوچھ رہا تھا۔"

زوہیب یہ بہت خوبصورت ہے۔" وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے کہہ رہی تھی۔

ہاں بس تم اسے اپنی پی-ایچ-ڈی کی کلاس میں مت پہن کر جانا ورنہ نظر لگ جائے گی۔" اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے وہ سنجیدہ انداز میں کہہ رہا تھا۔

اب تو میں یہی پہن کر جاؤں گی۔ آپ دیکھئے گا۔" وہ ائیر رنگ نکال کر کان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنے لگی۔

www.novelsclubb.com

اور اس سے پہلے زوہیب یہ کہتا کہ وہ پہنا دیتا ہے، زارا نے اینٹری ماری۔ زوہیب منہ بسور کر رہ گیا۔

آپ دونوں کو کتنا ٹائم لگتا ہے تیار ہونے میں۔"وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر ہاتھ گھما گھما کر کہنے لگی۔

میاں بیوی کی کوئی پرائیویسی ہوتی ہے زارا۔تابش پر تو اللہ ہی رحم کرے۔!!"زوہیب نے دونوں ہاتھ کانوں کو لگاتے ہوئے افسوس کیا۔

آپ کے منہ لگنے کا کوئی شوق نہیں ہے مجھے۔بھابھی آپ کو کتنا ٹائم لگے گا تیار ہونے میں؟"وہ زوہیب کا منہ بند کروا کر عنیزہ سے مخاطب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کوئی کام ہے کیا؟"عنیزہ جلدی جلدی چیزیں سمیٹتے ہوئے کہنے لگی۔"

وہ عائمہ کے بال مجھ سے نہیں بن رہے۔آپ پلیز آ کر بنا دیں۔"اسنے التجائیہ کہا۔"

"ٹھیک ہے چلو آتی ہوں۔"

اسکے کہنے کی دیر تھی کہ زارا وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی۔

زوہیب آپ یہ چیزیں سمیٹ کر بیگ میں رکھ لیجیے گا۔میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گی۔""

وہ اسے حکم دیتی وہاں سے نکل گئی۔

اچھی زبردستی ہے بھئی۔"زوہیب بڑبڑاتے،خود کو کوستے چیزیں سمیٹنے لگا۔ "

زارا چادر سے خود کو اچھی طرح ڈھانپتے بچ بچا کر گھر سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

اب وہ رکشہ کے انتظار میں سڑک پر کھڑی ہوئی تھی۔

وہ حد سے زیادہ گھبرائی ہوئی تھی لیکن اپنی دوست کے لئے اسے مشکل سے مشکل ترین قدم اٹھانا پڑتا تب بھی وہ پیچھے نہیں ہٹتی۔وہ دوستی نبھانا خوب جانتی تھی۔

آخر کار اسے رکشہ مل ہی گیا۔وہ رکشہ پر چڑھتی جلدی سے رکشہ وہاں سے نکالنے کی ہدایت دیتی بیٹھ گئی۔

رکشہ وہاں سے نکل پڑا اور رخ ساحل کے گھر کی طرف موڑ دیا۔نہ جانے وہ اب کیا کرنے والی تھی۔!!

ساحل کے گھر کے پاس پہنچتے وہ جلدی سے اپنی چادر نکال کر بیگ میں ڈالتے،دوپٹہ ٹھیک سے اوڑھتے رکشہ والے کو پیسہ دے کر گیٹ کی طرف بڑھی اور بیل بجائی۔

دروازہ کسی چوکیدار نے کھولا،اسنے پتا نہیں کیا کہا کہ چوکیدار نے اسے اندر آنے کی اجازت دے دی۔

وہ گیٹ سے اندر کی طرف داخل ہوتے گھر کی طرف بڑھی۔

ایک ادھیڑ عمر کی خاتون لاؤنج میں ٹہل رہی تھیں۔

شاید وہ ساحل کی ماں تھی کیونکہ انکی شکل اس سے مشابہت رکھتی تھی۔

السلام علیکم آنٹی۔"اسنے انکے پاس پہنچتے دھیرے سے سلام کیا۔"

وعلیکم السلام بیٹا۔"انہوں نے اجنبیت سے اسکی طرف دیکھتے جواب دیا۔"

www.novelsclubb.com

وہ میں ساحل کی دوست ہوں۔کچھ کام کے سلسلے میں اس سے ملنے آئی تھی۔"اسنے اپنی" گھبراہٹ پر قابو پاتے کہا۔

اوہ۔!! آؤ بیٹا بیٹھو۔ میں ساحل کو بلواتی ہوں۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے بیٹھنے کا" اشارہ کیا۔

وہ لڑکھڑاتے قدم اٹھاتی صوفے پر جا کر بیٹھ گئی اور پریشانی سے اپنی ہتھیلیاں مسلنے لگی۔

ساحل روم میں آئینے کے سامنے کھڑا بال سیٹ کر رہا تھا۔ وائٹ ٹی شرٹ پہ لیدر کی جیکٹ پہنے اب وہ میز پر سے گن اٹھا کر جیکٹ میں ڈال رہا تھا۔

پھر اسنے لیپ ٹاپ میں یو ایس بی لگا کر ایک فائل کاپی کی اور اپنے فون پر منتقل کی۔

www.novelsclubb.com

اب دیکھتا ہوں مجھے کون روکتا ہے۔" گھڑی پر ٹائم دیکھتا وہ چابیوں کا گچھا اٹھاتا دروازے" کی طرف بڑھنے لگا جب دروازے پر دستک ہوئی۔ اسنے جا کر دروازہ کھولا تو سامنے ملازمہ کھڑی تھی۔

"سر آپکی دوست آئی ہیں نیچے آپ سے ملنے۔ میڈم نے آپکو بلانے کا کہا تھا۔"

ٹھیک ہے۔ آرہا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ روم کا دروازہ بند کرتا نیچے کی جانب چل پڑا۔"

جب اسکی نظر زارا پر پڑی تو اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔ اسکی سوچ کے مطابق یہاں پر تانیہ کو ہونا چاہئے تھا کیونکہ اسی کا ساحل کے گھر آنا جانا ہوتا تھا۔ زارا تو پہلی مرتبہ اسکے گھر آئی تھی۔

زارا تم۔ واٹ آ سرپرائز۔" وہ خوشی سے کہتا نیچے اتر کر زارا کی طرف بڑھا۔ لیکن زارا کو" موت اپنی آنکھوں کے سامنے ناچتی ہوئی نظر آنے لگی تھی۔

کیسے ہو تم؟" زارا نے مسکرانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔"

میں بالکل فٹ۔ تم بتاؤ کیسے آنا ہوا؟" وہ اسکے قریب ہی بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔

بس ایسے ہی تم سے ملنے۔ تم نے لندن سے آنے کے بعد شکل ہی نہیں دکھائی اپنی۔"" بمشکل نارمل ہوتے ہوئے وہ اس سے باتیں کرنے لگی۔

بس بزی تھا۔" اسنے موبائل نکال کر اسکرین پر کھوجتی نظروں سے دیکھتے جواب دیا۔" زارا بغور اسکو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم کہیں جا رہے تھے کیا؟" زارا نے اسکی تیاری دیکھتے ہوئے سوال کیا۔"

ہاں۔وہ میں عا۔۔۔"ابھی وہ کچھ آگے بولتا جب اسکی زبان کو بریک لگی۔کیونکہ آج" عارش اور عائمہ کا ولیمہ تھا اور اسکے مطابق زارا کو وہاں ہونا چاہیئے تھا۔تو وہ اس وقت یہاں کیا کر رہی تھی۔۔؟

تم نے اپنا نام نہیں بتایا بیٹا۔"اسی وقت ساحل کی ماں ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے اس" سے پوچھنے لگیں۔

مامایہ زارا ہے۔تابش کی وائف۔"زارا کی بجائے ساحل نے جواب دیا۔"

www.novelsclubb.com

اچھا تم ہو زارا۔تم نے پہلے بتایا ہی نہیں کہ تم میرے پیارے بیٹے کی بیوی ہو۔"انہوں" نے زار کو اٹھا کر اسے گلے لگاتے ہوئے شکوہ کیا۔

مجھے لگا آپ نہیں جانتی ہوں گی۔"زارا کی گھبراہٹ مزید بڑھ گئی تھی کیونکہ جو وہ کرنے آئی تھی اسلئے اسکی شناخت جاننا اسکے لئے خطرہ ثابت ہو سکتا تھا۔

اکیلی آئی ہو بیٹا۔"انہوں نے اسے محبت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

زارا نے اپنے سارے خدشات اور خوف کو پرے رکھتے ہوئے اپنے مقصد کو پورا کرنے کا سوچا۔وہ جلد از جلد وہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔کیونکہ اسکی غیر موجودگی وہاں اگر کسی نے محسوس کر لی تو مسئلہ ہو سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں کیونکہ مجھے جو کام تھا ساحل سے،اسے کرنے کے لئے مجھے اکیلے ہی آنا تھا۔"

ساحل کی رگیں تن گئی۔شاید تابش نے اسے بتا دیا ہو گا تبھی وہ یہاں موجود تھی۔

ایکچولی مجھے آپ سے کام تھا آنٹی۔" وہ صوفے پر سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ہلکی بلند آواز" میں کہنے لگی۔

مجھ سے کیا کام تھا۔" انہوں نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"

"آپ بیٹھیں میں بتاتی ہوں آپکو۔"

زارا تم ذرا میری بات سننا۔" ساحل گھبرا کر زارا کی طرف بڑھنے لگا۔ کیونکہ جو وہ سمجھ" رہا تھا اگر ویسا ہو جاتا تو اسکے لئے بالکل بھی اچھا نہیں تھا۔ اسے زارا کو روکنا تھا۔

آنٹی کیا آپ جانتی ہیں کہ ساحل کسی لڑکی کو پسند کرتا تھا۔" وہ ساحل کو نظر انداز کرتے" ہوئے اسکی والدہ سے مخاطب ہوئی۔

نہیں تو۔"انہوں نے حیرت سے ساحل کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔"

میں بتاتی ہوں آپکو۔ساحل جسے پسند کرتا تھا آج اسکا ولیمہ ہے۔اسکا نکاح ساحل کی غیر" موجودگی میں جب وہ لندن میں تھا تب ہوا تھا اور ساحل نہیں چاہتا تھا کہ وہ کسی اور سے شادی کرے اسلئے ساحل۔۔۔۔"اسنے اپنی بات جاری رکھی۔

ساحل۔۔!!"ان کی آواز دور کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔"

www.novelsclubb.com

نہیں مام۔یہ جھوٹ بول رہی ہے۔"وہ تڑپ کر اپنی ماں کی طرف بڑھتے ہوئے کہنے لگا۔ انہوں نے جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا۔اور تبھی ساحل کی جیکٹ میں موجود گن زمین بوس ہوئی۔

گن دیکھتے سب کو سانپ سونگھ گیا۔ساحل زارا کی طرف طیش سے بڑھنے لگا جب زارا نے اچک کر وہ گن اٹھائی۔

اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ساحل ابھی وہاں جا کر کسی کی عزت کا تماشہ کھڑا بنانے جا رہا ہے۔"اسنے گن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وضاحت دی۔

یو بچ۔!!"ساحل غرایا۔"

اور اسی وقت ایک زوردار طمانچہ ساحل کے منہ پر اسکی ماں کے ہاتھوں پڑا۔

تمیز نہیں ہے عورت ذات سے بات کرنے کی۔"وہ بھی چیخی۔"

"آنٹی پلیز۔میں آپکے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں اپنے بیٹے کو سنبھالیں۔ورنہ یہ لوگوں کی زندگی برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گا۔" یہ کہتے ہوئے اسنے اپنا صوفے پر رکھا بیگ اٹھایا۔

"آپ بہت اچھی ہیں۔میں اس چیز کے لئے معذرت خواہ ہوں۔پر میری دوست کی محبت نے مجھے یہ کرنے پر مجبور کر دیا۔چلتی ہوں۔" یہ کہہ کر وہ آخری نظر ساحل پر ڈالتے وہاں سے نکل پڑی۔

"کیا تم اب بھی بولو گے یہ سب جھوٹ ہے۔" انہوں نے اسکا کالر پکڑتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ساحل نے انکا ہاتھ جھٹک دیا۔

"یہ سب سچ ہے۔لیکن آپ بتائیں آپ سب میرا کیا بگاڑ لیں گے۔"

ساحل تم اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ۔میں ابھی تمہارے بابا کو کال کرتی ہوں۔"انہوں" نے اسے وارننگ دینی چاہی۔

آپ بھی مجھے نہیں روک سکتی ڈیئر ماما۔"اسنے گن اٹھا کر اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔"

ساحل گن رکھو۔"وہ وہیں کھڑے کھڑے چلائیں۔"

اسکی بربادی میرے ہی ہاتھوں ہو گی۔"وہ گن سیٹ کر کے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں" سے نکلا اور وہ پیچھے چلاتی رہ گئیں۔

زارا پچھلے ۱۰ منٹ سے سڑک پر رکشہ ڈھونڈ رہی تھی۔اندھیرا ہوتے جا رہا تھا اور اسکے بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔پتا نہیں کیوں اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔

ساحل اپنی گاڑی میں بیٹھتا گاڑی سڑک پر ڈالی۔وہ فل اسپیڈ سے گاڑی چلاتا ابھی تھوڑی دور ہی پہنچا تھا جب اسے سامنے زارا نظر آئی۔

ساحل کی گاڑی زارا سے چار قدم ہی دور تھی اور وہ بھی فل اسپیڈ میں۔زارا رکشہ کی تلاش میں پریشانی سے آس پاس سے بے خبر بے دھیانی میں چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زارا کو آخر کسی گاڑی کی آواز سنائی دی،اسی لمحے وہ پیچھے پلٹی اور اسے سامنے سے گاڑی تیزی سے آتی نظر آئی۔اور جب تک اسکا دماغ اسے سگنل دیتا اور وہ وہاں سے ہٹتی۔اور

جب تک ساحل نے ہارن اور بریک پر ایک ساتھ ہاتھ اور پیر رکھا تب تک وہ گاڑی کی زد میں آچکی تھی۔

ساحل کا سر جا کر اسٹیئرنگ سے ٹکرایا اور گاڑی کے پہیوں کی چرچراتی آواز سنائی دی۔

اسنے خود کو سنبھالتے آس پاس دیکھا پوری سڑک سنسان تھی۔اسکا مطلب کسی نے کچھ نہیں دیکھا ہوگا اسلئے فوری طور پر اپنے دماغ کا استعمال کرتے اس نے گاڑی پیچھے کی طرف ٹرن لی اور تیزی سے اسٹیئرنگ گھماتے وہاں نے دور نکل پڑا۔

زار از مین بوس ہو چکی تھی۔ سر پر شدید چوٹ آئی تھی اور خون نکل کر سڑک پر بہہ رہا تھا۔دھیرے دھیرے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتا جا رہا تھا اور اگلے لمحے سب کچھ تاریک ہو گیا۔

سب لوگ ہال پہنچ چکے تھے سوائے زارا کے اور اب تک کسی نے غور نہیں کیا تھا کہ زارا موجود نہیں تھی۔ کیونکہ زارا کو تابش کے ساتھ آنا تھا جبکہ تابش ساحل کی بات سے اتنا پریشان تھا کہ اسے اور کسی چیز کا ہوش ہی نہیں رہا تھا۔

آدھا فنکشن بیت چکا تھا اور تابش کی نظریں بار بار گیٹ کی طرف جا رہی تھی کہ ساحل سچ میں آ ہی نہ جائے۔

عائمہ کی نظریں کب سے زار کو تلاش کر رہی تھی لیکن وہ نظر ہی نہیں آ رہی تھی۔ اسنے دو تین مرتبہ عارش سے بھی پوچھنا چاہا لیکن کر دفعہ کوئی نہ کوئی ملنے آ جاتا اور اسکی بات ادھوری رہ جاتی۔

www.novelsclubb.com

ابھی اس نے زارا کی امی سے پوچھا تھا تو پتا چلا کہ انہیں بھی وہ فنکشن میں ملی ہی نہیں۔

بیٹا زارا کہاں ہے؟" رضیہ بیگم (زارا کی ماں) نے تابش سے پوچھا۔"

مجھے اب تک ملی نہیں۔ یہیں کہیں ہو گی۔"تابش نے انکی بات کا بے دھیانی میں""" جواب دیا۔

تمہارے ساتھ آئی تھی نا۔ تم نے کہیں جاتے تو دیکھا ہو گا۔"وہ فکر مند نظر آ رہی" تھیں۔

نہیں آنٹی۔ میرے ساتھ نہیں آئی تھی زارا۔"تابش نے کہا۔"

www.novelsclubb.com

کیا مطلب؟ اسنے تمہارے ساتھ ہی آنا تھا نا۔"انکے ماتھے کے بل بڑھے۔"

آپ لوگوں کے ساتھ نہیں آئی وہ؟"تابش نے زارا کو آس پاس نظروں سے تلاشنا چاہا۔"

"وہ کہہ رہی تھی، تم نے کہا تھا کہ تم لوگ ساتھ ہی آؤ گے۔"

اور اسی وقت تابش کو اپنا کیا گیا وعدہ یاد آیا۔ مطلب وہ اسکا انتظار کر رہی تھی اور وہ۔۔۔

"!!شٹ۔کیسے بھول سکتا ہوں میں"

آپ لوگ کب نکلے ؟"اسنے رضیہ بیگم سے پوچھا تاکہ اندازہ لگا سکے کہ وہ اس وقت" کہاں تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ ہمارے نکلنے سے پہلے ہی نکل چکی تھی۔ ہم نکلے تو گھر پر کوئی نہیں تھا۔ تم بھی تم ہم" "لوگوں سے پہلے ہی آ چکے تھے۔

میں کال کر کے دیکھتا ہوں زارا کو۔"اسنے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے کہا۔"

موبائل نکال کر دیکھا تو اس پر بھی کوئی مسڈ کال نہیں تھی۔حالانکہ زارا کی ہونی چاہیے تھی اگر وہ اسے نہیں لینے گیا تو اسے کال کرنی چاہیئے تھی۔

میرا دل بیٹھا جا رہا ہے بیٹا۔اتنی دیر ہو گئی ہے اور اسے کسی نے ہال میں دیکھا بھی نہیں" ہے۔"

آپ فکر نہیں کریں۔ادھر ہی ہو گی، کہاں جائے گی۔"اسنے انہیں اپنے ساتھ لگاتے" ہوئے کہا۔جبکہ وہ خود اب پریشان ہو چکا تھا کیونکہ اسکا فون بند جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"گھر کے کسی چوکیدار کا نمبر دیں۔گھر پر فون کر کے پوچھتا ہوں۔"

"زوہیب کے پاس ہو گا گھر کا نمبر۔"

میں دیکھتا ہوں جا کے۔"وہ اکیلی تو کسی قیمت پر نہیں آسکتی تھی۔مگر جا کہاں سکتی تھی" سوال یہ تھا۔

زوہیب سے نمبر لے کر اسنے گھر پر بھی کال کر کے پوچھا۔چوکیدار نے پورا گھر چھان مارا مگر وہ گھر پر نہیں تھی۔دونوں گھروں پہ اسکا نام ونشان نہیں تھا۔فون بھی بند جا رہا تھا اور ہال کے کیمرے چیک کرنے پر پتا چلا وہ یہاں پہنچی ہی نہیں تھی۔

رات کے گیارہ بج چکے تھے۔اب باقی لوگ بھی پریشان ہو چکے تھے۔بارہ بجے تو فنکشن بھی ختم ہو جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

رضیہ بیگم پریشانی سے رونے لگ گئی تھیں۔سب کی سانسیں اٹکی ہوئی تھی۔وہ لوگ مسلسل کال کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر بے سود۔!!

بالآخر ساڑھے گیارہ بجے کے قریب زارا کے فون پر رنگ گئی۔مطلب اسکا فون آن ہو چکا تھا۔مگر کسی نے کال نہیں اٹھائی۔

تابش کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی۔فون چالو ہونے کے باوجود وہ نہیں اٹھا رہی تھی۔

مسلسل تین چار مرتبہ کرنے کے بعد آخر فون اٹھا لیا گیا۔

ہیلو زارا کہاں پر ہو تم۔کب سے کالز کر رہا ہوں تمہیں۔"تابش فون اٹھانے کے ساتھ" ہی بولنا شروع ہو گیا یہ جانے بغیر کہ دوسری طرف زارا ہے یا کوئی اور۔!!

آپ کون بات کر رہے ہیں؟"دوسری طرف سے مردانہ آواز سن کر تابش چونک گیا۔"

پھر اسنے فون کان سے ہٹا کر دیکھا کہ اسنے زارا کو ہی کال کی یا کسی اور کا نمبر ڈائل ہو گیا۔ مگر وہ تو زارا کا ہی نمبر تھا۔

دیکھیں یہ زارا کا نمبر ہے۔ وہ کہاں ہے؟"تابش خوف سے لرزتی آواز میں کہہ رہا تھا۔"

دیکھیں میں ہاسپٹل سے بات کر رہا ہوں۔ یہ فون جن کے پاس سے ملا ہے انکا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔"دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

ایکسیڈنٹ!! کیا مطلب ہے۔ آپ کونسے ہاسپٹل سے بات کر رہے ہیں۔"تابش کا دل !! بند ہونے کے در پر تھا۔ زارا کا ایکسیڈنٹ

باقی سب بھی اس بری خبر کو سن کر سکتے میں چلے گئے۔تابش فوراً باہر کی طرف بھاگا، زوہیب بھی اسکے پیچھے ہی بھاگا۔

فنکشن جلدی ختم ہونے کا اعلان کر کے باقی سب نے بھی ہاسپٹل کی راہ لی۔

تابش پاگلوں کی طرح بھاگتا ہوا ہاسپٹل میں داخل ہوا۔زارا کا ٹریٹمنٹ چالو تھا۔ڈاکٹرز کے مطابق اسکے سر پر گہری چوٹ آئی تھی اور جسم پر معمولی چوٹیں۔

وہ ٹھیک ہے نا ڈاکٹر؟"ڈاکٹر کو نکلتے دیکھ کر تابش انکی طرف بھاگا اور سوال کر ڈالا۔"

www.novelsclubb.com

سر پر گہری چوٹ آنے کی وجہ سے خون زیادہ بہہ گیا ہے۔ہمیں فوری طور پر خون کا" انتظام کرنا ہو گا۔"ڈاکٹر نے ان لوگوں کو اطلاع دی۔

اتنی جلدی خون کا انتظام کیسے ہو گا؟"عارش نے مضطرب لہجے میں کہا۔"

میں خون دوں گی زارا کو۔۔!!"عائمہ کی بلند آواز سب کے کانوں میں پڑی تو سب اسکی" طرف متوجہ ہوئے۔

سب حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

میرا اور زارا کا بلڈ گروپ سیم ہے۔میں دے سکتی ہوں اسے خون۔"اسنے وضاحت" دی۔

www.novelsclubb.com

آپ آیئے ہمارے ساتھ۔پہلے کچھ ٹیسٹ کرنے ہوں گے،پھر ہی آپ خون دے سکتی" ہیں۔"ڈاکٹر عائمہ سے مخاطب تھا۔

بیٹا تم جاؤ عائمہ کے ساتھ۔"عمر صاحب نے عارش سے کہا۔"

جی بابا۔"عارش حکم کی تعمیل کرتے عائمہ کا ہاتھ پکڑتے ڈاکٹر کے ہمراہ چل دیا۔"

کوئی اور وقت ہوتا تو عائمہ ضرور عارش کی بے تکلفی محسوس کرتی مگر اس وقت سب سے اہم اور ضروری اس کے لئے زارا تھی۔

عائمہ کے خون دینے کے بعد اور مسلسل ۴ گھنٹے ٹریٹمنٹ چلنے کے بعد زارا خطرے سے باہر تھی اور اسے فجر کی وقت ہوش آچکا تھا۔

پوری رات ان لوگوں نے آنکھوں پر گزاری تھی۔اور اس وقت ان لوگوں نے زارا کے ہاسپٹل روم میں محفل لگائی ہوئی تھی۔

ایک ایک کر کے وہ لوگ روم میں داخل ہو رہے تھے اور زارا ان لوگوں کو دیوانہ وار تکے جا رہی تھی۔ گویا اسے زندگی کی سب سے بڑی نعمت ملی ہو۔۔!!

یہ نعمت ہی تو تھی کہ وہ ان لوگوں کو دوبارہ دیکھ پا رہی تھی ورنہ اسنے تو نہیں سوچا تھا کہ وہ بچ بھی پائے گی یا نہیں۔

وہ لوگ اس سے ہنسی مذاق کر کے اسے ہنسانے کی کوشش کر رہے تھے۔اور زارا یہ سوچ رہی تھی کہ کوئی اس سے سوال کیوں نہیں کر رہا تھا کہ وہ کہاں گئی تھی، ولیمہ پر کیوں نہیں پہنچی یا یہ سب کیسے ہوا۔۔؟

www.novelsclubb.com

تابش نے سب کو سختی سے ہدایت دی تھی کہ کوئی زارا سے کچھ نا پوچھے۔ ویسے بھی ڈاکٹر نے اسے زیادہ بات کرنے سے منع کیا تھا اور سوالات کر کے اسے کسی بوجھ تلے نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔

سب کو دیکھ کر وہ مسکرا رہی تھی لیکن جیسے ہی تابش روم میں داخل ہوا۔اسے دیکھتے ہی اسکی مسکراہٹ سمٹی اور اس نے سرعت سے منہ پھیر لیا۔

تابش اس کے رویہ پر تڑپ کر رہ گیا۔آخر اسکا قصور کیا تھا؟

وہ لوگ رات سے یہیں پر تھے۔اب زارا بھی ٹھیک تھی تو سب نے گھر کی راہ لی سوائے ظفر صاحب اور تابش کے۔

رضیہ بیگم کو زوہیب زبردستی گھر لے گیا تھا لیکن ظفر صاحب کسی صورت جانے پر راضی نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت زارا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے بیٹھے ہوئے تھے۔

سچی سچی بتائیں۔ڈر گئے تھے نا آپ لوگ۔"زارا نے چہکتے ہوئے کہا۔جواب تک منہ بند" کر بیٹھی ہوئی تھی۔اپنے باپ کو اپنے قریب دیکھ کر اسکی ساری بیماری دور بھاگ گئی تھی۔

یہی تو انمول رشتہ ہوتا ہے باپ اور بیٹی کے درمیان۔۔!!ایک بیٹی جانتی ہے کہ کوئی اسے نہیں سنے گا، کوئی اسکی بچکانہ حرکتوں پر داد نہیں دے گا، کوئی اسے بے لوث محبت نہیں دے گا سوائے اسکے باپ کے۔یہی وہ سایہ ہوتا ہے جس کے تلے بیٹیاں محفوظ رہتی ہیں اور اپنی مرضی و خوشی سے زندگی گزارتی ہیں۔

جان نکل گئی تھی میری۔"انہوں نے اسکے ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

ٹینشن نا لیں۔آپ کو پریشان کرنے کے لئے زندہ رہنا تھا میں نے۔ایویں ہی مر جانا تھا" کیا۔"اسنے زبردست اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

میں نے قبر سے زندہ کر کے لانا تھا۔!!"تابش نے روم میں داخل ہوتے ہوئے تڑی" ماری۔

ظفر صاحب اسے دیکھ کر مسکرائے۔

اسکا خیال تھا کہ اسکے جواب پر زارا اس سے بحث کرے گی،اس سے لڑے گی یا دو چار باتیں تو سنا ہی دے گی کیونکہ وہ چپ رہنے والوں میں سے بالکل نہیں تھی۔لیکن سب کچھ اسکے برعکس تھا۔

اس کی آمد پر پھر سے اس نے چپ سادھ لی اور آنکھیں موندے لیٹ گئی۔تابش کی بے چینی مزید بڑھی۔وہ کیوں اسطرح کر رہی تھی؟اسکا قصور کیا تھا؟

www.novelsclubb.com

آنکھیں موندنے کی دیر تھی کہ اس پر نشہ طاری ہو گیا اور وہ غنودگی میں چلی گئی۔دوائیوں کا اثر جو تھا۔

جب دوبارہ اسکی آنکھ کھلی تو تابش کو ظفر صاحب کی جگہ بیٹھا ہوا پایا۔اسنے آس پاس نظریں دوڑائی لیکن کوئی نہیں تھا تابش کے علاوہ۔

تابش کی موجودگی کو تو وہ ویسے ہی کسی خاطے میں نہیں لے رہی تھی اسلئے پھر سے آنکھیں موندلی۔تابش اسکی ساری کارروائی بغور ملاحظہ فرما رہا تھا لیکن ضبط کر کے رہ گیا۔

آنکھیں موندلی تھی اسنے پر نیند اب بھی کوسوں دور تھی۔اسے گھبراہٹ ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

بلاوجہ سونے کی ایکٹنگ مت کرو۔"تابش کی ناراض سی آواز اسکے کانوں میں پڑی تو اسنے" پٹ سے آنکھیں کھول لی اور ناچاہتے ہوئے بھی اسے گھورا۔

اف زارا۔ تمہیں تو ناراض ہونا بھی نہیں آتا۔ کیا بیوی بنو گی تم!! لعنت ہو تم پر۔۔""

تابش کو اسطرح گھورنے پر وہ دل ہی دل میں خود کو کوس کر رہ گئی۔

کیوں نخرے دکھا رہی ہو مجھے۔"اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لئے پھر سے کہا۔"

لیکن زارا نے پھر بھی کچھ نہیں کہا۔اب تابش کو الجھن ہونے لگی تھی۔زارا اور اتنی دیر تک اس سے بات نا کرے مشکل ہی تھا۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔منہ سے کچھ پھوٹو گی بھی یا نہیں۔"وہ جانتا تھا کہ زارا کو" کسطرح سے بولنے کے لئے اکسانا ہے۔

www.novelsclubb.com

تم کیا پھوٹ رہے ہو اپنے منہ سے۔دوہرانا ذرا۔"وہ اپنی ٹون میں واپس آچکی تھی۔"

بات کیوں نہیں کر رہی مجھ سے۔کیوں اگنور کر رہی ہو مجھے۔"رونی شکل بنا کر جواب "
دیا۔

کیونکہ تم سے بات کرے بغیر بھی زندہ رہ سکتی ہوں میں۔"تڑاک سے جواب آیا۔"

لیکن میں نہیں رہ سکتا نا۔"ایک جذب سے کہا۔"

زارا نے پھر سے اسے گھورا۔اسکے علاوہ وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔

کیوں ناراض ہو مجھ سے۔میں نے کیا کیا ہے؟"اسنے بے بسی سے کہا۔"

تم اور تمہارے دوست نے مل کر جو کیا ہے وہی کافی ہے۔تم الگ سے پلیز کچھ مت "
کرو۔"اسنے تابش کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔تابش کی تیوری چڑھی۔

کونسے دوست نے اور کیا کیا ہے؟"خود پر ضبط کرتے دانت پیس کر کہا۔"

اتنے تم بھولے ہو نہیں تابش۔جو تمہیں میری باتیں سمجھ نہیں آرہی۔"جواباً زارا نے بھی دانت پیس کر جواب دیا۔

تم مجھ سے صاف صاف بات کرو۔"تابش نے سنجیدگی سے کہا۔"

ساحل کی بات کر رہی ہوں۔اسی کی وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔سب کچھ اسی کا کیا دھرا ہے اور تم نے بھی اسکا ساتھ دیا ہے۔۔۔"وہ بولے جا رہی تھی جب تابش دھاڑا۔

شٹ اپ۔!! کس چیز میں ساتھ دیا ہے میں نے اسکا۔اور ساحل نے کیا کیا ہے۔تمہارا" ایکسیڈنٹ کیا اسے کروایا ہے؟"وہ بلند آواز میں کہہ رہا تھا۔

ہاں۔اسی کی گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہوا ہے میرا۔اور مجھے پوری امید ہے کہ وہ وہاں سے دم" دبا کے بھاگ گیا ہو گا۔"اسنے چلا کر کہا۔کیونکہ جب وہ زمین پر گر رہی تھی تب اس نے ساحل کو گاڑی کی کھڑکی سے جھانکتے دیکھ لیا تھا۔

تابش اسکے انکشاف پر دنگ رہ گیا۔اتنی بڑی بات تو وہ جھوٹ نہیں بول سکتی تھی۔ مطلب۔۔۔ساحل۔۔

www.novelsclubb.com

کیسے ہوا تھا یہ سب؟"اسنے تفصیل جاننی چاہی۔"

یہ تم اپنے دوست سے پوچھنا۔ بلکہ ایک کام کرو ابھی کال کرو اور پوچھو اس سے۔" اسنے حکم دیا۔

تابش نے سائیڈ پر پڑا موبائل اٹھایا اور ساحل کو کال ملائی۔

ساحل نے دوسری بیل پہ ہی کال اٹھالی۔ زارا نے اسے اسپیکر پر رکھنے کا اشارہ دیا۔

کہاں ہے تو؟" تابش نے پہلا سوال کیا۔"

گھر پر ہوں۔" ساحل کی دھیمی آواز سنائی دی۔"

زارا کے ساتھ کوئی بات ہوئی تھی کیا تیری۔" دوسرا سوال کیا۔"

"دیکھ تابش میں تجھے سب بتاتا ہوں پلیز تو۔۔"

میں پوچھ رہا ہوں کیا ہوا تھا ساحل؟"تابش نے اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔"

میں بتاتا ہوں۔پہلے یہ بتا زارا ٹھیک ہے؟"ساحل نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔"

زندہ بچ گئی ہوں منحوس انسان۔ورنہ تم نے مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔""
زارا درمیان میں بول اٹھی۔

www.novelsclubb.com

تم چپ رہو زارا۔"تابش نے اسے آنکھیں دکھائی۔"

میں ڈرتی نہیں ہوں تم سے۔اور اس ساحل کی حقیقت تو میں بتاتی ہوں انکل کو۔"وہ" ایک بار شروع ہوئی تو چپ نہیں ہوئی۔

تم بول لو۔میں باہر جا کر بات کر لیتا ہوں۔"تابش اٹھ کھڑا ہوا۔"

دفع ہو جاؤ۔"زارا نے اسے دروازہ دکھایا۔"

تابش باہر نکل آیا اور ساحل اسے پوری کہانی شروع سے آخر تک بتا رہا تھا کہ کسطرح زارا اسکے گھر آئی تھی اور آگے بھی سب کچھ۔

جیسے جیسے تابش سنتا جا رہا تھا اسکے تیور بگڑتے جا رہے تھے۔ضبط کرنے کے لئے اسنے مٹھیاں بھینچ لی۔

ساحل کو تو وہ ویسے ہی اچھی خاصی سنا چکا تھا۔آخر ساری فساد کی جڑ وہی تھا۔لیکن اسے کچھ بولنا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف تھا۔اسلئے وہ اپنا سر اسکے آگے نہیں پھوڑ سکتا تھا کیونکہ جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔۔

اب اسے بہت سے سوال تھے جسکا جواب اسے زارا سے لینا تھا۔

اسی غرض سے وہ روم میں آیا لیکن وہ سو چکی تھی تو وہ وہیں بیٹھ کر اسکے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا۔

عائمہ اور عارش ابھی ابھی ہاسپٹل سے گھر پہنچے تھے۔اور گھر پر سلطانہ بیگم (عائمہ کی امی) کو اتنی صبح صبح دیکھ کر وہ دونوں حیران ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

آ گئے بچے۔"نازیہ بیگم نے ان دونوں کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ کر سلطانہ بیگم کو انکی" طرف متوجہ کیا۔

السلام علیکم۔"دونوں نے بیک وقت سلام کیا۔"

وعلیکم السلام۔کیسی ہے اب زارا کی طبیعت؟"سلطانہ بیگم نے ان دونوں سے پوچھا۔"

جی الحمدللہ۔بہتر ہے اب۔"عارش نے جواب دیا۔"

www.novelsclubb.com

تم لوگ فریش ہو کر نیچے آ جاؤ۔پہلے ناشتہ کر لو پھر آرام کر لینا۔"نازیہ بیگم نے ان" دونوں کو حکمیہ انداز میں کہا۔

میں آرام نہیں کروں گا۔کچھ ضروری پیپر ورک کرنا ہے اسلئے باہر جانا ہے۔"اسنے اطلاع دی۔

"چلو ٹھیک ہے۔"

عارش نے قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھائے ہی تھے جب اسکا فون بجنے لگا۔وہ بات کرنے کے لئے باہر لان کی جانب بڑھ گیا۔

میں کچن کا کام دیکھ لوں۔"نازیہ بیگم نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

بھابی آپ بیٹھیں۔عائمہ دیکھ لے گی۔"سلطانہ بیگم نے یہ کہہ کر عائمہ کو آنکھیں " دکھائی۔

جی آنٹی۔میں دیکھ لیتی ہوں۔"یہ کہہ کر عائمہ اٹھنے لگی جب انہوں نے اسے روکا۔"

وہ پہلے ہی تھکی ہوئی آئی ہے۔اتنی بھی ظالم ساس نہیں ہوں میں۔"انہوں نے عائمہ کی" شرمندگی دور کرنے کے لئے شرارتی لہجے میں کہا۔

عائمہ فقط مسکرا کر رہ گئی۔

آپ ماں بیٹی بیٹھ کر باتیں کرو۔میں بس تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔"یہ کہہ کر وہ وہاں" سے کچن کی جانب چل دیں۔

www.novelsclubb.com

اتنی صبح صبح آئیں آپ۔خیریت ہے ناسب؟"عائمہ نے پہلا سوال ہی یہ کیا۔"

ہاں بس تم سے ملنے آئی تھی۔اور وہ بتانا تھا کہ۔۔"وہ کچھ بتانا چاہ رہی تھیں پھر رک گئیں۔"

کیا بتانا تھا؟"عائمہ نے سوال کیا۔"

یہی کہ یہ تمہارا سسرال ہے۔ تھوڑے ہاتھ پیر چلا لیا کرو۔ تمہاری ساس کچن میں جاتی اچھی لگتی ہیں کیا۔"

آنٹی نہیں جانے دیتیں تو میں کیا کر سکتی ہوں۔"معصومیت سے کہا۔"

آنٹی کچن میں نہیں جانے دیتیں۔روم میں تو جانے دیتیں ہے نا۔"انہوں سے اسی پر چڑھائی کی۔"

کیا مطلب؟"وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔"

عارش کو باہر جانا ہے ابھی۔جا کر اسکی تیاری میں مدد کراؤ۔کپڑے استری کر کے دو۔یہ "
"سب کام تو تمہارے ہیں نا۔

وہ کپڑے آنٹی استری کرتی ہیں انکے۔کسی اور سے نہیں کراتے وہ۔"اسنے نیا مسئلہ بتایا۔"

تم کرو گی تو تمہیں کہے گا نا۔جاؤ شاباش۔"پھر انہوں نے اسے بھیج کر ہی دم لیا۔ "

عائمہ کو بھی جانا ہی پڑا۔کیونکہ وہ اپنی ماں سے بحث کرنے میں نہیں جیت سکتی تھی۔

اسنے روم میں جانے کے بعد سب سے پہلے اپنے کپڑے نکالے۔ پھر عارش کی وارڈراب کی طرف بڑھی۔اب اسے کیا پتا تھا کہ وہ کب کیا پہنتا ہے۔

عجیب مصیبت آئی ہوئی ہے۔"وہ بڑبڑائی۔"

عارش دروازہ کھول کر روم میں داخل ہوا لیکن روم خالی تھا۔اپنے کپڑے نکالنے کی غرض سے وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا اور وہاں کا منظر دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں پر شبہ ہونے لگا۔

اسکے آدھے سے زیادہ کپڑے زمین کی زینت بنے ہوئے تھے اور وہ خود وارڈراب میں سر دئے ہوئے تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا کر رہی ہیں آپ؟"عارش نے اسے کہا۔"

عائمہ اچانک سے اسکی آواز سن کر چونکی لیکن پھر مطمئن ہوئی۔

آپ اپنے کپڑے بتادیں۔ کونسے استری کرنا ہے۔" وہ سر باہر کو نکالتے ہوئے بولی۔"

ہاں نکال دیتا ہوں۔ لیکن آپ اسکا کیا کریں گی۔" وہ اسکی طرف بڑھتے ہوئے کہنے لگا۔"

کیا کروں گی مطلب۔ استری کرنا ہے آپ کے کپڑے۔" اسنے گھور کر کہا۔"

www.novelsclubb.com

آپ کریں گی؟" وہ حیران ہوا۔"

نہیں کر سکتی کیا؟" اسنے اسی کے انداز میں جواب دیا۔"

کر سکتی ہیں لیکن۔۔"وہ اس سے محبت کرتا تھا اور جب جب وہ اسکی طرف قدم بڑھاتی" وہ ایسے ہی حیران ہوتا۔

آپ کپڑے نکال دیں پلیز۔"اسنے درمیان میں ہی اسکی بات کاٹی۔"

وہ پیچھے کی طرف ہوئی تو عارش نے آگے بڑھ کر کپڑے نکالے اور اسکے ہاتھ میں دئے۔

وہ کپڑے پکڑ کر استری کرنے کے لئے ٹیبل کی جانب بڑھی تو وہ بھی اسکے پیچھے آیا۔اسے بے حد خوشی محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ویسے آپ جانتی ہیں نا مجھے ماما کے علاوہ کسی کے استری کئے کپڑے پسند نہیں آتے۔"وہ" سینے پہ بازو لپیٹے وہیں کھڑا ہو گیا۔

جی جانتی ہوں۔"وہ مصروف انداز میں بول رہی تھی اور وہ دلچسپی سے وہ منظر دیکھ رہا تھا۔

تو پھر آپکو یقین ہے کہ آپکے استری کئے کپڑے مجھے پسند آئیں گے؟"وہ اسکی رائے لے رہا تھا۔

کر رہی ہوں۔ناپسند آئے تو خود کر لیجئے گا لیکن آنٹی سے مت کروایئے گا۔"وہ تنک کر بولی۔

www.novelsclubb.com

عارش اسکی بات پر ہنسا۔کیا لڑکی تھی یہ اور کیا خود پسندی تھی اسکی۔اتنی دیر میں اسکے کپڑے استری ہو چکے تھے۔

لیں ہو گیا ہے۔"اسنے کپڑے عارش کی طرف بڑھائے۔"

عارش نے ہاتھ بڑھا کر کپڑے تھامے۔

کپڑے لینے کے بعد بھی وہ وہیں کھڑا رہا۔عائمہ جواب اپنے کپڑے استری کر رہی تھی سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

کیا ہوا؟"اسنے عارش سے سوال کیا۔"

وہ میں کہہ رہا تھا کہ کپڑے بہت اچھے استری ہوئے ہیں اور۔۔۔"آنکھوں میں چمک" لئے مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اور۔۔؟"عائمہ نے پوچھا۔"

عارش قدم بڑھا کر اسکے اور نزدیک ہوا اور ہلکا سا اسکی طرف جھکا۔عائمہ اسکے عمل پر مجسمہ کی طرح ایک جگہ ٹک کر کھڑی ہو گئی اور ڈر سے آنکھیں بند کر لی۔

مجھے اپنے انتخاب پر فخر ہے۔"عارش نے اسکے کان کے قریب ہو کر کہا اور لمبے لمبے" ڈگ بھرتا وہاں سے باہر نکل گیا۔

عائمہ اسکی پشت تکتی وہ گئی۔اسکی آواز اب تک اسکے کانوں میں گونج رہی تھی۔

عارش اور عائمہ ناشتے کی ٹیبل پر پہنچے تو سلطانہ بیگم اور نازیہ بیگم پہلے ہی وہاں موجود تھیں۔وہ دونوں ایک دوسرے کے ہم قدم چلتے ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئے۔

ناشتہ کے دوران نازیہ بیگم نے بات شروع کی۔

بھابھی عائمہ کو گھر لے جانے کے لئے آئی ہیں۔عارش تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے"
"نا۔

نہیں مجھے کیوں اعتراض ہو گا۔عائمہ جب جانا چاہیں جا سکتی ہیں۔"اسنے آخری بات"
عائمہ کو دیکھتے ہوئے کہی۔

ٹھیک ہے، شام تک عائمہ کی واپسی ہو گی۔تم جا کر لے آنا۔"نازیہ بیگم نے اسے آگاہ"
کیا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ عائمہ تو اب تک یہی سوچ رہی تھی کہ یہ سب اچانک پلان کب بنا۔اسے تو خبر بھی
نہیں ہوئی کہ اسے گھر جانا تھا۔

خیر گھر جانے کی خبر سنتے ہی خوشی میں اس سے اور کچھ سوچا ہی نہیں گیا۔

وہ خوشی خوشی گھر تو آگئی تھی مگر یہاں آنے کے بعد اسے جو اطلاع ملی تھی وہ سن کر وہ یک دم اداس ہو گئی تھی۔ وہ لوگ اچانک کسی کام کے سلسلے میں گاؤں جا رہے تھے۔ عائمہ کو گاؤں گھومنے کا بہت شوق تھا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ نہیں جا رہی تھی۔

"امی آپ ایک بار تو پوچھنا تھا۔ آنٹی ضرور جانے دیتیں۔" عائمہ اپنی امی کے آگے پیچھے گھومتے کہہ رہی تھی جو مسلسل کاموں میں لگی ہوئی تھیں۔

"عائمہ ذرا دماغ سے کام لو۔ کل ہی تمہارا ولیمہ ہوا ہے اور آج میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں۔ اور ہم کب تک واپس آئیں یہ ابھی کہا بھی نہیں جا سکتا تو ہم تمہیں کیسے لے جائیں۔" وہ اسے مسلسل وضاحتیں دے رہی تھیں کہ وہ انکے ساتھ نہیں جا سکتی۔

www.novelsclubb.com

امی پلیز آپی کو بھی لے چلیں۔آپی کے بغیر تو میں بالکل بور ہو جاؤں گی۔"اس مرتبہ" عائفہ نے سفارش کی۔

جبکہ عائمہ نے چپ سادھ لی تھی اور ان لوگوں کو تیاریاں کرتے دیکھ رہی تھی۔

کیا ہو گیا ہے بھئی۔دونوں بیٹیوں کا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟"توقیر صاحب کمرہ میں" داخل ہوتے دونوں بہنوں کا منہ دیکھتے ہوئے کہنے لگے۔

بابا آپی نہیں جا رہیں۔"عائفہ نے اداسی سے کہا۔"

www.novelsclubb.com

"بیٹا آپی کیسے جا سکتی ہیں۔اب آپی کا گھر۔۔۔"

اسکی سسکیاں سن کر کمرے میں موجود تینوں لوگ حیرانی سے اسکی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے پہلے وہ آگے کچھ کہتے عائمہ بھاگتے ہوئے کمرہ سے نکل گئی۔

وہ لوگ بھی اداس تھے کہ وہ پہلی دفعہ عائمہ کے بغیر جا رہے تھے۔ لیکن اب تو ان لوگوں کو عادت ڈال لینی تھی اسکے بغیر رہنے کی۔ لیکن عائفہ عمر میں عائمہ سے کافی چھوٹی تھی اور اسے ان سب باتوں کی اتنی سمجھ بھی نہیں تھی۔

جیسے تیسے انہوں نے عائمہ کو سمجھا بجھا کر عارش کے ساتھ واپس گھر بھیج دیا۔ ورنہ اسکی ضد تھی کہ وہ ان لوگوں کو اسٹیشن تک چھوڑنے آئے گی۔

---

www.novelsclubb.com

کوئی مسئلہ ہے کیا؟" عارش ڈرائیونگ کرتے پوچھ رہا تھا۔"

عائمہ چہرے سے ہی اداس دکھائی دے رہی تھی اسلئے عارش نے پوچھ ہی لیا۔ وہ اب بھی کھڑکی سے باہر دیکھتی کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔

عائمہ آپ سے پوچھ رہا ہوں۔"اسنے دوبارہ سے اس سے پوچھنے کی کوشش کی۔"

عائمہ اپنے نام پر چونکی اور عارش کی طرف متوجہ ہوئی۔

کیا ہوا؟"اسنے غائب دماغی سے عارش کی طرف دیکھا۔"

وہی تو پوچھ رہا ہوں۔کوئی مسئلہ ہے کیا؟"عارش نے اسے دیکھ کر پوچھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

نہیں تو۔کچھ نہیں ہوا۔"عائمہ نے گڑبڑا کر عارش پر سے نظریں ہٹائی اور سامنے کی طرف دیکھنے لگی۔

تھوڑے وقفے تک عارش کچھ نہیں بولا۔ سڑک پر ایک جگہ ٹریفک کی وجہ سے رکنے کے بعد اسنے دوبارہ پوچھا۔

"اداس کیوں ہیں پھر؟"

نہیں۔اداس تو نہیں ہوں۔"اسنے انگلیاں چٹخاتے ہوئے کہا۔"

اوہ۔تو اب آپ جھوٹ بھی بولنے لگی ہیں۔"عارش نے گہری سانس کھینچتے ہوئے اس پر" طنز کیا۔

www.novelsclubb.com

میں کیوں جھوٹ بولوں گی؟"اسنے الٹا اسی سے سوال کیا۔"

اور آپ جھوٹ کیوں نہیں بولیں گی؟"اسنے بھی چڑھائی کی۔"

کیونکہ میں جھوٹ نہیں بولتی۔"اسنے عجیب سرد تاثر دیا۔"

توسچ ہی کہہ دیں۔"اسنے بھی فوراً جواب دیا۔"

عائمہ اس کو دیکھ کر رہ گئی،اتنا ضدی انسان!! مطلب وہ اب پیچھے نہیں ہٹے گا۔بات منوا کر ہی دم لے گا۔

وہ امی بابا اور عائفہ کے جانے سے اداس ہوں۔ کبھی اکیلی رہی نہیں ہوں ان لوگوں کے" بغیر۔" بالآخر اسنے سچ بول ہی دیا۔عارش فاتحانہ مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

آپ اکیلی ہیں؟"وہ آج اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔یا شاید وہ اسے چپ اچھی نہیں" لگتی تھی اسلئے اسے بولنے پر اکسا رہا تھا۔

آپ کو ایک مفت مشورہ دینا چاہوں گی۔جب سامنے والا انسان نہیں بول رہا اسکا مطلب" ہے وہ آپ سے بات نہیں کرنا چاہتا۔لہٰذا آپ خاموش رہیں۔"وہ ایک سانس میں بگڑے تیور لئے بولتی چلی گئی۔

عارش جو سوچ رہا تھا وہ کوئی اچھا مشورہ دے گی۔اسکا مشورہ سن کر اسکا منہ بن گیا۔

اور جب سامنے والا انسان آپکا پسندیدہ شخص،آپکا محرم اور سب سے بڑھ کر آپکی محبت" ہو،تو آپ چاہیں گے کہ وہ بس بولتا رہے اور آپ سنتے رہیں۔"اسنے لفظ در لفظ عائمہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اسکا جواب سن کر وہ لاجواب ہو گئی۔عائمہ حیات اس بات کو جھٹلا نہیں سکتی تھی کہ عارش عمر بلوچ مقابل کو لاجواب کرنے کا ہنر رکھتا تھا۔

کھڑکی کے کانچ پر ہونے والی دستک نے ماحول کی خاموشی کو توڑا اور وہ دونوں اس طرف متوجہ ہوئے۔

عائمہ نے اپنی طرف کی کانچ نیچی کی تو دیکھا کہ ایک خوش شکل ہٹا کٹا انسان کھڑا تھا اور ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔

میڈم کچھ کھانے کے لئے دے دیں۔"اسنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا۔"

عائمہ کو اسکے بھیک مانگنے پر جھٹکا لگا کہ وہ ایک فقیر تھا۔

عارش نے جیب میں ہاتھ ڈالتے پیسے نکالنے کی کوشش کی تو وہ فقیر بھی چمکتی آنکھوں سے عارش کی طرف دیکھنے لگا۔عائمہ نے اسکی نظروں کے زاویہ میں دیکھا تو اسکے ماتھے پر بل پڑے۔

وہ حلیے سے تو کسی طریقے سے فقیر نہیں دکھائی دے رہا تھا کیونکہ وہ کافی خوش شکل اور صحت مند تھا۔

عارش نے پیسے اسکی طرف بڑھائے تو اس فقیر کی بجائے عائمہ نے جھٹ سے وہ پیسے تھام لئے۔وہ فقیر ہکا بکا رہ گیا اور اسے گھورنے لگا۔

عائمہ اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی اور ہاتھ میں موجود سو روپے کا نوٹ دیکھا۔

آپ کے پاس سو کا چھٹا ہے؟"اسنے فقیر سے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں میڈم۔ہے نا چھٹا۔"اسنے جلدی سے اپنی تھیلی میں سے دس کے کئی نوٹ نکالے۔"

کتنے چاہیئے میڈم؟"وہ عائمہ سے پوچھ رہا تھا۔اور عارش اپنی مسکراہٹ دبائے سارا" منظر دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

بھائی ماشاءاللہ سے آپکے پاس تو مجھ سے بھی زیادہ پیسے ہیں۔پہلے وہ ختم کریں پھر دوبارہ" "مانگنے نکلئے گا۔

عائمہ نے کہتے ہوئے اسے آنکھیں دکھائی۔اس وقت عارش کا جاندار قہقہہ بلند ہوا۔ فقیر بھی منہ کھولے عائمہ کو دیکھ رہا تھا۔

عائمہ نے جھٹ سے کانچ اوپر کیا اور اسی لمحے سگنل کھلا اور عارش نے گاڑی آگے کی طرف بڑھائی۔

www.novelsclubb.com

میرا غصہ بیچارے ہٹے کٹے فقیر پر نکال دیا۔چچ چچ!!"عارش مسکراہٹ دبائے اس سے" مصنوعی افسوس کرتے اسے تنگ کر رہا تھا۔

اب اسکا غصہ آپ پر نا نکل جائے۔احتیاط کیجئے۔"عائمہ نے اسے گھور کر کہا۔"

یار۔!!میں تو ڈر گیا۔"عارش نے اداکاری کی۔"

ڈرنا بھی چاہئے۔"عائمہ نے بھی بیک وقت کہا۔"

جس مان سے اسنے کہا تھا عارش ٹھٹکا۔یہی تو وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے مان دے،اس سے شکوے کرے،اس سے اپنے نخرے اٹھوائے اور اسکے تنگ کرنے پر اس پر غصہ بھی کرے۔

www.novelsclubb.com

یہی تو اس جائز اور محرم رشتے کی خوبصورتی ہوتی ہے۔

یہ روپ آپ پر جچتا ہے۔ایسے ہی رہا کریں۔"عارش نے پر جذب لہجے میں کہا۔"

یہ تعریف تھی یا خواہش!!عائمہ سمجھ نہیں پائی۔

زارا کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا،اور اسے گھر آئے ہوئے بھی ایک ہفتہ سے زیادہ ہو چکا تھا۔اس وقت وہ اپنے کمرے میں موجود کسی گہری سوچ میں گم تھی جب زوہیب اور عنیزہ کمرے میں نمودار ہوئے۔

سرپرائز۔۔!!"وہ دونوں بیک وقت چلائے تو زارا نے بیزاری سے ان دونوں کی طرف" دیکھا۔

www.novelsclubb.com

بندہ بیمار انسان کا لحاظ ہی کر لیتا ہے۔اپنے پھٹے ہوئے اسپیکر بند رکھیں۔مہربانی ہو گی۔"" ان دونوں کو اس نے رکھ کر کھری کھری سنائی۔

لو جی۔ان کے موڈ سوئنگ ہی ختم نہیں ہو رہے۔"زوہیب نے جلے پہ نمک چھڑکا۔"

کیونکہ تابش اس دن کے بعد سے زارا سے ملنے نہیں آیا تھا، نا ہی کسی اور سے ملا تھا اور یہی بات زارا کو کھٹک رہی تھی۔وہ اسے پچھلے کئی دنوں سے ڈھیروں کالز کر چکی تھی مگر جواب ندارد!!اس وجہ سے اسکا مزاج مزید چڑچڑا ہو گیا تھا۔

بھائی۔اکیلا کیوں نہیں چھوڑ دیتے آپ لوگ مجھے۔"وہ چلا اٹھی۔"

زوہیب اور عنیزہ دونوں نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔اتنا سخت رد عمل تو وہ کبھی نہیں دیتی تھی تو پھر اب ایسا کیا ہوا تھا؟

www.novelsclubb.com

کیا ہوا زارا؟طبیعت ٹھیک ہے تمہاری، نہیں ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔"زوہیب"
نے آگے بڑھ کر اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی۔

فی الحال میں تنہائی چاہتی ہوں۔اسلئے آپ لوگ جائیں یہاں سے۔"اسنے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

اچھا ریلیکس!!تم آرام کرو۔"عنیزہ یہ کہتے ہوئے زوہیب کو بازو سے گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر لے کر نکل گئی۔

ان دونوں کے جانے کے بعد زارا اوندھے منہ بیڈ پر لیٹ گئی۔اس وقت وہ کس کیفیت سے گزر رہی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔اسے برا لگ رہا تھا کہ تابش اس سے کوئی رابطہ نہیں کر رہا تھا۔اسے عادت ہو گئی تھی اس سے جھگڑنے کی،اس پر چلانے کی،اور اسی طرح کی نوک جھونک ان دونوں کے درمیان ہوتی رہتی تھی۔اور اب جب یہ سب کچھ نہیں ہو رہا تھا تو زارا کو رہ رہ کر سب باتیں یاد آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آنسو آنکھوں سے نکل کر گالوں پر بہنے لگے جب دروازے پر ہونے والی دستک نے زارا کا غصہ مزید بڑھایا۔

بندہ رو بھی نہیں سکتا یہاں پر۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے آنسو پوچتے ہوئے اٹھی اور جا کر" دروازہ کھولا۔

ابھی دروازے پر دستک دینے والے شخص کو سنانے کے لئے اسنے منہ کھولا ہی تھا جب مقابل کھڑے وجود پر نظر پڑی تو پھر وہاں سے اٹھنے سے انکاری ہوئی۔

ہتھیلیاں دروازے سے ہی چپک کر رہ گئیں۔اسکا دل کیا کہ وہ اسکے سینے سے لگ کر خوب آنسو بہائے اور اس سے پوچھے کہ اتنے دن اسنے اسے اتنی اذیت میں کیوں رکھا۔ لیکن انا آڑے آگئی اور اسکے قدم وہیں رک گئے۔

www.novelsclubb.com

تابش نے بغور اسکے عمل کو دیکھا۔ بیماری کے باعث وہ اسے تھوڑی کمزور نظر آرہی تھی یا شاید اسے ہی ایسی نظر آرہی تھی۔

وہ اسکا چہرہ تک رہا تھا کیونکہ اسکے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی جو اس نے پہلی مرتبہ دیکھی تھی۔

اسلام علیکم۔"تابش نے پہل کی۔"

وعلیکم السلام۔"زارا نے فوراً جواب دیا۔"

www.novelsclubb.com

کیسی ہو؟"اسنے قدم اندر کی طرف بڑھائے۔"

الحمدللہ!!فٹ این فائن۔"زارا نے اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔"

تابش بس اسکے عمل اور تاثرات کو دیکھ رہا تھا۔

کوئی کام تھا؟"زارا نے پوچھا۔"

نہیں بلکہ ہاں۔نیچے چلو۔"تابش نے گڑبڑا کر کہا۔"

کیوں؟"زارا نے سوال کیا۔"

چلو تو تم۔"تابش نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔"

بدتمیز انسان۔میرا ہاتھ چھوڑو۔"زارا چڑ گئی۔"

منہ بند کر کے چلو زارا۔"تابش نے اسے تنبیہ کی۔"

اسی طرح اسکا ہاتھ پکڑ کر تقریباً کھینچنے کے انداز میں تابش اسے نیچے لے کر آیا۔

وہاں احسن صاحب کے ساتھ سب موجود تھے۔

السلام علیکم انکل۔"زارا نے آگے بڑھ کر انہیں سلام کیا۔"

وعلیکم السلام بیٹا۔کیسی ہے اب طبیعت؟"انہوں نے پیار سے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

جی ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں؟"اسنے مسکراتے ہوئے پوچھا۔"

میں بھی ٹھیک ہوں۔آؤ بیٹھو۔"انہوں نے اپنے ساتھ والے صوفے کی طرف اشارہ" کرتے ہوئے کہا۔وہ انکے ساتھ جا کر بیٹھ گئی۔

اب بس آپ لوگوں کی رونق میں اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں۔"احسن صاحب زارا کی" طرف دیکھتے ہوئے وہاں موجود باقی لوگوں سے مخاطب ہوئے۔

زارا انکی بات پر چونکی۔

"کیا مطلب؟"

www.novelsclubb.com

ہم تمہاری رخصتی کرنے کا سوچ رہے ہیں۔"زوہیب نے زارا کے سوال کا جواب دیا۔" اسکی بات سن کر زارا کے ماتھے پر بل پڑے اور آنکھوں میں غصہ اتر آیا۔

لیکن ہماری بات ہوئی تھی کہ میرے پڑھائی کے بعد ہی رخصتی ہو گی۔"زارا نے تابش" کی طرف دیکھ کر پریشانی سے کہا۔

ہاں لیکن اب میں ہی چاہتا ہوں کہ رخصتی ابھی ہو جائے۔"تابش نے جس لہجے میں کہا" تھا اسکے لہجے کی سرد مہری زارا نے اچھی طرح محسوس کی تھی۔

ہاں۔ہم بھی چاہتے ہیں کہ تمہارے فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔"رضیہ بیگم نے کہا۔"

www.novelsclubb.com

لیکن میری پڑھائی اور میں ابھی۔۔"زارا نے احتجاج کرنا چاہا۔"

کوئی بات نہیں بیٹا۔عائمہ کی بھی تو شادی ہوئی ہے وہ بھی پڑھے گی آگے تم بھی پڑھ لینا۔" ظفر صاحب نے اسے تسلی دی۔

بابا آپ بھی۔!!آپ بھی ان لوگوں کی حمایت کر رہے ہیں۔"اسے جھٹکا ہی لگ گیا تھا" سب کی باتوں پر۔

نہیں میرا بچہ۔"انہوں نے اسے پچکارتے ہوئے بہلانا چاہا۔"

بس کر دیں،رہنے دیں۔جو مرضی ہے آپ لوگ کی وہی کریں آپ لوگ۔"اسنے ہاتھ" اٹھا کر انہیں روکا اور دبا دبا چلا کر سب سے کہا۔

زارا یہ کیا طریقہ ہے۔۔"تابش نے اپنے بگڑے تیور سنبھالتے ہوئے کہا۔"

تم پلیز چپ رہو۔"اسنے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا۔اور پھر اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔"

معذرت چاہتی ہوں بھائی صاحب۔وہ طبیعت کی وجہ سے تھوڑی تھوڑی چڑچڑی ہو گئی ہے۔"رضیہ بیگم نے احسن صاحب سے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

معذرت کیسی بھابھی۔آپ لوگ بچی پر بمب پھوڑیں گے تو جھٹکا تو اسے لگے گا ہی نا۔پتا نہیں ان صاحب کو کونسی جلدی ہے رخصتی کی۔"آخری بات پہ انہوں نے تابش پہ زارا الزام دھر دیا۔

www.novelsclubb.com

میں نے تو بس اپنا حق مانگا ہے بھئی۔"تابش کی بات پر سبکا قہقہہ بلند ہوا۔"

بے شرم ہی رہنا تم۔" احسن صاحب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔"

پھر ان لوگوں کی آگے شادی کی پلاننگ چل رہی تھی اور زارا اپنے تکیے میں منہ دئے آنسو بہا رہی تھی۔

اسنے اپنی شادی کو لے کے بہت سے خواب سجائے تھے اور اب اچانک ان سب کی وجہ سے اسے اپنی قسمت پر رونا آرہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اسنے عائمہ کو کال ملائی اور پھر اسے اپنا دکھڑا سنانے لگی۔

کوئی بات نہیں زارا۔ تم اس سے تحمل و سکون سے بیٹھ کر بات کرو۔ کوئی نہ کوئی وجہ" ضرور ہو گی۔" عائمہ زارا سے فون پر بات کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ارے میری جان۔!!پریشان مت ہو میں کوشش کرتی ہوں تم سے ملنے آنے کی۔"وہ" اسے دلاسہ دے رہی تھی جب عارش کمرے کے باہر آ کر رکا۔

مجھ سے تو اتنے پیار سے کبھی بات نہیں کی۔میری جان!!"وہ عائمہ کی ایکٹنگ کرتے" ہوئے بڑبڑایا۔

اپنے گھر ہوتی تو ابھی آ جاتی یار۔اب یہاں پر کیسے بولوں کہ مجھے جانا ہے۔اچھا نہیں لگتا" "نا۔

www.novelsclubb.com

اوہو۔تو میڈم بھی اپنے دکھ سنا رہی ہیں۔"عارش باہر کھڑے کھڑے ہی جل رہا تھا۔"

اچھا نا یار۔کوشش کرتی ہوں آنے کی۔"وہ اب کوفت سے کہہ رہی تھی۔"

عارش جیب سے فون نکال کر کمرے میں جانے کی بجائے واپس باہر کی طرف بڑھا۔

مبارک ہو بھائی۔ تمہارا بھی نمبر لگ ہی گیا آخر۔" عارش فون پر کہہ رہا تھا۔"

تو زارا سے بات کر کے بتادے سب سچ۔ ورنہ اسکا کوئی بھروسہ نہیں ہے وہ جذبات میں " آکر سب الٹ دے گی۔" وہ فون پر تابش کو سمجھا رہا تھا۔

میں بھی کوشش کرتا ہوں۔ ورنہ میں نہیں بتا رہا یار۔ تو سمجھ۔" وہ بے بسی سے کہہ رہا" تھا۔

"اور تکلیف نہیں دے سکتا میں۔ زارا کو بھی بولنا کہ اسے کچھ پتانا چلے۔ "

ٹھیک ہے اللہ حافظ۔"فون ہاتھ میں پکڑ کر گھماتے ہوئے وہ گھر میں داخل ہوا اور اپنے" روم میں طرف بڑھا۔

عائمہ اپنی ہتھیلی مسلتے پریشانی سے روم میں ٹہل رہی تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ شام کے اس وقت وہ کسطرح عارش سے کہے کہ اسے زارا کی طرف جانا ہے۔

ہاں۔آنٹی سے کہتی ہوں جا کر۔"خود سے بات کرتے ہوئے وہ دروازے کی طرف" بڑھی جب دروازہ سامنے سے عارش نے کھولا۔

www.novelsclubb.com

کہیں جا رہی تھیں آپ؟"عارش نے اسکے قدموں کا رخ دیکھتے ہوئے کہا۔"

ہاں باہر جا رہی تھی۔آنٹی نے بلایا تھا۔"اسنے جھوٹ بولا ورنہ سامنے والے شخص نے" سی آئی ڈی بن کر تفتیش کرنے لگ جانا تھا۔

تیار ہو جائیں۔ہم زارا کی طرف جا رہے ہیں ابھی۔"عارش نے دروازے پر اپنا سر اور" کندھا ٹکاتے ہوئے سکون سے کہا۔

اور عائمہ کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔وہ بھی تو یہی چاہ رہی تھی۔تو کیا یہ شخص اسکے دل کی ہر بات جان لیا کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے سوچا دو بیسٹ فرینڈز کو الگ نہیں کرنا چاہئے۔اسلئے ہم رات وہیں رکیں" گے۔"اسنے پھر سے اسے حیرت میں ڈالا۔

عائمہ کی حیرت ختم ہی نہیں ہو رہی تھی۔

آپ تیار رہیں۔میں ماما کو بتا کر آتا ہوں۔"اسے کچھ کہنے کا موقع دئے بغیر وہ پلٹ کر باہر کی طرف چلا گیا۔

عائمہ کی خوشی کا یہ عالم تھا کہ اس سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔وہ ایک مرتبہ پھر اسے لاجواب کر گیا تھا۔

!!تو کیا اللہ اتنی جلدی خواہشات سن لیا کرتا تھا۔

وہ چاہتی تھی کہ اللہ اسکے گناہوں کو معاف کر کے اسے ایک ایسے ہی ہمسفر سے نوازے جو اسے اسکے ماضی اور حال سمیت دل و جان سے قبول کرے۔

www.novelsclubb.com

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے محبت کرنے والا ہمسفر ملے،ماضی میں ہوئے واقعہ کے بعد دور کہیں اسکے دل میں بھی یہ خواہش تھی۔اور اللہ نے اسے اس سب سے بڑھ کر نوازا تھا۔

وہ جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔اسنے آنکھ بند کرتے ہوئے صرف ایک لفظ کہا۔

"الحمدللہ۔"

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ

(سورۃ ابراہیم:7)

اور جب تمہارے رب نے سنا دیا تھا کہ البتہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو اور زیادہ دوں)

(گا،اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔

زارا اس وقت مہندی کا جوڑا پہنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی عائمہ کا انتظار کر رہی تھی۔اور دوسری طرف عارش روم میں عائمہ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

اور عاءمہ ان دونوں سے بے خبر عمر صاحب کے کپڑے استری کر رہی تھی۔

بس پرنسس۔اب آپ جائیں ورنہ عارش کو یہاں پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی۔"انہوں" نے ہنس کر کہا۔

وہ استری کرنے میں پوری طرح مگن تھی،جب اسے عمر صاحب کی آواز سنائی دی۔

بس بابا۔تھوڑا ہی رہ گیا ہے۔"اسنے مسکراتے ہوئے کہا۔"

پہلے وہ انہیں انکل ہی کہا کرتی تھی لیکن عمر صاحب کی کافی ڈانٹ سننے اور خفگی سہنے کے بعد اسنے بالآخر بابا کہنا شروع کیا تھا۔

اور کیوں نہ وہ ان کی بات مانتی۔وہ اسے اپنی سگی بیٹی کی طرح سمجھتے اور اسی طرح محبت اور خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔اور اتنے چند دنوں میں ہی وہ انکی لاڈلی بن چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

عمر صاحب کا کام ختم کرنے کے بعد وہ زارا کے کمرے میں چلی گئی اور اسے رسم کے لئے تیار کر کے اسٹیج پر بٹھانے میں مدد کی۔اور ان سب مصروفیات میں اسے عارش یاد ہی نہیں رہا۔

کافی انتظار کرنے کے بعد وہ بالآخر عائمہ کو ڈھونڈنے کے لئے نیچے آ ہی گیا۔

اور وہ اسے عمر صاحب کے کمرے میں ان سے اور نازیہ بیگم سے اپنی تعریفیں سمیٹتی ہوئی ملی۔اس منظر کو دیکھنے کے بعد اسکی آنکھوں میں حیرت اور پھر خفگی امڈ آئی۔

بہو کے پیار میں آپ لوگ ایسے اندھے ہوئے ہیں کہ اکلوتا بیٹا نظر ہی نہیں آتا آپ" لوگوں کو۔"کمرے کے دروازے سے ٹیک لگائے دونوں بازو سینے پہ باندھتے ہوئے اس نے طعنہ مارا۔

www.novelsclubb.com

تینوں نفوس چونک کر پلٹے اور اسے دیکھ کر ہنس پڑے۔

عارش کی سمجھ میں نہیں آیا کہ اس میں ہنسنے والی کیا بات تھی۔ پھر پلک جھپکتے اس نے اپنا انداز بدلا۔

آپ کو میں نے کتنی دیر پہلے بلایا تھا عائمہ کمرے میں؟" اسنے روکھے اور غصیلے انداز میں" کہا۔

عائمہ اس کے انداز پر چونک گئی۔

نازیہ بیگم اور عمر صاحب بھی اسکے انداز پہ ٹھٹھکے تھے۔

وہ میں بابا اور زارا۔۔" ابھی وہ وضاحت کر ہی رہی تھی جب عارش نے اسکی بات کاٹی۔"

بابا۔۔زارا۔۔اور میں کہاں ہوں ان سب کے بیچ میں؟" اسنے اپنے اندر کی بھڑاس" نکالی۔

یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا عارش؟"عمر صاحب فوری رد عمل دیا۔"

بابا پلیز۔یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔"اسنے ہاتھ اٹھا کر انہیں روکا۔"

آپ آئیں میرے ساتھ۔"اسنے عائمہ کا ہاتھ پکڑ کر تقریباً کھینچنے والے انداز میں کمرے سے باہر لے گیا۔

نازیہ بیگم اور عمر صاحب ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

وہ عائمہ کا ہاتھ پکڑے کمرے کی طرف لے جا رہا تھا جب زارا جو مہندی لگوا رہی تھی اس نے عائمہ کو آواز دی۔

"عائمہ یہاں آؤ۔"

عائمہ نے گردن موڑ کر عارش کی طرف دیکھا لیکن وہاں بلا کی سرد مہری تھی۔عارش کا یہ روپ عائمہ کے لئے نیا تھا۔اسکی سمجھ کے باہر تھا کہ وہ یہ سب کیسے سنبھالے کیونکہ آج سے پہلے ایسی صورت حال کا سامنا نہیں ہوا تھا۔

اوپر کمرے میں کچھ کام ہے۔میں آتی ہوں تھوڑی دیر میں۔"اسنے ہلکی سی آواز بلند کر کے کہا۔

گڈ۔!!"عارش نے سرگوشی کی۔"

عائمہ اسکی حرکت پر لب بھینچ کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں پہنچنے کے بعد اسنے عائمہ کا ہاتھ چھوڑا اور اس سے کہا۔

آپ تیار کیوں نہیں ہوئیں اب تک۔۔اور کتنی دیر سے آپکو بلوایا ہے۔۔کہاں" تھیں۔۔؟"اسنے بھنویں اچکا کر کہا۔

بس تیار ہونے لگی ہوں۔وہ کام ہی اتنا تھا اور پھر بابا نے بلوالیا تھا۔"اسنے ہلکی آواز میں" وضاحت کی۔

آپ کے پاس سب کے لئے وقت ہوتا ہے سوائے میرے۔"عارش نے ناراضی سے" کہا۔

www.novelsclubb.com

عارش۔۔!!"اسنے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔"

اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔

آجائیں۔"عارش نے گردن اٹھا کر کہا۔"

تبھی ایک لڑکی ہاتھ میں مہندی کی کون لئے کمرے میں داخل ہوا۔

بھائی کسے لگانی تھی مہندی؟"وہ عارش سے مخاطب ہوئی۔"

میری بیوی کو۔"اسنے آنکھ سے عائمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"

اسکی بات پہ عائمہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

عارش میں مہندی نہیں لگا سکتی۔"اسنے اعتراض کیا۔"

عائمہ اس وقت میں بحث کرنے کے موڈ میں بالکل نہیں ہوں۔پلیز..!!"اسنے" کرخت آواز میں کہا۔

آپ شروع کریں لگانا۔"وہ مہندی والی لڑکی سے مخاطب ہوا۔"

عائمہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن عارش کے رویے نے اسے روک دیا تھا۔عارش نے عائمہ کو بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔عائمہ ناچاہتے ہوئے بھی بیڈ پر بیٹھ گئی۔مہندی والی لڑکی نے اسے مہندی لگانا شروع کر دیا۔

عارش پاس ہی صوفے پر بیٹھے عائمہ کو تکنے لگا۔

www.novelsclubb.com

پانچ منٹ گزرنے کے بعد ہی اسے جلن محسوس ہونے لگی لیکن وہ ضبط کرتی رہی۔

عارش اپنی ہی دھن میں مہندی کو دیکھ رہا تھا اسلیے اس نے عائمہ کے تاثرات پہ غور ہی نہیں کیا۔

پھر اسنے وہاں بیٹھنا مناسب نہیں سمجھا تو وہاں سے نکل کر بالکونی میں چلا آیا۔عائمہ نے اسے جاتے دیکھ کر ہی مہندی والی کو روکنا چاہا لیکن اسی وقت اس نے وہاں سے آواز لگائی۔

"پوری مہندی ختم کر کے ہی اٹھیے گا عائمہ۔"

عائمہ کی تو جان پر بن کر آئی تھی۔یہ جلن اسکی برداشت کے باہر تھی۔وہاں بیٹھنا اس سے محال ہو گیا تھا۔اسنے مہندی والی کو جھٹک دیا۔

مہندی والی ہکا بکا رہ گئی اسکی حرکت پہ۔

www.novelsclubb.com

بھابھی کیا ہوا.؟"اسنے حیرانی سے پوچھا۔"

آپ پلیز جائیں یہاں سے۔"عائمہ نے تقریباً چلاتے ہوئے کہا۔"

عارش عائمہ کی آواز سن کر بالکونی سے کمرے میں آیا۔

کیا ہوا عائمہ۔آپ اسطرح کیوں چیخ رہی ہیں۔"عارش بھی کافی حیران ہوا تھا۔"

یہ شاید مہندی نہیں لگوانا چاہتیں۔"مہندی والی لڑکی نے عارش سے کہا۔چند لمحوں میں" ہی عارش کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی۔

ٹھیک ہے آپ باہر جائیں۔"وہ مہندی والی سے مخاطب تھا۔اسکے جانے کے بعد ہی وہ" عائمہ پر پھٹ پڑا۔

www.novelsclubb.com

آپ کو مجھے اذیت دے کر سکون ملتا ہے کیا عائمہ؟کیا آپ کبھی مجھے خوش نہیں دیکھ" سکتیں؟"وہ اذیت و تکلیف بھری آواز میں چیخ رہا تھا۔

عارش آپ میری بات کیوں نہیں سن لیتے ؟میں مہندی نہیں لگا سکتی کیونکہ.."اس نے" اپنی صفائی دینا ضروری سمجھا کیونکہ وہ اپنے خلاف اسکے الزامات کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

بس عائمہ بس..!!آپ کے پاس ہر چیز کا جواب ہوتا ہے۔ہر چیز کی صفائی دینے ہمیشہ" تیار رہتی ہیں آپ۔ہر مرتبہ آپ مجھے غلط ثابت کرتی ہیں۔"اسکی آواز اور بلند ہوتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسکے اس انداز پر عائمہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھی۔کیوں وہی شخص آپکو تکلیف دینا شروع کرتا ہے جس سے آپ سب سے زیادہ امید لگائے ہوتے ہیں کہ وہ کبھی آپکو دکھ نہیں پہنچا سکتا۔۔!!لیکن چند لمحے لگتے ہیں اور ساری امیدیں ٹوٹ جاتی ہیں۔اور جب کسی

شخص سے وابستہ امید ٹوٹتی ہے تب سب سے زیادہ اذیت ہوتی ہے۔اتنی کہ وہ آپکی برداشت سے باہر ہو جاتی ہے۔

اس وقت عائمہ کا بھی یہی حال تھا،اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ عارش جو اس پر جان چھڑکتا تھا وہ شخص آج اسے قصوروار ٹھہرا رہا ہے۔

"آپ کو میری پرواہ ہی نہیں ہے۔آپ میری خوشیوں کی قاتل بنتی جا رہی ہیں۔۔۔!!" یہ !!اس نے آخری وار کیا اور پل بھر میں عائمہ کے احساسات کی دھجیاں بکھیر گیا۔۔

"صحیح کہہ رہے ہیں آپ۔میں ہی آپکی خوشیوں کی قاتل ہوں۔لیکن اس مرتبہ بھی قصوروار آپ ہی ہیں۔" عائمہ پوری قوت لگا کر اس سے کہہ رہی تھی کیونکہ اذیت اتنی تھی کہ الفاظ زبان سے نکلنے سے انکاری تھے۔

www.novelsclubb.com

میں قصوروار ہوں عائمہ..میں..!!"عارش انگلی اپنے سینے پر رکھے بے یقینی سے سوال" کر رہا تھا۔

ہاں آپ۔!!میں نے آپکو پہلے ہی وارن کیا تھا کہ میں آپکو کوئی خوشی نہیں دے سکتی،" پہلے ہی کہا تھا کہ صرف تکلیف ہی تکلیف ہو گی۔لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی تو اس میں میرا کیا قصور؟"وہ آنسو پینے کی بھرپور کوشش کرتے اس پر پھٹ پڑی تھی۔

عارش ہکا بکا اسے دیکھتا رہ گیا۔اس نے سنا تھا کہ محبوب ظالم ہوتا ہے لیکن اس قدر ہوتا ہے..!!یہ بات نہیں جانتا تھا وہ۔

www.novelsclubb.com

وہ بے بسی سے اسے تکتا رہ گیا۔وہ لاجواب ہو گیا تھا کیونکہ وہ سچ کہتی تھی کہ قصور اسکا اپنا تھا۔وہ اس سے محبت کر بیٹھا تھا اور یہی اسکا سب سے بڑا قصور تھا۔

وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے الٹے پاؤں کمرے سے نکل آیا۔

عائمہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔لوگ سچ ہی کہتے ہیں کہ امیدیں لگانا ہی نہیں چاہیئے۔اس نے بھی عارش سے امیدیں لگانا شروع کر دی تھی اور اب وہ ساری امیدیں توڑ کر وہاں سے جا چکا تھا۔

دونوں ایک دوسرے سے بد گمان ہو رہے تھے۔غلط فہمی ہی غلط فہمی تھی جو ان دونوں کے رشتے کو کمزور کر رہی تھی۔

آنسو پونچھتے اپنا حلیہ ٹھیک کرتے وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔

---

www.novelsclubb.com

تابش اس وقت بہانے سے چھپتے چھپاتے زارا کے گھر پہنچا ہوا تھا۔ زارا رسم ہونے اور مہندی لگانے کے بعد اپنے روم میں آنکھیں موندے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جب دروازے پر ہونے والی دستخط نے نیند میں خلل ڈالا۔

تھکان اتنی تھی کہ اٹھنا محال ہو گیا تھا۔ پھر بھی آنکھیں مسلتے اسنے اٹھ کر دروازہ کھولا، اور سامنے ہی وہ کھڑا تھا۔

میں نے ڈسٹرب کر دیا کیا؟" اسنے اسکی نیند سے بھری آنکھیں دیکھ کر کہا۔"

تو وہ لمحہ آ ہی گیا تھا جب وہ اسکے سامنے کھڑا تھا۔ وہ دیوانہ وار اسے تکے جا رہی تھی۔ جیسے وہ مدتوں کی جدائی کے بعد ملے تھے۔ سارے گلے شکوے جیسے پل بھر میں غائب ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

میں نے سچ میں ڈسٹرب کر دیا ہے لگتا.." وہ اسکی نظروں سے بچاؤ کے لئے دوبارہ بولا" تھا۔

ہاں!! تم نے میری زندگی میں آکر میری زندگی ہی ڈسٹرب کر دی ہے۔"اسنے سارے" لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے کہا۔

تابس اسکی شکل دیکھ کر رہ گیا۔یہ لڑکی ذرا جو اسکا لحاظ کر لے۔وہ یہ بات جان گیا تھا کہ وہ اس سے بے عزتی کروانے ہی اس دنیا میں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب کچھ بولو گے بھی منہ سے یا نہیں.؟"زارا نے اسکی خاموشی کا جواب بدلحاظی سے دیا۔"

جواباً تابش نے نرمی سے اسکا ہاتھ پکڑا اور دروازہ بند کرتے ہوئے کمرے کے اندر اسے ساتھ لئے داخل ہوا۔ وہ اسکا ہاتھ جھٹکنا چاہتی تھی لیکن یہ اسکے اختیار کے باہر ہو گیا تھا۔ وہ چپ چاپ اسکے ساتھ چلی آئی۔

اندر آ کر اسے صوفے پہ بٹھائے وہ خود گھٹنے کے بل اسکے قدموں میں بیٹھ گیا۔ زارا اسکی حرکت پر دم بخود رہ گئی۔

تابش نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا اور کہنا شروع کیا۔

"تمہیں جو شکایت، جو گلے شکوے ہیں وہ تم مجھ سے کرو۔ ناراضگی کا اظہار جس طرح سے کرنا چاہتی ہو کرو، تمہیں پوری آزادی ہے لیکن پھر میری طرف کی کہانی بھی تحمل سے سنو۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہنے کی دیر تھی کہ زارا کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔اسنے اس وقت کا شدت سے انتظار کیا تھا جب وہ اپنے سارے سوالات کے جواب چاہتی تھی۔

"!!..تم نے ایسا کیوں کیا؟ مطلب اچانک رخصتی اور وہ بھی مجھ سے مشورہ کئے بغیر"

دوسرا سوال؟ تم سارے سوال ایک ساتھ کر لو۔میں سارے جواب ایک ساتھ دوں گا۔"تابش نے لمحے کی تاخیر کئے بغیر کہا۔

تم نے مجھ سے ساحل والی بات کیوں چھپائی تھی؟ وہ میری جان سے پیاری دوست کا کتنا بڑا نقصان کرنے جا رہا تھا۔میں اسلیے تم سے ناراض تھی..!!"وہ اسے الزام دے رہی تھی۔

تم مجھ سے ملنے نہیں آئے ایک مرتبہ بھی۔ میں تمہارا انتظار کرتی رہی۔" اسنے بے حد" خفگی سے کہا۔

تابش اسکی اداکاری سے متاثر ہوا تھا۔

تم مجھے اپنی عادت ڈلوا کر، اپنا اسیر بنا کر خود نا جانے کہاں غائب ہو گئے تھے۔" اسنے اس" مرتبہ نظریں نیچے کرتے ہوئے کہا تھا۔

تابش کو بے اختیار اس پر ترس آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اوہ..!! انٹرسٹنگ۔ آپ نے اتنی زحمت اٹھائی وہ بھی میرے لئے۔" تابش نے اسکا" مزاق اڑایا کیونکہ وہ روتے ہوئے اسے بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔ وہ ہمیشہ اسے ہنستا دیکھنے کا خواہشمند تھا۔

تمہیں عزت راس ہی نہیں آتی تابش." اسنے اسکے کندھے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔"

اچھا اچھا سوری.!! میں وضاحت کر رہا ہوں۔"اسنے ہنستے ہوئے کہا۔"

بولو بھی اب۔"زارا نے اسے گھورا۔"

یار اوپر بیٹھنے کا تو کہہ دو۔"تابش نے منہ بسورے کہا۔"

زارا کو بے اختیار ہنسی آئی لیکن وہ ضبط کر گئی۔

www.novelsclubb.com

"یہیں بیٹھ کر بولنا ہے تو بولو ورنہ یہاں سے چلتے بنو۔"

تھوڑے نخرے دکھانا تو بنتا تھا۔

اوکے زی جان۔ جیسا آپ چاہیں۔"اسنے معصوم شکل بنا کر تابعداری سے کہا۔زارا" دانت پیس کر رہ گئی۔

اس دن جب مجھے ہاسپٹل میں پتا چلا تھا کہ تمہارا ایکسیڈینٹ ساحل کی گاڑی سے ہوا تھا،" "اسکے بعد میں اور عارش ساحل کے پاس گئے تھے۔

(ماضی)

www.novelsclubb.com

تابش بے حد غصے میں گاڑی سے اتر کر ساحل کے گھر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

تابش یار..!! آرام سے چل."عارش تیزی سے اسکے پیچھے آتے کہہ رہا تھا۔لیکن تابش" نے بغیر سنے، بغیر دیکھے سیدھا گھر کے اندر جا کر ہی دم لیا۔

ساحل باہر نکل." وہ ضبط سے چلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔"

تابش آرام سے یار۔" عارش اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔"

ساحل اسکی آواز سن کر کمرے سے باہر نکلا اور تابش کو غصے میں دیکھ کر ایک لمحے کے لئے وہ ڈر گیا لیکن پھر اسکے اندر کی حسد اور بدلے کی آگ تھی جو اسے نڈر بننے پر مجبور کر گئی۔ وہ سیڑھیاں اترتے نیچے آیا اور آکر تابش کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

تو لے آئی زارا کی محبت تمہیں میری چوکھٹ پر۔" وہ طنزیہ ہنسی ہنسا۔"

تم چاہتے کیا ہو عائمہ سے؟" اسکے اس سوال پر عارش کے سر پر بمب پھوٹا۔"

اسنے نا سمجھی سے تابش کی طرف دیکھا جیسے جاننا چاہ رہا ہو کہ اس بات کا کیا مطلب ہے؟

تم بس دیکھتے جاؤ۔ تمہیں بھی تمہارے دشمن سے واقف کرانا ضروری تھا۔ میرا دشمن تو" خیر میرا اپنا ہی دوست نکلا۔" اسنے عارش کے سوال کا جواب دیا۔

کچھ نہیں۔ بس عارش اسے طلاق دے دے اور میں اسے اپنا لوں۔" اسکے لہجے میں بلا کا اطمینان تھا۔

اسکی بات پر عارش آنکھ پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو۔ اسی لمحے وہ بجلی کی رفتار سے آگے بڑھا اور ساحل کا کالر دبوچ لیا۔

www.novelsclubb.com

تیری ہمت کیسے ہوئی اتنی گھٹیا بات کرنے کی۔" وہ مکا ساحل کے منہ پر مارتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

جواباً ساحل نے بھی ایک مکا اسکے پیٹ پر مارا۔

پہلے اپنی بیوی کا کردار دیکھ پھر دوسروں پر انگلی اٹھانا۔"اسنے نخوست سے اپنا کالر عارش" کے ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے کہا۔

میری بیوی اور میری بیوی کا کردار میرا مسئلہ ہے، تیرا نہیں۔"اسنے انگلی اٹھا کر اسے باور" کرایا۔

تیری بیوی بہت سے لوگوں کا مسئلہ ہے مسٹر عارش..!!"اسنے طنزیہ کہا۔"

www.novelsclubb.com

ساحل تو ایمانداری سے بتائے گا کہ تونے یہ سب کس کے کہنے پر کیا ہے؟"تابش نے " پر سکون لہجے میں اس سے پوچھا۔

تجھے میں اتنا سیدھا دکھتا ہوں کیا تابش؟"ساحل نے ہنستے ہوئے کہا۔"

کسی نے صحیح ہی کہا ہے کہ جب گھی سیدھی انگلی سے نا نکلے تو انگلی ٹیڑھی کرنی پڑتی ہے۔""" تابش نے موبائل نکالتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اسکرین ساحل کی آنکھوں کے سامنے کی اور جو کچھ بھی تھا ساحل کو یک دم جھٹکا لگا۔

تیرے پاس یہ سب کیسے۔۔؟"اسکی زبان لڑکھڑائی۔"

www.novelsclubb.com

آم کھا گھٹلیاں مت گن میرے بھائی۔اب بتائے گا؟"تابش نے اسکے کندھے پر بازو پھیلاتے اسے جھنجھوڑا۔

اسکرین پر ساحل اور اسجد کی ای میلز موجود تھی جو عائمہ کے بارے میں تھی اور انکے درمیان کی گئی ڈیلز کی ساری انفارمیشن تابش نکلوا چکا تھا۔

شاید تو بھول گیا تھا کہ میں تیرا دوست ہوں۔"تابش نے ایک تھپڑ اسکے منہ پر مارا۔"

پھر ساحل نے بتانا شروع کیا کہ عائمہ کے اسکے پروپوزل ٹھکرانے کے بعد کسطرح اسنے اسجد سے رابطہ کیا اور پھر ان دونوں کے درمیان ایک ڈیل ہوئی تھی۔وہ ڈیل یہ تھی کہ اسجد اسے عائمہ اور اسکی تصویریں جو عائمہ کی ماضی میں کی گئی غلطیوں کا ثبوت تھی اور کچھ ایسی معلومات دے گا جس سے وہ عائمہ کو بلیک میل کر سکے،اور اسکے بدلے ساحل اسے منہ مانگی قیمت دے گا۔اور سارا کھیل پھر یہیں سے شروع ہوا تھا۔ساحل کے لندن میں ہونے کی وجہ سے اسجد اور وہ دونوں عائمہ کے نکاح سے بے خبر تھے۔پھر اسکے بعد ان

www.novelsclubb.com

دونوں نے عائمہ اور عارش کے ولیمہ پر تماشہ کرنے کا پلان بنایا تھا، لیکن پھر زارا بیچ میں آگئی اور سب برباد ہو گیا۔ انکی ساری سازش ناکام ہو گئی۔۔۔۔۔

یہ سب سننے کے بعد عارش کا وہاں کھڑے رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ یہ وہ دو مرد تھے جو ایک عورت کی عزت سے کھیلنے جا رہے تھے۔ لیکن شاید عائمہ کے توبہ اور معافی نے اس چیز کو روک دیا۔ کہتے ہیں نا" جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔" اللہ نے اسکا پردہ رکھ لیا تھا۔ لیکن کہیں نا کہیں اسکی غلطی آج بھی اسکا پیچھا کر رہی تھی۔ اس وقت عارش نے دل سے دعا کی تھی کہ مستقبل میں اللہ اسی طرح اسکے گناہوں کا پردہ رکھے اور اسے محفوظ رکھے۔

www.novelsclubb.com

تابش اور عارش نے اپنا بدلہ ساحل پر زارا کے ایکسیڈینٹ کے کیس کی صورت میں لیا تھا، جس کے بعد وہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے تھا۔

اوران سب کے بعد اب انکی زندگی پر سکون ہونے والی تھی۔تابش بھی زارا کی نادانیوں سے واقف تھا اسلئے اسنے رخصتی کی بات چھیڑ کر اس کو یقینی بنالیا۔

یہ سب سنتے ہوئے زارا کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔تابش نے اٹھ کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔

میں نے سنا تھا کہ تم بہت اداس تھی،اس شادی سے خوش نہیں تھی۔اسلئے تمہیں خوش" کرنے کے لئے یہ سب بتایا تاکہ ہمارے درمیان کوئی غلط فہمی نا رہے۔ورنہ میں تو رخصتی کے بعد بتانے کا ارادہ رکھتا تھا۔"تابش نے اسے چھیڑنے کے لئے کہا۔

www.novelsclubb.com

جواباً زارا نے اسی پوزیشن میں بیٹھے بیٹھے ایک گھونسا تابش کے پیٹ پر جڑ دیا۔

تابش درد سے چلایا اور پھر انکی نا ختم ہونے والی نوک جھونک شروع ہو چکی تھی۔

آج وہ کھل کر مسکرا رہی تھی،اتنے دونوں سے وہ اسی سوچ میں جکڑی ہوئی تھی کہ سب یوں اچانک کیوں ہو رہا تھا۔آج اسکے سارے سوالوں کے جواب مل چکے تھے۔اب خوشی ہی خوشی تھی۔۔!!!ہر سماں ان دونوں کے دوبارہ ملن پر مسکرایا تھا۔

عارش اس وقت سارے مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد کمرے کی طرف جا رہا تھا جب اسے عائمہ کا خیال آیا،یقیناً وہ اس وقت کمرے میں تو ہر گز نہیں ہو گی۔ایسا عارش نے سوچا اسلئے وہ قدم وہیں سے واپس لیتا لاؤنج کی طرف بڑھا۔

اسکا خیال تھا کہ اس وقت وہاں سب کو موجود ہونا چاہئے تھا،کیونکہ شادی کا گھر تھا۔ تیاریاں،گپ شپ،ہلا گلا یہ سب تو وہ لوگ وہیں بیٹھ کر کرتے تھے لیکن لاؤنج خالی دیکھ کر اسے جھٹکا لگا کہ اس وقت وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکی چھٹی حس اسے اشارہ دے رہی تھی کہ کچھ تو غلط تھا لیکن کیا؟؟اسے عجیب سی بے چینی ہونے لگی۔

اپنے ذہن میں آنے والے منفی خیالات کو جھٹکتا وہ کمرے کی طرف جا رہا تھا جب اسے مقابل کے کمرے یعنی زارا کے کمرے سے آوازیں سنائی دی۔

زارا تو ویسے ہی چپ نہیں بیٹھتی۔"خود سے بڑبڑاتے وہ دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ " رکھتا اندر کی جانب بڑھتا اس سے پہلے ہی اسکے قدم نا جانے خود بخود زارا کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

www.novelsclubb.com

کمرے کے قریب پہنچتے ہی اسے احساس ہوا کہ باقی سارے لوگ بھی وہیں موجود تھے۔ وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو باقی سب کی توجہ اسکی طرف مبذول ہوئی۔

آؤ برخوردار۔" یہ ظفر صاحب تھے جنہوں نے پہل کی۔"

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے کمرے کا جائزہ لیتا آگے بڑھ رہا تھا جب عائمہ کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک گیا، کیونکہ اسکا پورا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ ناک تو لال ٹماٹر بنی ہوئی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اسکا ایسا چہرہ صرف رونے کے باعث ہی ایسا ہوتا تھا تو کیا وہ روئی تھی؟ لیکن کس بات پر؟ کیا اس سے ہونے والے جھگڑے کی وجہ سے؟ بہت سے سوال اسکے ذہن میں ابھرنے لگے۔ لیکن جواب ندارد..!!

لاؤ بیٹا واپس ہاتھ پانی میں رکھو۔ جلن کچھ کم ہو گی اسطرح۔ اللہ نا کرے کہ داغ پڑ جائے" ہاتھوں پر۔" یہ نازیہ بیگم تھیں جو عائمہ سے مخاطب تھیں۔

www.novelsclubb.com

عائمہ یار، تمہیں جب پتا ہے مہندی سے الرجی ہے تمہیں تو کیا ضرورت تھی لگوانے کی؟اور اتنی دیر تک رکھی ہوئی تھی اسے۔" یہ زارا تھی جو اسکی اماں بنی ہوئی تھی۔"

وہ تو زارا نے دیکھ لیا ورنہ تم تو نا ہی بتاتی ہمیں۔حد کرتی ہو عائمہ۔" اب نازیہ بیگم نے" اسے ڈپٹا۔

عائمہ خاموشی سے نظریں نیچے کئے سب کی باتیں سن رہی تھی۔اسے کوئی جواب نہیں سوجھ رہا تھا کہ وہ کیا بولے ان لوگوں کو۔

www.novelsclubb.com

دھیان رکھنا چاہیے نا پرنسس تمہیں۔ایسے کیسے چلے گا، یہ زوہیب بھی پتا نہیں کہاں رہ" گیا جواب تک دوائی لیکر نہیں پہنچا۔" عمر صاحب نے عائمہ سے کہا۔

اور تم کہاں تھے بھئی، بیوی کی کوئی حال خبر ہی نہیں۔اب بھی نا آتے۔"زارا عارش" سے مخاطب ہوئی۔اور عارش تو خود اب تک شاک سے نہیں نکلا تھا کہ عائمہ کو مہندی سے الرجی تھی یعنی اسکی اس حالت کا ذمہ دار وہ خود تھا۔اسے بے اختیار خود پر غصہ آیا لیکن وہ کیا کر سکتا تھا۔

میں نیچے تھا مہمانوں کے پاس۔"اس سے اتنا ہی جواب بن سکا۔"

مہمانوں سے شادی نہیں کی ہے تم نے۔جس سے کی ہے اسکا دھیان رکھو، جب بڑے" بڑے دعوے کئے ہیں تو اسے نبھانا بھی سیکھو۔"زارا اس پر چلا رہی تھی اور وہ کسی مجرم کی طرح چپ چاپ سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکی کیا غلطی ہے اس میں۔"عنیزہ نے اس مرتبہ حصہ ڈالا۔"

عائمہ کے ساتھ ہونا چاہیے نا اسے ہر وقت۔اب کتنی دیر سے آرہے ہو تم۔ کتنی دیر سے" وہ اس تکلیف میں بیٹھی ہے۔"زارا نے اسکی کلاس لینی شروع کر دی تھی۔

صحیح کہتے ہیں کہ لڑکی کو منانا ہو تو پہلے اسکی بیسٹ فرینڈ کو مناؤ، لڑکی خود بخود مان جائے گی۔

تھوڑے دن پہلے انسٹا گرام پر پڑھا ہوا پوسٹ عارش کے ذہن کے پردے پر لہرایا، اسنے بے اختیار جھرجھری لی۔اور اگر لڑکی کو کچھ ہو تو اسکی بیسٹ فرینڈ ہی اسکی اماں بن جاتی ہے۔

عمر صاحب بغور اسکا کنفیوژ ہوا چہرہ دیکھ رہے تھے۔وہ ہر جگہ سے کشمکش میں مبتلا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں ہاسپٹل لے جاتا ہوں ابھی۔"اسے آخری ترکیب یہی سوجھی۔"

نہیں مجھے ہاسپٹل نہیں جانا۔میں یہیں ٹھیک ہوں۔"ان سارے وقت میں وہ پہلی دفعہ " بولی تھی۔اوراس دوران اسنے عارش کی طرف دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔

عارش خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔وہ تو عائمہ کا احسان تھا کہ اس نے کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا ورنہ وہ اب تک شاید ہی یہاں کھڑا ہوتا۔کیونکہ وہاں موجود سب لوگوں کی وہ لاڈلی تھی۔

اسی لمحے زوہیب آئنٹمنٹ لے کر آچکا تھا اور لا کر وہ نازیہ بیگم کو دے رہا تھا جب عارش نے جھپٹ کر اس سے آئنٹمنٹ لی۔

میں خود لگا دیتا ہوں۔"عارش نے وجہ پیش کی۔آگے بڑھ کر عائمہ کے پاس پہنچا اور " اسکے مقابل بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

اب بھی عائمہ نے اسے نظر اٹھا کر دیکھا تک نہیں تھا۔ یا تو وہ آس پاس دیکھ رہی تھی یا نیچے۔اب اسکی ایک نظر کے لئے بھی وہ ترس ہی گیا تھا۔زارا وہاں سے اٹھ کر تھوڑی دور پر بیٹھ گئی۔

اسنے ہلکے سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا، جب اسکی نظر اسکے ہاتھ پر پڑی تو اسکی شرمندگی دھبے پڑ گئے تھے، ایسا لگ رہا تھا(Rashes) میں اور اضافہ ہوا۔کیونکہ ہاتھ پر جگہ جگہ جیسے اسکی جلد جلی ہوئی ہو۔

اسنے بے حد نرمی سے آئنٹمنٹ عائمہ کے ہاتھ پر لگانا شروع کیا اور وقفے وقفے سے نظر اٹھا کر اسے دیکھ بھی رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

خود ہی زخم دئے پھر خود ہی مرہم لگانے آگئے آپ۔ گریٹ..!!"عائمہ کی سرگوشی" سی آواز اسکے کانوں میں پڑی اور وہ اپنی جگہ ساکت ہو گیا۔اسکے بعد اسکی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اس سے نظریں ملا سکے۔

عائمہ جا کر کمرے میں آرام کرو۔ عارش اسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔" نازیہ بیگم نے عائمہ " سے کہا اور پھر عارش کو حکم دیا۔

نہیں آنٹی، میں آج زارا کے پاس رہوں گی۔ کل تو پھر اس نے رخصت ہی ہو جانا" ہے۔" اسنے فور آ انکار کیا اور پھر اسکی وضاحت کر دی۔

صرف عارش ہی جانتا تھا کہ وہ اپنی ناراضگی کا اظہار اس طرح کر رہی ہے۔ باقی لوگوں کو لگا کہ وہ زارا کی محبت میں کر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

بوجھل دل کے ساتھ عارش وہاں سے نکل آیا۔ پھر باری باری باقی لوگ بھی نکل آئے، آخر میں زارا اور عائمہ ہی رہ گئے تھے۔

عارش اس وقت کمرے میں بیڈ پر پیر پھیلائے بے مقصد بیٹھا ہوا تھا۔بے چینی ہی بے چینی تھی۔۔!!

یہ پہلی دفعہ ہوا تھا کہ عائمہ اس سے بد ظن ہوئی تھی اور یہی چیز اسے بے چین کرنے کے لئے کافی تھی۔

ان دونوں کے درمیان اب جا کر ایک نارمل تعلق کا آغاز ہوا تھا جو ایک بیوی اور شوہر کے درمیان ہوتا ہے،اور اب یہ سب کچھ۔

اسکی سمجھ سے باہر تھا کہ عائمہ کے متعلق وہ اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا ہے،عائمہ کے معاملے میں تو وہ بہت زیادہ حساس تھا کہ کسی طرح وہ ہرٹ نہ ہو،اسے تکلیف نہ پہنچے،اور اب یہ سب کچھ وہ خود کر بیٹھا تھا۔اسے بہت پچھتاوا تھا!!

اسی پل دروازے پر ہونے والی دستک پر وہ چونک گیا کہ اس وقت کون ہو سکتا ہے؟

بوجھل دل اور غائب دماغی سے اٹھتے ہوئے اسنے دروازہ کھولا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ حیران ہو گیا۔اسنے توقع نہیں کی تھی کہ عمر صاحب اس وقت اسکے کمرے کے باہر کھڑے ہوں گے۔

اندر آجاؤں؟"انہوں نے ہوچھا۔"

آف کورس بابا۔"اسنے سائیڈ پر ہوتے ہوئے اندر آنے کے لئے راستہ دیا۔"

وہ خود جا کر صوفے پر بیٹھ گئے اور عارش کو بھی اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ نا سمجھی سے آکر انکے پاس بیٹھ گیا۔

میں جانتا تھا تم جاگ رہے ہو گے،اسی لئے چلا آیا۔"انہوں نے تمہید باندھی۔"

جی، بس وہ نیند ہی نہیں آ رہی۔"اسنے آنکھ مسلتے جواز پیش کیا۔"

بہت غلط کیا تم نے پرنسس کے ساتھ۔"انکی بات کر عارش کے کان کھڑے ہو گئے۔"

میں نے؟"اسنے تصدیق چاہی۔"

ہاں۔"انہوں نے یک لفظی جواب دیا۔"

وہ جواباً خاموش ہو گیا، یقیناً عائمہ نے انہیں سب کچھ بتا دیا ہو گا۔اسکی شرمندگی میں مزید اضافہ ہوا۔

میں ہمیشہ تمہیں کہتا تھا کہ غصہ، غلط فہمی رشتوں کو خراب کرتی ہے، پھر بھی تم نے وہی" غلطی کی۔"انہوں نے جیسے افسوس کیا تھا اس پر، یا کم از کم اسنے ایسا ہی محسوس کیا تھا۔

مجھے پچھتاوا ہے بابا۔اسنے آپ سے کیا کہا؟"وہ پہلے شرمندہ ہوا پھر سوال کیا۔"

نہیں نہیں۔یہ دوسری غلط فہمی!اسنے مجھ سے کچھ نہیں کہا۔"انہوں نے انکار کیا۔"

پھر؟"اسے جھٹکا لگا۔"

www.novelsclubb.com

ہمارے سامنے تم اسے غصے میں لے کر گئے تھے،اور یقیناً تم نہیں جانتے تھے کہ" پرنسس کو الرجی ہے اسلئے تم نے ایسا کیا۔"انہوں نے اپنے اندازوں کا نقشہ کھینچا۔

صحیح کہہ رہے ہیں آپ۔" وہ انکی بات پر متفق ہوا۔"

تو برخوردار جب وہ ناراض تھی تو اسے منانے کی بجائے تم زارا کے پاس چھوڑ آئے۔" وہ" حیران ہوئے تھے۔

"وہ خود رکی ہیں بابا۔ میں نے نہیں کہا۔"

وہ تو اپنی ناراضگی ظاہر کر رہی ہے، تو تمہیں منانا آنا چاہیے نا۔ غلطی بھی تمہاری اپنی" ہے۔" انہوں نے اسے سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

میں بہت اپ سیٹ ہوں بابا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ مجھ سے کیسے ہو گیا یہ سب، مجھ میں" عائمہ سے نظریں ملانے کی بھی ہمت نہیں رہی۔" وہ خود کو بہت بے بس کر رہا تھا۔

عورت کا دل بہت بڑا ہوتا ہے عارش۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہو جائے تو تھوڑی" سی محبت اور توجہ پر مان بھی جاتی ہے۔ وہ مرد کی ہر غلطی کو معاف کر کے اسے اپنا لیتی ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر تم معافی مانگ لو تو پرنسس بھی تمہیں معاف کر ہی دے گی۔ اور جب غلطی تمہاری ہے تو معاف مانگنے میں کیسی شرم۔" وہ بڑے سلجھے انداز میں اسے کہہ رہے تھے۔

میں معافی مانگ لوں گا بابا۔ پر مجھے ڈر ہے کہ وہ میرا یقین کریں گی یا نہیں۔" وہ حد سے" زیادہ حساس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے اسکی آنکھوں میں تمہارے لئے عزت،احترام دیکھا ہے۔یقیناً معاف کر دے گی وہ تمہیں۔بس تمہارے ہاتھ بڑھانے کی دیر ہے اور وہ تمہارا ہاتھ تھام لے گی۔" انہوں نے پر یقین لہجے میں کہا۔

شکریہ بابا۔"اسنے انکے گلے لگتے ہوئے کہا۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے اسکی پیٹھ تھپکی۔

اب جاؤں یا تمہاری تنہائی دور کرنے کے لئے رک جاؤں؟"انہوں نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

بابا!!"وہ جھینپا۔"

ماما سو گئیں؟"اسنے یاد آنے پر پوچھا۔"

میں خود اپنی تنہائی دور کرنے تمہارے پاس آیا ہوں." انہوں نے ہنستے ہوئے کہا۔"

مطلب؟"وہ سمجھا نہیں تھا۔"

محفل لگی ہے زارا کے کمرے میں۔زارا زبردستی لے گئی ہے تمہاری ماما کو۔"انہوں نے" صوفے پر سے اٹھتے ہوئے کہا۔

مطلب؟؟جاگ رہے ہیں سب ابھی؟"وہ حیران ہوا تھا۔"

آف کورس۔"وہ دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے جب اسنے انہیں روکا۔"

"یہیں سو جائیں بابا پھر آپ۔"

چلو پھر باپ بیٹے مل کے تنہائی دور کریں۔بیویوں پر تو ویسے بھی قبضہ جمایا ہوا ہے لوگوں" نے۔"انہوں نے بے بسی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

انکی بات پر اسکا جاندار قہقہہ بلند ہوا تھا۔

باہر سے جاتی ہوئی عائمہ اسکا قہقہہ سن کر ٹھٹھک گئی۔

میں تو سوچ رہی تھی کہ انہیں پچھتاوا ہو گا اپنی حرکت پر۔لیکن۔"ایک نئی غلط" !!فہمی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کچن سے پانی لے کر عارش کے کمرے کی طرف سے اوپر جا رہی تھی تاکہ دیکھ سکے کہ وہ جاگا ہے یا نہیں۔لیکن یہاں تو قہقہہ لگائے جا رہے تھے۔اسکا موڈ سخت خراب ہو چکا تھا

فنکشن شروع ہو چکا تھا اور ہر جگہ چہل پہل تھی، خوشیاں تھیں، دو محبت کرنے والوں کے ملنے کی خوشی۔!!

تابش دولہے کے گیٹ اپ میں اسٹیج پر کھڑا بے چینی سے زارا کا انتظار کر رہا تھا۔

آجائے گی یار۔"احسن صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔"

آثار تو نظر نہیں آرہے۔"اسنے دوبارہ گھڑی کی طرف نظر ڈالتے ہوئے کہا۔"

مہرون رنگ کے لہنگے پر مہندی سے سجے ہاتھوں میں بھری بھری چوڑیاں اور مہارت سے کیے ہوئے میک اپ میں اطراف کے لوگوں کے درمیان اپنا لہنگا سنبھالتی، ادھر ادھر

نظریں دوڑاتی، مقابل سے چلتے ہوئے اسکے قریب آتے وہ حد درجہ خوبصورت نظر آرہی تھی۔

!تابش کی دھڑکنوں نے رفتار پکڑلی تھی، کچھ خوشی تھی اور کچھ زارا کا یہ روپ

جب قریب لا کر اسے بٹھادیا گیا تب تابش نے گلا کھنکار کر بات شروع کی۔

توبہ زارا۔۔۔اتنا میک اپ۔"اسنے جان بوجھ کر اسے ستایا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اسے "

میک اپ کتنا پسند تھا۔

زارا جو اس سے اپنی تعریف کی امید لگائے بیٹھی تھی، اسکی بات سن کر بھڑک اٹھی۔

تابش۔ش۔ش۔"اسنے دانت کچکچائے۔"

پہلے تو میں نے سوچا کہ یہ کس کی دلہن آ رہی ہے، نزدیک آنے پر پتا چلا کہ تم ہو۔"وہ" سدھرنے والوں میں سے نہیں تھا۔

جواباً زارا نے اپنی ہیل والی سینڈل اسکے پیر پر رکھ دی۔

آہ! کتنی ظالم ہو تم۔"اسنے اپنا پیر سہلاتے ہوئے کہا۔"

اگر تم نے اپنی بکواس بند نہ کی نا تو میں ایسے ہی کروں گی۔"اسنے اسے آنکھیں دکھاتے" ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

خیر ہے، تمہیں تو میں بعد میں دیکھتا ہوں۔"وہ بڑبڑایا۔"

یہ عائمہ کہاں رہ گئی ہے؟ذرا دیکھ کے آؤاسے تابش۔"زارا نے اسٹیج سے نظریں" دوڑاتے ہوئے تابش سے کہا۔

آج تو بخش دو زارا، آج میں تمہارا کوئی کام نہیں کرنے والا۔"منمناتے ہوئے اسنے" صاف انکار کیا۔

اسکے جواب پر زارا نے اسے گھورا تو تابش نے فوراً گردن دوسری طرف موڑلی اور پھر اٹھ کر مہمانوں سے ملنے لگا۔

عارش کا صبح کے بعد سے اب تک عائمہ سے سامنا نہیں ہوا تھا اور اب وہ اسے دیکھنے کے لئے بے چین ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ پچھلے ایک گھنٹے سے پورے ہال میں اسکو ڈھونڈ رہا تھا مگر وہ نظر نہیں آئی تھی، سب لوگ آ چکے تھے سوائے اسکے۔

ماما سے جا کر پوچھنا پڑے گا۔" وہ خود سے بڑبڑاتے ہوئے نازیہ بیگم کی طرف بڑھ رہا تھا" جب اسکی نظر سامنے سے آتے وجود پر ساکت ہو گئی۔

وائن رنگ کا پیروں تک آتا گھیر دار گاؤن جس کے بارڈر پر نفیس کڑھائی کا کام تھا اور جو ہوا کی وجہ سے آس پاس کی بھی جگہ گھیرے ہوئے تھا، ساتھ ہم رنگ دوپٹہ جو ایک طرف کو سلیقے سے ڈالا ہوا تھا، روشنی میں ہلکے میک اپ میں دمکتا چہرہ، ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے اپنے اڑتے بال سنبھالتے وہ اسی کی جانب آ رہی تھی پھر کسی مہمان سے ملنے کے لئے وہیں رک گئی۔

وقت بھی جیسے اسکے ساتھ وہیں ٹھہر گیا تھا، وہ ساکت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔اس سے زیادہ دلکش منظر بھی اسکے لئے کوئی ہو سکتا تھا بھلا!!

www.novelsclubb.com

عارش۔"نازیہ بیگم اسکا کندھا ہلا رہی تھی جب وہ حقیقی دنیا میں واپس آیا اور جھٹکے سے" مڑا۔

ہاں۔"غائب دماغی سے کہا۔"

کب سے بلا رہی ہوں تمہیں، دھیان کہاں ہے تمہارا؟"نازیہ بیگم اس سے پوچھ رہی" تھیں۔

اتنے شور میں سنائی نہیں دیا۔ کیا کہہ رہی تھیں آپ؟"اسنے جھوٹ کہا۔"

میں کہہ رہی تھی کہ عائمہ کو ساتھ لے جا کر مہمانوں سے ملاؤ، شادی کے بعد تم دونوں کا" پہلا فنکشن ہے یہ۔اسے بھی سسرال والوں کی جان پہچان ہونی چاہیے ورنہ لوگ باتیں

بنائے گے کہ انکی بہو نے سلام تک نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔" وہ اسے سماج کے اصول سے واقف کرا رہی تھیں۔

جی جاتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ عائمہ کی طرف بڑھ گیا۔"

پھر اسے ساتھ لئے پورے ہال میں وہ گھوم گھوم کر سب سے ملاتا رہا اور وہ بوجھل دل کے ساتھ اسکی پیروی کرتی رہی۔ عارش کو تو بہانا مل گیا تھا اسکے قریب رہنے کا، لیکن عائمہ کو اسکی یہ حرکت بالکل بھی نہیں بھائی تھی۔ اسے رہ رہ کر اس پر غصہ آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ دونوں سلطانہ بیگم سے مل رہے تھے، چونکہ وہ دیر سے آئی تھیں اسلئے اب موقع ملا تھا ان سے ملنے کا۔

"امی آج میں آپکے ساتھ چلوں گی، جاتے ہوئے ساتھ کے کر چلئے گا۔"

بات بات کرتے کرتے عارش کو عائمہ کی بات کر جھٹکا لگا۔

یوں اچانک؟"سلطانہ بیگم بھی حیران ہوئی تھیں اسکی بات پر۔"

ہاں وہ کافی دن ہو گئے ہیں اور میرا دل بھی چاہ رہا ہے۔"اسنے جواب دیا۔"

عارش کا تو دماغ گھوم گیا اسکی بات پر۔ بھلے سے وہ ناراض تھی لیکن نزدیک تو تھی۔ ناراض کر کے خود سے دور تو وہ اسے کبھی نہیں کر سکتا تھا۔

عائمہ چلور خصتی کا وقت ہو گیا ہے۔"رضیہ بیگم نے اس سے کہا تو وہ اسٹیج کی طرف بڑھ" گئی اور عارش اسکی پشت دیکھتا رہ گیا۔

عنیزہ اور زوہیب اس وقت ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہوئے تھے۔زوہیب بھنویں اچکائے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ وہ اسے گھور رہی تھی۔

اتنا دور تو کسی قیمت پر نہیں۔"زوہیب نے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا۔"

زوہیب پڑھائی کے لئے تھوڑا سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے پلیز۔"وہ کب سے منتیں کر رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

ہاں تو ممبئی میں یونیورسٹی اور کالج کی کمی ہے کیا جو تم باہر جانا چاہتی ہو؟"اسنے اسے کسی خاطر میں نا لاتے ہوئے الٹا اس سے سوال کیا۔

میرا خواب ہے کہ میں باہر سے پی-ایچ-ڈی کروں۔"اسنے ہلکی آواز میں اسے کہا۔"

سیدھی بات ہے، تمہارے بنا رہنے کی عادت نہیں رہی اب مجھے۔اور وہ بھی اتنا دور پھر" دو سال۔!!نا بابا نا۔"اسنے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ؟"عنیزہ رو دینے کو تھی۔"

عنیزہ!نو بلیک میلنگ پلیز۔"اسنے اسے خبردار کرنے کی کوشش کی۔"

www.novelsclubb.com

آپ کو ترس نہیں آرہا نا مجھ پر۔اب کل میں ماموں سے بات کروں گی،وہ ضرور میری" بات مانیں گے دیکھیے گا آپ۔"وہ کھڑے ہوتے ہوئے اسے ہی دھمکی دے کر باہر نکل گئی تھی۔

عجیب مصیبت میں پھنس گیا ہوں یار۔"زوہیب بڑبڑایا۔"

اسے اٹھے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن عائمہ نے ایک مرتبہ بھی کمرے کا رخ نہیں کیا۔

رات کو نہیں آئیں ٹھیک ہے۔لیکن اب بھی نہیں."وہ ٹہلتے ہوئے سوچ رہا تھا۔"

پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلا اور زارا کے کمرے کی طرف چل پڑا۔

عائمہ جو ناشتہ ٹیبل پر لگا رہی تھی اسنے گردن اٹھا کر اوپر عارش کو زارا کے کمرے میں جاتے دیکھا۔اسے اپنے کپڑے،جویلری وغیرہ کمرے سے لینی تھی اور عارش کا سامنا وہ

کرنا نہیں چاہتی تھی۔اس سے بہتر موقع اور کب ہو سکتا تھا یہ سوچ کر وہ جلدی سے اوپر کی طرف بھاگی۔

آجاؤ۔"زارا نے لیٹے لیٹے جواب دیا۔"

آگیا۔"عارش نے دھاڑ سے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔"

تمیز نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں تم میں۔"زارا سخت چڑی ہوئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

میری بیوی کہاں ہے وہ بتاؤ؟"اسنے جھٹ سے کہا۔"

کیوں بتاؤں؟"الٹا سوال کیا۔"

"کام ہے مجھے۔"

ہاں کام کے لئے بیوی برابر یاد آگئی تمہیں۔"اسنے طعنہ مارا۔"

ارے یار۔کیا کروں میں تم لڑکیوں کا۔"اسنے فضول ایکٹنگ کی۔"

یہاں سے چلتے بنو تم۔"زارا نے کہا۔"

www.novelsclubb.com

عائمہ کہاں ہیں یار وہ تو بتادو۔ بھلے سے تم ناراض رہو، اپنی بیوی کو تو منالوں۔" وہ جانتا تھا کہ زارا سب جانتی ہو گی، تبھی کہہ رہا تھا۔

بہن کی تو کوئی قدر ہی نہیں بیوی آنے کے بعد۔" اسنے منہ بسورا۔"

پہلے تم یہ طے کر لو کہ تمہیں میری بہن بننا ہے یا عائمہ کی بیسٹ فرینڈ۔" اسنے زارا کے سر پر چت لگائی۔

بہت برے ہو تم۔ میری بہن جیسی دوست کو رلا کر کیا ملا تمہیں؟" وہ تھوڑی پر ہاتھ ٹکائے اس سے پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم مجھے شرمندہ کرنے کی کوشش کر رہی ہو مگر تم یہ نہیں جانتی کہ عارش عمر بلوچ " صرف اپنی بیوی کے سامنے شرمندہ ہونا پسند کرتا ہے۔"اسنے ایک ادا سے کہا۔

بہت ہی فضول آدمی ہو۔یہاں نہیں ہے وہ جاؤاب."اسنے ہاتھ جوڑ کر ماتھے پہ ٹکاتے " ہوئے اس سے کہا۔

یہ بات پہلے نہیں بتا سکتی تھی تم،اتنا ٹائم خراب کیا۔"وہ وہاں سے نکلتے ہوئے بڑبڑا رہا" تھا۔

www.novelsclubb.com

سن رہی ہوں میں۔"زارا پیچھے سے چلائی۔"

عارش نے ہوا میں ہاتھ ہلایا جیسے کوئی اثر نا لیا ہو اسکی بات کا۔

ایک ہاتھ میں کپڑوں کا ہینگر اور دوسرے ہاتھ میں جوتیاں، میک اپ کا سامان پکڑے عجلت میں وہاں سے نکلنے کے لئے اسنے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا جب مقابل سے عارش تیز رفتاری سے دروازہ کھولتے ہوئے داخل ہوا۔ دروازے کے ساتھ وہ بھی جا کر دھاڑ کی آواز سے دیوار سے جا لگی۔

سس۔س۔س۔"سر زور سے دیوار سے ٹکرانے کی وجہ سے اسکی اسکی نکلی تھی۔"

عارش نے بجلی کی رفتار سے پلٹ کر پیچھے دیکھا اور عائمہ کو وہاں دیکھ کر وہ حیران ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

آپ دروازے کے پیچھے کیا کر رہی ہیں؟"وہ اپنی ہی دھن میں تھا اسلئے اب تک نہیں" سمجھا تھا کہ وہ وہاں پہنچی کیسے تھی۔

آپ کی مہربانی سے ہی یہاں پہنچی ہوں۔" اسنے دانت پیستے ہوئے اسکے بے تکے سوال کا" جواب دیا۔

وہ تیزی سے اسکے پاس پہنچا اور اسکے ہاتھ سے سامان لینے کی کوشش کی مگر عائمہ نے اسے جھٹک دیا۔

رہنے دیں آپ پلیز۔" اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا اور جھٹکے سے مڑ کر وہ وہاں سے نکل" گئی۔

وہ اسکے رویے سے حیران نہیں ہوا تھا، وہ ناراض تھی اسے ایسا ہی کرنا تھا مگر اسکی آنکھوں میں آنسوؤں سے اسے جھٹکا لگا تھا۔ کیا وہ سچ میں اس کی وجہ سے اتنا ہرٹ ہوئی تھی کہ وہ رو رہی تھی؟ چند لمحوں میں سوالوں کا انبار لگ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یعنی معاملہ کافی آگے بڑھ چکا ہے۔اب منانے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔"وہ خود سے" مخاطب تھا۔

رخصتی ہو گئی تھی، فنکشن بھی ختم ہو چکا تھا۔عائمہ اس وقت کمرے میں موجود اپنا بیگ پیک کر رہی تھی اسی وقت دھار سے دروازہ کھلا اور عارش اندر داخل ہوا۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"اسنے بنا تمہید کے بات کا آغاز کیا۔"

www.novelsclubb.com

اور مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی عارش۔"اسنے فوراً جواب دیا۔"

عارش نے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے کپڑے لے کر ایک طرف کو رکھے اور اسے کندھے سے پکڑ کر صوفے پر بٹھایا۔ وہ چاہتے ہوئے بھی اسے روک نہیں پائی تھی۔

آپ کو میری بات سننی پڑے گی عائمہ۔ پورا ایک دن میں نے کس اذیت میں گزارا ہے" آپ اندازہ نہیں لگا سکتیں۔" ایک گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھتے اسنے اسکے دونوں ہاتھ تھام کر بات کا آغاز کیا۔

اسکے اس عمل پر عائمہ برف کا مجسمہ بن گئی، اسکا جسم ٹھنڈا پڑنے لگا تھا۔

میں نے اس دن آپ پر غصہ کیا، مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا میں جانتا ہوں۔ لیکن میں اس" بات سے ناواقف تھا کہ آپکو مہندی سے الرجی ہے۔" وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر رہا تھا اور عائمہ شرمندہ ہو رہی تھی پتا نہیں کیوں!

وہ جو چاہتی تھی وہ وہی تو کر رہا تھا پھر شرمندگی کیسی؟ وہ اس جذبہ سے ناواقف تھی۔

میں آپکو ناراض کر کے کبھی سکون سے نہیں رہ سکتا عائمہ، مجھے معاف کر دیں پلیز۔" وہ" اسکے ہاتھ کی پشت سہلاتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں اس سے معافی مانگ رہا تھا۔

عائمہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگی تھی، اسکا دل پگھل رہا تھا۔

میرے رویے سے آپکی آنکھوں میں جو آنسو آئے تھے، ان آنسوؤں نے مجھے میری" اوقات یاد دلادی کہ میں آپکو خوش نہیں رکھ پا رہا۔" اسکے الفاظ اس بات کی نشاندہی کر رہے تھے کہ وہ حد درجہ شرمندہ تھا۔

ایک آنسو ٹوٹ کر اسکے ہاتھ پر گرا تھا، عارش نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

آپ رو کیوں رہی ہیں عائمہ؟" گھٹنوں کے بل اونچا ہوتے اسکے آنسو اپنی ہتھیلی سے" صاف کرتے اسنے اس سے سوال کیا تھا۔

اسنے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

آپکے آنسو مجھے بے بس کرتے ہیں۔"اسنے یہ جملہ بے بسی سے کہا تھا۔"

اور آپ کیا گھر چھوڑنے کی پلاننگ کر رہی ہیں کیا؟"اسنے مزاحیہ لہجے میں ماحول کو" تھوڑا بدلنے کی کوشش کی۔

عائمہ نے اپنے آنسو صاف کرتے مسکراتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ اتنی جلدی مان جائیں گی۔"اسنے آنکھ ونک کرتے ہوئے اس" سے کہا۔اسکی حرکت پر عائمہ کو ہنسی آگئی۔

آپ پلیز اوپر بیٹھ جائیں۔"اسکے ہاتھ کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالتے ہوئے کہا۔"

اوکے بیگم، جیسا آپ چاہیں۔" وہ فوراً اٹھ کر اوپر اسکے برابر بیٹھ گیا۔"

ویسے یہ گھر سے بھاگنے والی عادت پرانی ہے آپکی۔" اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے عائمہ " سے کہا۔

کیا مطلب؟" وہ اسکی بات پر حیران ہوئی تھی۔"

زارا کے نکاح کے وقت بھی آپ ایسے ہی جھوٹ بول کر بھاگی تھیں۔ میں اسی کمرے کی " بالکونی میں تھا جب آپ وہاں آگئی تھیں، اور پھر میں نے آپکی امی کے ساتھ فون پر ہونے والی گفتگو سنی تھی۔" وہ ماضی کے اس واقعہ کو یاد کر کے مسکرا رہا تھا۔

عارش۔"عائمہ نے اسے آنکھیں دکھائی۔"

اف عائمہ، کمال کی ایکٹنگ کرتی ہیں آپ۔"وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہا تھا۔"

کل رات سے ہی بہت ہنسی آرہی ہے آپکو۔ہاں؟؟"رات والے واقعے کو یاد کر کے اسنے" طعنہ مارا۔

رات سے؟"عارش نے سوال کیا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں۔رات کو کمرے میں کس سے باتیں کر کے اتنا ہنس رہے تھے آپ؟"اسنے آنکھیں" بڑی کرتے ہوئے اسے گھورا۔

اسکے اس روپ پر عارش کا دل ڈانس کرنے کا چاہ رہا تھا۔

وہ میں۔۔۔"وہ بولا پھر رکا اور اسکی شکل کو بغور دیکھتے ہوئے اپنی مسکراہٹ دباتے" ہوئے کہا۔

"آپ کو جلن ہو رہی ہے؟"

ہاں۔"اسنے اعتراف کیا تھا۔"

!!..عارش اسکی شکل دیکھ کر رہ گیا، کیا لڑکی تھی وہ

مجھ سے جھگڑا کر کے آپ ہنسیں گے تو مجھے جلن ہو گی نا۔"اسنے بہت ہی معصوم لہجے" میں کہا تھا۔

اس لمحے عارش کو بے پناہ پیار آیا تھا اس پر۔

بابا تھے کمرے میں۔ ہم دونوں کی بیویوں پر لوگوں نے قبضہ جمار کھا تھا اسلئے وہ بھی" میرے پاس آ گئے تھے۔" اسنے وضاحت کی۔

اسکی بات پر عائمہ کو ایک بار پھر ہنسی آئی اور وہ دل کھول کر ہنس دی۔

عارش نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا۔

اسی طرح ہنستی رہا کریں، آپ ہی میرا کل اثاثہ ہیں۔" اسکے گرد حصار باندھتے اسنے کہا" تھا۔

عائمہ نے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے اسکے سینے سے سر ٹکا دیا اور کہا۔

"ہر چیز کے لئے بہت بہت شکریہ۔"

اور کچھ ؟؟"عارش نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے مبہم سا مسکراتے ہوئے کہا۔وہ جانتا تھا" وہ اور بھی کچھ کہنا چاہتی ہے۔

"You are my comfort place."

عائمہ نے کچھ سیکنڈ بعد کہا تھا۔

عارش کے چہرے پر گہری مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔چند لمحوں بعد دستک کی آواز پر وہ دونوں الگ ہوئے اور عائمہ نے جا کر دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

سامنے ہی عائفہ کھڑی تھی۔

چلیں آپی جانا نہیں ہے کیا، آپکو ماما بلا رہی ہیں۔" یہ کہہ کر وہ دوڑتی ہوئی وہاں سے چلی" گئی۔

عائمہ مڑی تو عارش کو خود کو گھورتا ہوا پایا۔

"اب بھی جاری ہیں آپ؟"

جی میں اب بھی جاؤں گی۔"اسنے بیگ کی چین بند کرتے ہوئے اس سے کہا۔"

یہ زیادتی ہے."عارش نے اسکے قریب جا کر کہا۔"

یہ آپکی سزا ہے۔"اسنے چڑاتے ہوئے اسے کہا۔"

www.novelsclubb.com

آرام سے جائیں اور جلدی واپس آئیں۔ میں انتظار کروں گا۔" اسنے اسکا ہاتھ پکڑتے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

اور میں کال کروں گی۔ ریسیو کر لیجیئے گا۔" یہ کہہ کر وہ باہر نکل گئی۔"

!!! عارش نے اسکی بات پر قہقہہ لگایا۔ واقعی وہ لڑکی کمال تھی۔

رات کے اس پہر وہ بالکونی میں اکیلی کھڑی اپنی پوری زندگی کسی فلم کی طرح چلتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

پہلے اسکی زندگی میں سکون، خوشیوں، موج مستیوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا اور زندگی کا وہ حصہ بہت انمول تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن پھر اپنی ہی کچھ نادانیوں کی وجہ سے زندگی نے ایسا موڑ لیا جو بہت ہی خوفناک اور وحشی تھا، جسے سوچتے ہوئے آج بھی اسکی روح کانپ جاتی تھی کہ کیسے اسنے اتنی بڑی غلطی کر دی تھی، وہ کیسے کر سکتی تھی۔۔؟ وہ اتنا بڑا قدم کیسے اٹھا سکتی تھی۔۔؟

سب اپنی اپنی زندگی میں مصروف تھے اور سب کی زندگی معمول پہ چل رہی تھی لیکن اسکی زندگی وہیں کہیں رک گئی تھی، وہ خود بھی زندگی کے اس حصے سے باہر نہیں نکل پا رہی تھی۔ جب جب وہ آگے بڑھنے کی کوشش کرتی تھی اسے اسکا ماضی جکڑ لیتا اور پھر آگے سب کچھ تاریک ہو جاتا۔

www.novelsclubb.com

اسنے زندگی جینا چھوڑ دیا تھا، اب وہ صرف زندگی گزار رہی تھی۔ کوئی کسی بھی موڑ پر لے چلتا اور وہ بنا بحث کئے چل پڑتی کیونکہ اسکی اپنی سوچ، اپنا سب کچھ مفلوج ہو چکا تھا۔

اسے لگتا تھا کہ وہ اپنے گناہوں کا بوجھ لئے کبھی خوش نہیں رہ سکتی، لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ہمارا رب ہم سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔ وہ رحمٰن ورحیم ہے۔ وہ ہمارے ہر کبیرہ وصغیرہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ ایک اسی کا دروازہ ہے جہاں سے ہم کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹیں گے۔

اسے کہیں بھی سکون نہیں میسر تھا، وہ ٹوٹی پھوٹی، بے بس، بے چین وجود لئے سکون کی تلاش میں ادھر ادھر پھرتی تھی۔ نماز چھوڑے اسے کافی وقت ہو چکا تھا، وہ اللہ کو جیسے بھول گئی تھی۔

پھر دھیرے دھیرے اسنے نماز پڑھنا دوبارہ سے شروع کیا اور وہ سکون جس کی تلاش میں وہ ماری ماری پھر رہی تھی، وہ سکون تو نماز میں تھا۔ وہ سکون عبادت میں تھا، اللہ کو یاد کرنے میں تھا۔ یہ چیز اسے بعد میں سمجھ آئی۔ وہ گھنٹوں سجدے میں معافی مانگنے میں گزرا دیتی لیکن کسی طور وہ مطمئن نہیں تھی کہ اسکی معافی، اسکی توبہ قبول ہو گئی۔

شادی کے نام سے اسکے وجود میں کانٹے چبھنے لگ جاتے کہ اسکے گناہوں کا کفارہ نا ادا کرنا پڑ جائے۔ کوئی ایسا انسان اسکا شریکِ حیات نہ بن جائے جو اسکی توہین کرے، اسکی ناقدری کرے، جس کے لئے وہ نا قابلِ قبول ہو۔

بہت سے خدشات تھے جو اب مستقبل کے حوالے سے اسکے دل میں بیٹھ گئے تھے۔

عارش کے نکاح میں آنے کے بعد جو کچھ بھی حادثات ہوئے تھے، تب تک وہ اسی سوچ کے زیرِ اثر رہی کہ وہ اسکے گناہوں کی سزا تھی۔ لیکن عارش کی قربت میں رہ کے اسے پتا چلا کہ وہ کس قدر انمول تھی ان لوگوں کے لئے۔ وہ اس سے پاک محبت کرتا تھا اور بے پناہ کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

آج بھی وہ اس واقعے سے ناواقف تھی کہ کہاں تک اسکے گناہوں نے اسکا پیچھا کیا، لیکن عارش آڑے آ گیا اور سب کچھ برباد ہونے سے بچ گیا۔

وہ اسکی کسی نیکی یا اسکے توبہ قبول ہونے کا تحفہ تھا۔ وہ زندگی میں آیا تو سب کچھ اچھا لگنے لگا، وہ زندگی پھر سے جینے لگی، محبت کا احساس پھر سے دل میں جنم لینے لگا تھا اور اس بار کوئی خدشہ نہیں تھا۔

عارش کے آنے کے بعد اسے یقین آ گیا کہ اللہ نے اسکی سن لی، اسکی توبہ قبول ہو گئی، اسکی مغفرت شاید دنیا میں ہی ہو گئی تبھی اسے عارش جیسا شریکِ حیات ملا۔

!!آج وہ خوش تھی، بہت خوش۔۔

ہم سے کم عمری میں کچھ ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں جو نہیں ہونی چاہیے تھی۔ لیکن وقت پر اس غلطی کا احساس اگر ہمیں ہو جائے اور ہم اپنا راستہ بدل لیں تو اللہ کے نزدیک ہمارا ایک الگ مقام ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ ہی کی خاطر ہم اس گناہ کے راستے کو چھوڑ کر، اللہ کی طرف بڑھتے ہیں، اسلئے ہم اللہ کو اور پیارے ہو جاتے ہیں۔

اور پھر اس رب سے زیادہ تو ہمیں کوئی چاہ ہی نہیں سکتا۔اسلئے جب بھی ہمیں اپنی غلطی کا احساس ہو تو وہیں سے پلٹ جائیں اور اپنے رب سے معافی مانگیں۔آپ سچے دل سے توبہ کریں اور وہ آپکو معاف نہ کرے یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔

(-وَاَسۡبَغَ عَلَيۡكُمۡ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ)

ترجمہ:اور اس نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں۔

وہ جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔

فون کی رنگ نے اسکی سوچوں میں خلل ڈالا۔وہ فوراً پلٹی اور موبائل کی جانب بڑھی،وہ جانتی تھی کہ کسکا فون ہو گا۔اسکا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔آج اس سے بات کرتے اسے کوئی جھجھک،کوئی خدشہ،کوئی پریشانی نہیں محسوس ہو رہی تھی۔واللہ کیا خوشی اسے کہتے ہیں جو وہ آج محسوس کر رہی تھی!!

یہ تمہارا مسئلہ ہے کہ کسطرح تم مجھے یہاں سے نکلواتے ہو۔"ساحل دیوار پر مکا مارتا" اسجد سے کہہ رہا تھا۔

بھروسہ رکھو، نکلوالوں گا میں تمہیں یہاں سے۔لیکن پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ آگے کیا کرنا ہے؟"اسجد شیطانی انداز میں کہہ رہا تھا۔

میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھو تم۔اب بھی کچھ بچتا ہے کرنے کو۔مجھے تو تم فارغ ہی سمجھو اپنے پلان سے۔"اسنے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

ایکسکیوزمی! پہلے تم نے ہاتھ بڑھایا تھا۔یہ سب تمہارا پلان ہے تو میں کیوں اب پیچھے ہٹوں؟"وہ بھڑک اٹھا تھا۔

میں نے ہاتھ بڑھایا تھا تو میں ہی پیچھے ہٹ رہا ہوں۔ بات ختم۔" ساحل نے بمشکل اپنے" غصہ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

اب تم مجھے یہاں سے نکل کر بتاؤ۔ مجھے بھی تم اپنے معاملے سے فارغ ہی سمجھو پھر۔"""
غصے سے کہتا وہ وہاں سے نکل گیا۔

ساحل نے دونوں ہاتھوں کے مکے بنا کر دیوار پر مارنا شروع کیا، وہ بری طرح سے پھنس چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب آخری امید اسکی ماں ہی تھی، جن سے مدد لینے میں وہ کترا رہا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ ضرور اسکی مدد کریں گی۔

آپکے مشکل وقت میں ہر کوئی آپکا ساتھ چھوڑ جاتا ہے، ہر کوئی بھروسہ توڑ دیتا ہے۔ صرف آپ کے والدین ہوتے ہیں جو برے سے برے وقت میں، بلکہ ہر وقت آپکا ساتھ دیتے ہیں۔آخر کار اسنے بھی اپنا بویا کاٹ ہی لیا تھا!!

(ایک سال بعد)

"خیال رکھنا ہماری بیٹی کا، کوئی شکایت کا موقع نا ملے ہمیں۔" ظفر صاحب زوہیب سے کہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

انکی بات پر عنیزہ نے زوہیب کو دیکھتے ہوئے مسکراہٹ دبائی۔

جی جی ضرور۔ایک عدد بیٹا بھی جا رہا ہے آپکا ساتھ،اسکا بھی خیال کر لیں۔"اسنے منہ " کے نقشے بگاڑتے ہوئے کہا۔

وہ لوگ اس وقت ائیر پورٹ پر عنیزہ اور زوہیب کو امریکہ کے لئے رخصت کرنے آئے تھے۔چونکہ عنیزہ کی خواہش تھی کہ اسے باہر سے پی-ایچ-ڈی کرنی ہے،ان لوگوں نے بھی اسکی خواہش کو ترجیح دی اور اسے اجازت دے دی۔پھر زوہیب نے مسئلہ کیا کہ وہ اسے اکیلے نہیں بھیج سکتا،نا وہ اسے جانے دے گا تو ظفر صاحب نے حل نکالا۔اور حل یہ تھا کہ زوہیب بھی اسکے ساتھ جا کر اپنا ماسٹرز مکمل کر لے۔اس طرح وہ دونوں ساتھ بھی رہیں گے اور زوہیب کی بھی ڈگری مکمل ہو جائے گی۔

www.novelsclubb.com

اس بات پر زوہیب کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا،اسکا کہنا تھا کہ "ہنی مون پر جانے کی عمر میں ہم پڑھنے کے لئے باہر جا رہے ہیں۔واہ!!!"جس پر سب نے خوب مذاق بھی اڑایا تھا زوہیب کا۔

لیکن عنیزہ کی خواہش کو وہ رد نہیں کر سکتا تھا اسلئے ساتھ جانے اور پڑھنے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔

بورڈنگ شروع ہو چکی تھی اور اب وہ دونوں سب کو الوداع کہہ کر ایک دوسرے کے سنگ چلتے زندگی کے ایک نئے سفر کی شروعات پر جا رہے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

تابش تمیز سے مجھے میرا پاستہ واپس کرو۔"زارا صوفے پر بیٹھی اس پر چیخ رہی تھی۔اور"
تابش پاستہ کا باؤل اٹھائے دوڑ رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ زارا اس حالت میں اسکے پیچھے نہیں بھاگ سکتی۔

میں آج ہی ڈیڈ کو بتاؤں گی،اور یاد رکھنا آج ہی گھر واپس بھی چلی جاؤں گی۔"وہ وہیں"
بیٹھے بیٹھے اسے دھمکیاں دے رہی تھی۔

زارا آؤ اور پاستہ لے کے دکھاؤ۔"وہ سیڑھی پر چڑھتے اسے اٹھنے کے لئے اکسا رہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

ان دونوں کا شور سنتے احسن صاحب اپنے کمرے سے باہر نکل آئے اور ان دونوں کو دیکھ کر انکا سر گھوم گیا۔

تابش کیا حرکت ہے یہ؟"انہوں نے اوپر کھڑے کھڑے بلند آواز میں کہا۔"

ڈیڈ دیکھیں یہ میرا پاستہ واپس نہیں کر رہا۔"زارا نے فوراً سے انہیں شکایت لگائی۔"

کیا بد تمیزی ہے یہ، بچی کی حالت کا کچھ تو خیال کر لو۔"انہوں نے اسے ڈانٹا۔"

گھر میں کسی عورت کے نا ہونے کی وجہ سے پریگنینسی کے دوران وہ اپنے گھر ہی رہ رہی تھی کیونکہ وہاں رضیہ بیگم، نازیہ بیگم تھیں جو اسکا خیال رکھ لیتی تھیں۔ لیکن آج سب کے ائیر پورٹ پر جانے کی وجہ سے وہ زارا کو گھر ہی لے آیا تھا۔

ویسے بھی جب اسکا دل چاہتا تھا وہ زارا کو گھر کے آتا، کیونکہ زارا کے بغیر اسکا دل نہیں لگتا تھا۔

بابا یہ بہت چڑ چڑ کر رہی ہے، اسے بھی کچھ بولیں۔"اسنے منہ بسورے کہا۔"

پاستہ واپس کرواسے۔"انہوں نے آنکھوں سے ہی اسے گھورااور اشارہ کیا۔"

تابش نے شرافت سے پاستہ لے جا کر اسکے ہاتھ میں دے دیا۔اور خود منہ بنا کر اسکے قریب بیٹھ گیا۔

کہا تھانا مجھ سے مت بھڑو۔بہت مہنگا پڑے گا۔"زارا نے ہلکا سا جھک کر اسکے کان میں" کہا۔

www.novelsclubb.com

میں تمہیں کچھ کہہ نہیں سکتا تو میری مجبوری کا فائدہ مت اٹھاؤ تم۔"تابش نے دانت" کچکچاتے ہوئے کہا۔

زارا نے اسکی بات پر اپنی زوردار ہنسی کو کنٹرول کیا۔ان دونوں کی زندگی بھی ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی ایک دوسرے کو چھیڑتے،پریشان کرتے،مذاق اڑاتے اور سب سے بڑھ کر ایک دوسرے سے محبت کرتے گزرنی تھی۔

عائمہ جلدی کریں پلیز۔ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔"تابش شرٹ کے بٹن بند کرتا اسے " آوازیں دے رہا تھا۔

ہو گیا ہے بس،سامنے سے ہٹیں۔"وہ واشروم سے باہر نکلتی اب شیشے کے سامنے آتے " اسے ہٹنے کا کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پہلے میری ٹائی۔"اسے حجاب باندھتے دیکھ کر اسنے اپنی ٹائی کی طرف اشارہ کیا۔"

ہمیشہ سے، جب سے اسنے یونیورسٹی جوائن کی تھی عائمہ ہی اسکی ٹائی باندھتی تھی۔اسکے علاوہ بھی کچھ ایسے کام تھے جو وہ صرف عائمہ سے ہی کرواتا تھا

!!اور عائمہ کرتی بھی تھی۔اور کیوں نا کرتی وہ اسکا شوہر تھا اور وہ اسکی محبوب بیوی۔

ویسے اسائمنٹ بنالیا یا نہیں آپ نے؟"عارش جوتے پہنتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔" اسکی بات پر عائمہ جھٹ سے پلٹی۔

میں نے آپکو کہا تھا کہ میرا اسائمنٹ بنادیں۔آپ نے نہیں بنایا نا؟"وہ رونی شکل بنا کر" کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اچھا جی میرے سبجیکٹ کا اسائمنٹ میں ہی بناؤں؟ واہ۔"وہ اب اپنا اور عائمہ کا بیگ اٹھا" رہا تھا۔

نہیں جارہی پھر میں یونیورسٹی۔آپ ہی جائیں اکیلے اور پڑھائیں اپنے اسٹوڈنٹس کو۔""
اسنے اپنا حجاب کھولنے کے لئے پن پر ہاتھ رکھا ہی تھا جب عارش نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

آپکو لگتا ہے آپ مجھے کام کہیں گی اور میں وہ کام نہیں کروں گا۔"وہ مبہم سا مسکراتے"
نرمی سے اس سے پوچھ رہا تھا۔

توآپ نے بنادی نا اسائمنٹ؟"اسنے پرجوش ہوتے ہوئے خوشی سے کہا۔"

www.novelsclubb.com

آف کورس۔اب آجائیں جلدی۔"وہ روم سے باہر نکلتے ہوئے اس سے کہہ رہا تھا۔"
وہ اسکی پیروی کرتے اسکے پیچھے ہی نکلی تھی۔

اب وہ دونوں نازیہ بیگم اور عمر صاحب سے ملتے، ڈھیر ساری دعائیں لیتے باہر نکل رہے تھے۔

عائمہ آج ہم بائیک پر جائیں گے۔"اسنے گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔"

نہیں پلیز۔میں نے آج فراک پہنا ہے۔"اسنے منہ بنایا۔"

آپکو عادت ڈال لینی چاہیے۔مجھے کار میں گھٹن ہوتی ہے آپ جانتی تو ہیں۔"اسنے بائیک اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

عائمہ بھی جانتی تھی کہ اسے اپنی بائیک سے کس حد تک لگاؤ تھا اسلئے اپنا فراک سنبھالتی بائیک پر بیٹھ گئی۔

چلیں؟"عارش نے ہیلمیٹ پہنتے اس سے پوچھا۔"

ہاں چلیں۔"اسنے جواب دیا۔"

اور پھر عارش نے فل اسپیڈ میں بائیک سڑک پر ڈالی۔تازی ہوائیں عائمہ کے چہرے کو چھوتے اسے سکون بخشتی گزر رہی تھی۔یوں لگ رہا تھا جیسے وہ خود ہوا میں اڑ رہی ہو۔اسنے دل کھول کر اس آزادی کو محسوس کیا جو عارش کی سنگت میں اسے ملی تھی۔

اب زندگی میں کوئی افسوس، کوئی احساسِ کمتری، کوئی شرمندگی نہیں بچی تھی۔بالآخر عارش اسے زندگی کی طرف لوٹانے میں کامیاب ہوا تھا،اسکی ساری خواہشیں جیسے دنیا میں ہی پوری ہو گئی تھی۔اوپر آسمان کو دیکھتے اسنے پھر سے شکر ادا کیا تھا جسطرح وہ روز کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کہانی کا اختتام ہوا جو تھی عارش اور عائمہ کی کہانی۔انجان سے شروع ہو کر ہمسفر بننے تک کی کہانی۔غلط فہمی سے شروع ہو کر محبت پر ختم ہونے والی کہانی۔عائمہ کی محبت اور عارش کے عشق کی کہانی۔۔!!

کبھی خوابوں سے نکل کر حقیقت میں آؤ

زندگی کے نشیب و فراز آزماؤ

جب پوری ہو جائیں تمہاری خواہشیں

تب اس رب کے گیت گنگناؤ

نہیں لوٹائے گا وہ تمہیں خالی ہاتھ

نعمتیں اسکی دیکھو اور مسکراؤ۔۔!!

(حمیرا خان)

www.novelsclubb.com

(مکمل)

www.novelsclubb.com